بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تربیتی نصاب

کتاب برائے فروخت نہیں ہے۔
اشاعت کی عام اجازت ہے۔

تعلیم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ختم نبوت

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي (جامع الترمذی:۲۲۱۹)

"میں خاتم النبیّین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔"

المصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم مرکز کے اغراض و مقاصد

عبادت خدا کی

وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا

اور صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔ (سورۃ النساء:۳۶)

محبت و اطاعت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ان سے کہہ دیں کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو۔ (آل عمران-۳۱)

خدمت مخلوق خدا کی

اِرْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ

تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ (ترمذی:۱۹۲۴)

جو کام زیادہ کرنے ہیں

☆ **قرآن وسنت پر عمل اور دعوت:** ترجمہ۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتا رہے گا اور اللہ سے ڈرتا رہے گا اور پرہیزگاری اختیار کرے گا تو ایسے لوگ ہی کامیاب ہیں۔ (النور:۵۲)

☆ **مسلم امہ سے فرقہ پرستی و تعصبات کے خاتمے کی کوشش:** ترجمہ۔ تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں مت پڑو۔ (آل عمران:۱۰۳)

☆ **فلاح اتحاد امت کی کوشش:** ترجمہ۔ تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک تم اپنے بھائی کیلئے وہ پسند نہ کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو۔ (مسلم:۱۷۰)

☆ **فکر آخرت:** ترجمہ۔ جو آخرت کی کھیتی کا طالب ہے ہم اس کی کھیتی میں ترقی دیں گے۔ (الشوریٰ:۲۰)

جو کام بالکل نہیں کرنے

☆ **شرک:** ترجمہ۔ کہہ دو کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اللہ کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ شریک نہ کروں۔ (الرعد-۳۶) ☆ **بدعت:** ترجمہ۔ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جائے گی۔ (نسائی:۱۵۷۹)

☆ **ظلم:** ترجمہ۔ کامل مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔ (مسلم:۱۶۲)

☆ **حقوق العباد میں کوتاہی:** ترجمہ۔ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور رشتہ داروں، یتیموں، مساکین اور قرابت دار ہمسایہ اور غیر قرابت دار ہمسایہ۔ (النساء:۳۶)

جن کا ادب کرنا ہے

☆ **اہل بیت اطہارؓ:** ترجمہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوست رکھو اللہ تعالیٰ کو اس لیے کہ وہ تم کو نعمتیں کھلاتا ہے اور دوست رکھو مجھے اللہ کیلئے اور دوست رکھو میرے اہل بیت کو میرے لیے۔ (ترمذی:۳۷۸۹)

☆ **صحابہ کرامؓ:** ترجمہ۔ مہاجر و انصار میں سبقت لے جانے والے اور سب سے پہلے ایمان لانے والے جنہوں نے نیکی میں (ان کی) اتباع کی۔ اللہ سب سے راضی ہوگیا اور وہ اللہ سے راضی ہوگئے۔ (التوبہ:۱۰۰)

☆ **اولیاء کرام:** ترجمہ۔ اللہ کے نیک بندوں میں بعض ایسے بھی ہیں کہ اگر اللہ پر قسم کھالیں تو اللہ پوری کر دیتا ہے۔ (بخاری:۲۷۰۳)

☆ **علماء کرام:** ترجمہ۔ علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ (ترمذی:۲۶۸۲)

بہترین بات وطریقہ: سب سے اچھی بات کتاب اللہ اور سب سے اچھا طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔ (صحیح بخاری:7277)

دعوتِ عمل

گزارش ہے کہ تعلیم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتب خود پڑھیں اوران پرعمل کریں اوراپنے گھر، دفتر، دکان اوراپنے محلہ کی مسجد میں بھی روزانہ ان کتب سے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کے درس کا اہتمام کریں۔ اللہ رب العزت ہمیں قرآن وسنت کو سمجھنے اوراس پرعمل کرنے اور دوسروں کواس کی دعوت دینے کی توفیق عطا فرمائے اور پیارے آقا جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی میں جینے اورمرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔آمین۔

تعلیم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتب فی سبیل اللہ حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں۔

0300....5115922

0321....4110922

فہرست مضامین

حصہ اول

منتخب آیات

تربیتی نصاب

دین اسلام

﴿اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ﴾ (آل عمران:19)

''یقیناً اللہ کے نزدیک دین تو صرف اسلام ہی ہے۔''

﴿وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ﴾ (آل عمران:85)

''اور جو کوئی اسلام کے سوا اور کوئی دین چاہے تو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا، اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔''

﴿وَمَنْ اَحْسَنُ دِیْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا﴾ (النساء:125)

''اس شخص سے بہتر دین میں کون ہے جس نے اللہ کے حکم پر پیشانی رکھی اور وہ نیکی کرنے والا ہو اور ابراہیم حنیف کے دین کی پیروی کرے۔''

﴿فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ یَّهْدِیَهٗ یَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ یُّرِدْ اَنْ یُّضِلَّهٗ یَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَیِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا یَصَّعَّدُ فِی السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ یَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَی الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ﴾ (الانعام:125)

''غرض جس شخص کو اللہ ہدایت تک پہنچانے کا ارادہ کرلے، اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے، اور جس کو (اس کی ضد کی وجہ سے) گمراہ کرنے کا ارادہ کرلے، اس کے سینے کو تنگ اور اتنا زیادہ تنگ کردیتا ہے کہ (اسے ایمان لانا ایسا مشکل معلوم ہوتا ہے) جیسے اسے زبردستی آسمان پر چڑھنا پڑ رہا ہو۔ اسی طرح اللہ (کفر کی) گندگی ان لوگوں پر مسلط کردیتا ہے جو ایمان نہیں لاتے''۔

اسلام کی دعوت

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ (آل عمران:102)

''اے ایمان والو! دل میں اللہ کا ویسا ہی خوف رکھو جیسا خوف رکھنا اس کا حق ہے، اور خبردار! تمھیں کسی اور حالت میں موت نہ آئے، بلکہ اسی حالت میں آئے کہ تم مسلمان ہو۔''

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ (المائدہ:3)

''آج میں نے مکمل کر دیا تمہارے لئے تمہارے دین کو، اور پورا کر دیا تم پر اپنے انعام کو، اور پسند کر لیا تمہارے لئے اسلام کو (ہمیشہ کے) دین کے طور پر۔''

﴿فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ﴾ (آل عمران:179)

''سو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور پرہیزگاری اختیار کرو تو تمہارے لیے بہت بڑا اجر ہے۔''

دین میں اخلاص

﴿وَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ﴾ (الاعراف:29)

''اور اس کے خالص فرمانبردار ہو کر اسے پکارو۔''

﴿اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ﴾ (الزمر:2)

''بے شک ہم نے یہ کتاب ٹھیک طور پر آپ کی طرف نازل کی ہے پس تو خالص اللہ ہی کی فرمانبرداری مدِنظر رکھ کر اسی کی عبادت کر۔''

دین قبول کرنے میں جبر نہیں

﴿لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۣ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ﴾ (البقرہ:256)

''دین کے معاملے میں زبردستی نہیں ہے، بیشک ہدایت یقیناً گمراہی سے ممتاز ہوچکی ہے۔''

﴿وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِى الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ؕ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ﴾ (یونس:99)

''اور اگر تیرا رب چاہتا تو جتنے لوگ زمین میں ہیں سب کے سب ایمان لے آتے، کیا پھر تو لوگوں پر زبردستی کرے گا کہ وہ ایمان لے آئیں۔''

فرقہ پرستی

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾ (آل عمران:103)

''اورسب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔''

﴿وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ﴾ (آل عمران:105)

''اور (دیکھو) ان لوگوں کی طرح نہ ہوجانا جو فرقوں میں بٹ گئے اور اختلافات میں مبتلا ہوئے باوجودیکہ واضح ہدایات ان کے پاس آچکی تھیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے (آخرت میں) بڑا عذاب ہے۔''

﴿مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ﴾
(الروم:32)

''(ان میں سے نہ ہوجاؤ) جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا اور کئی فرقے ہوگئے ،سب فرقے اسی سے خوش ہیں جو ان کے پاس ہے۔''

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِىْ شَىْءٍ ؕ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ﴾ (الانعام:159)

''جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا اور کئی جماعتیں بن گئے تیرا ان سے کوئی تعلق

نہیں، اس کا کام اللہ ہی کے حوالے ہے پھر وہی انہیں بتلائے گا جو کچھ وہ کرتے تھے۔“

﴿وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ﴾ (الشوریٰ:14)

”اورلوگوں نے آپس کی عداوتوں کی وجہ سے (دین میں) جو تفرقہ ڈالا ہے وہ اس کے بعد ہی ڈالا ہے جب ان کے پاس یقینی علم آچکا تھا۔“

﴿فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ﴾ (آل عمران:7)

”سوجن لوگوں کے دل ٹیڑھے ہیں وہ گمراہی پھیلانے کی غرض سے اور مطلب معلوم کرنے کی غرض سے (قرآن کے) متشابہات کے پیچھے لگتے ہیں، اور حالانکہ ان کا مطلب سوائے اللہ کے اور کوئی نہیں جانتا۔“

اجماع امت

﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا﴾ (النساء:115)

”اور جوشخص اپنے سامنے ہدایت واضح ہونے کے بعد بھی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کرے، اور مومنوں کے راستے کے سوا کسی اور راستے کی پیروی کرے، اس کو ہم اسی راہ کے حوالے کر دیں گے جو اس نے خود اپنائی ہے، اور اسے دوزخ میں جھونکیں گے، اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔“

کتمان (دین کو چھپانا)

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ښ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ (البقرہ:174)

''حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب کو چھپاتے ہیں اور اس کے بدلے تھوڑی سی قیمت وصول کر لیتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ کے سوا کچھ نہیں بھر رہے، قیامت کے دن اللہ ان سے کلام بھی نہیں کرے گا، اور نہ ان کو پاک کرے گا، اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔''

﴿وَلَا تَلۡبِسُوا الۡحَقَّ بِالۡبَاطِلِ وَتَكۡتُمُوا الۡحَقَّ وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ﴾ (البقرۃ42)

''اور حق کو باطل کے ساتھ گڈ مڈ نہ کرو، اور نہ حق بات کو چھپاؤ جبکہ (اصل حقیقت) تم اچھی طرح جانتے ہو۔''

﴿اِنَّ الَّذِيۡنَ يَكۡتُمُوۡنَ مَآ اَنۡزَلۡنَا مِنَ الۡبَيِّنٰتِ وَالۡهُدٰى مِنۡۢ بَعۡدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الۡكِتٰبِۙ اُولٰٓئِكَ يَلۡعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلۡعَنُهُمُ اللّٰعِنُوۡنَ﴾ (البقرۃ:159)

''بیشک وہ لوگ جو ہماری نازل کی ہوئی روشن دلیلوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں باوجودیکہ ہم انہیں کتاب میں کھول کھول کر لوگوں کے لیے بیان کر چکے ہیں تو ایسے لوگوں پر اللہ بھی لعنت بھیجتا ہے اور دوسرے لعنت کرنے والے بھی لعنت بھیجتے ہیں۔''

ایمان کے ارکان

﴿لَيۡسَ الۡبِرَّ اَنۡ تُوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ قِبَلَ الۡمَشۡرِقِ وَالۡمَغۡرِبِ وَلٰكِنَّ الۡبِرَّ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَالۡمَلٰٓئِكَةِ وَالۡكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ﴾ (البقرۃ:177)

''یہی نیکی نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق اور مغرب کی طرف پھیرو بلکہ نیکی تو یہ ہے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور فرشتوں اور کتابوں اور نبیوں پر۔''

﴿اٰمَنَ الرَّسُوۡلُ بِمَآ اُنۡزِلَ اِلَيۡهِ مِنۡ رَّبِّهٖ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيۡنَ اَحَدٍ مِّنۡ رُّسُلِهٖ﴾ (البقرۃ:258)

'' (اللہ کا) رسول اس (کلام) پر ایمان لایا ہے جو اس کے رب کی طرف سے اس پر نازل ہوا ہے اور مومنین، یہ سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے

رسولوں پر ایمان لائے ہیں۔"

قضاء وقدرت پر ایمان

﴿وَاِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ﴾ (البقرہ:117)

"اور (اللہ) جب کوئی چیز کرنا چاہتا ہے تو صرف یہی کہہ دیتا ہے: "کُنْ" (ہوجا) سو وہ ہوجاتی ہے۔"

﴿قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَاۤ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا﴾ (التوبۃ:51)

"(اے پیغمبر! ان لوگوں سے) کہہ دو کہ ہمیں ہرگز (کوئی بھلائی یا برائی) نہیں پہنچ سکتی مگر جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دی ہے۔"

اللہ جل جلالہ

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ﴾ (سورۃ الاخلاص)

"تو کہہ وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے، اور نہ کوئی اس کا (مساوی و) ہمسر ہے۔"

﴿اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِيْمُ﴾ (البقرہ:255)

"اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو سدا زندہ ہے جو پوری کائنات سنبھالے ہوئے ہے جس کو نہ کبھی اونگھ لگتی ہے، نہ نیند، آسمانوں میں جو کچھ ہے (وہ) اور زمین میں جو کچھ ہے (وہ بھی) سب اسی کا ہے، کون ہے جو اس کے حضور اس کی اجازت کے بغیر کسی کی سفارش کر سکے؟ وہ سارے بندوں کے تمام آگے پیچھے کے حالات کو خوب جانتا ہے، اور وہ لوگ اس کے علم کی کوئی بات اپنے علم کے دائرے میں نہیں لا سکتے، سوائے اس بات کے جسے وہ خود چاہے، اس

کی کرسی نے سارے آسمانوں اور زمین کو گھیرا ہوا ہے، اور ان دونوں کی نگہبانی سے اسے ذرا بھی بوجھ نہیں ہوتا، اور وہ بڑا عالی مقام، صاحب عظمت ہے۔"

﴿هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ۗ ثُمَّ اسْتَوٰۤی اِلَی السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ﴾ (البقرة:29)

"وہی تو ہے جس نے زمین کی ساری چیزیں تمہارے لئے پیدا کیں، پھر وہ آسمان (کے بنانے) کی طرف متوجہ ہوا تو سات آسمان ہموار بنا دیئے اور وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔"

﴿اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ (الاعراف:54)

"بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر قرار پکڑا رات سے دن کو ڈھانک دیتا ہے وہ اس کے پیچھے دوڑتا ہوا آتا ہے اور سورج اور چاند اور ستارے اپنے حکم کے تابعدار بنا کر پیدا کیے، اسی کا کام ہے پیدا کرنا اور حکم فرمانا، اللہ بڑی برکت والا ہے جو سارے جہان کا رب ہے۔"

توحید

﴿وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْۤ اِلَیْهِ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ﴾ (الانبیاء:25)

"اور ہم نے تم سے پہلے ایسا کوئی رسول نہیں بھیجا جس کی طرف یہ وحی نہ کی ہو کہ میرے سوا اور کوئی معبود نہیں سو میری ہی عبادت کرو۔"

﴿وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ﴾ (البقرہ:163)

"اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔"

﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ﴾ (آل عمران:18)

"اللہ نے خود اس بات کی گواہی دی ہے، اور فرشتوں اور اہل علم نے بھی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں جس نے انصاف کے ساتھ (کائنات) کا انتظام سنبھالا ہوا ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جس کا اقتدار بھی کامل ہے حکمت بھی کامل۔"

﴿مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۭ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یَصِفُوْنَ﴾ (المومنون:91)

"نہ تو اللہ نے کوئی بیٹا بنایا ہے، اور نہ اس کے ساتھ کوئی اور خدا ہے، اگر ایسا ہوتا تو ہر خدا اپنی مخلوق کو لے کر الگ ہوجاتا، اور پھر وہ ایک دوسرے پر چڑھائی کردیتے۔ پاک ہے اللہ ان باتوں سے جو یہ لوگ بناتے ہیں۔"

شرک

﴿وَیَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ اَشْرَكُوْۤا اَیْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِیْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ○ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِیْنَ﴾ (الانعام:22-23)

"اس دن (کو یاد رکھو) جب ہم ان سب کو اکٹھا کریں گے، پھر جن لوگوں نے شرک کیا ہوگا ان سے پوچھیں گے کہ: کہاں ہیں تمہارے وہ معبود جن کے بارے میں تم یہ دعویٰ کرتے تھے کہ وہ خدائی میں اللہ کے شریک ہیں؟ اس وقت ان کے پاس کوئی بہانہ نہیں ہوگا، سوائے اس کے کہ وہ کہیں گے: اللہ کی قسم جو ہمارا پروردگار ہے ہم تو مشرک نہیں تھے۔"

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا یُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ﴾ (البقرۃ:165)

"اور ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے اللہ کے سوا اور شریک بنا رکھے ہیں جن سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی کہ اللہ سے رکھنی چاہیے اور ایمان والوں کو تو اللہ ہی سے زیادہ محبت ہوتی ہے۔"

﴿قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّیْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا﴾ (الجن:20)

"کہہ دو میں تو اپنے رب ہی کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں کرتا۔"

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا﴾ (النساء:48)

"بیشک اللہ اس بات کو معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے، اور اس سے کمتر ہر بات کو جس کے لیے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے۔ اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہے وہ ایسا بہتان باندھتا ہے جو بڑا زبردست گناہ ہے۔"

﴿وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾ (الزمر:65)

"اور بیشک آپ کی طرف اور ان کی طرف وحی کیا جا چکا ہے جو آپ سے پہلے ہو گزرے ہیں کہ اگر تم نے شرک کیا تو ضرور تمہارے عمل برباد ہو جائیں گے اور تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گے۔"

﴿وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ﴾ (لقمان13)

"اور جب کہا لقمان نے اپنے بیٹے کو جب اس کو سمجھانے لگا، اے بیٹے شریک نہ ٹھہرائیو اللہ کا بیشک شریک بنانا بھاری بے انصافی ہے۔"

علم الغیب

﴿قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۭ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ

يُبْعَثُوْنَ ﴾ (النمل:65)

”کہہ دیجئے کہ آسمان اور زمین والوں میں سے سوائے اللہ کے کوئی غیب نہیں جانتا، انھیں تو یہ بھی نہیں معلوم کہ کب اٹھ کھڑے کئے جائیں گے۔“

﴿ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِىْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴾ (الانعام:59)

”اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا جو کچھ جنگل اور دریا میں ہے وہ سب جانتا ہے۔ اور کوئی پتا نہیں گرتا مگر وہ اسے بھی جانتا ہے اور کوئی دانہ زمین کے تاریک حصوں میں نہیں پڑتا اور نہ کوئی تر اور خشک چیز ہے مگر یہ سب کچھ کتاب روشن میں ہے۔“

﴿ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّىْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ﴾ (الاعراف:187)

”قیامت کے متعلق تجھ سے پوچھتے ہیں کہ اس کی آمد کا کونسا وقت ہے؟ کہہ دو اس کی خبر تو میرے رب ہی کے ہاں ہے وہی اس کے وقت پر ظاہر کر دکھائے گا۔“

﴿ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۛۚ وَمَا مَسَّنِىَ السُّوْٓءُ ۛۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴾ (الاعراف:188)

”اور اگر میں غیب کی بات جان سکتا تو بہت کچھ بھلائیاں حاصل کر لیتا اور مجھے تکلیف نہ پہنچتی میں تو محض ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں ان لوگوں کو جو ایمان دار ہیں۔“

﴿ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِى الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِىْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِىْ نَفْسٌۢ بِاَىِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴾ (لقمان:34)

"بے شک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹوں میں ہوتا ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا اور کوئی نہیں جانتا کہ کس زمین پر مرے گا بیشک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔"

اللہ غنی باقی سب محتاج

﴿لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ﴾ (آل عمران:186)

"بے شک اللہ نے ان کی بات سنی ہے جنہوں نے کہا کہ بیشک اللہ فقیر ہے اور ہم دولت مند ہیں، اب ہم ان کی بات لکھ رکھیں گے اور جو انہوں نے انبیاء کے ناحق خون کیے ہیں اور کہیں گے کہ جلتی آگ کا عذاب چکھو۔"

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ﴾ (الفاطر:15)

"اے لوگو تم سب محتاج ہو اللہ کے، اور اللہ ہی ہے جو ہر طرح سے بے نیاز ہر تعریف کا حق دار ہے۔"

﴿هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ﴾ (محمد:38)

"دیکھو! تم ایسے ہو کہ تمہیں اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے لیے بلایا جاتا ہے تو تم میں سے کچھ لوگ ہیں جو بخل سے کام لیتے ہیں، اور جو شخص بھی بخل کرتا ہے وہ خود اپنے آپ ہی سے بخل کرتا ہے۔ اور اللہ بے نیاز ہے، اور تم محتاج ہو۔ اور اگر تم منہ موڑو گے تو وہ تمہاری جگہ دوسری قوم پیدا کر دے گا، پھر وہ تم جیسے نہیں ہوں گے۔"

اللہ پر توکل

﴿وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ (آل عمران:122)

"اور مومنوں کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔"

﴿قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ﴾ (الزمر:38)

"(اے پیغمبر!) کہہ دو کہ میرے لئے تو اللہ ہی کافی ہے اور بھروسہ کرنے والے اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔"

﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ﴾ (آل عمران:159)

"بیشک اللہ توکل کرنے والے لوگوں کو پسند کرتا ہے۔"

﴿وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ (المائدہ:23)

"اور اللہ ہی پر بھروسہ رکھو اگر تم مومن ہو۔"

﴿اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ﴾ (یوسف:67)

"اللہ کے سوا کسی کا حکم نہیں ہے اسی پر میرا بھروسہ ہے اور بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔"

اللہ تعالیٰ کی حکومت

﴿اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ﴾ (الانعام:57)

"اللہ کے سوا اور کسی کا حکم نہیں ہے۔"

﴿لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾ (القصص:70)

"اور اسی کی حکومت ہے اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔"

﴿اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ﴾ (الاعراف:54)

"یاد رکھو کہ پیدا کرنا اور حکم دینا سب اسی کا کام ہے۔"

اللہ تعالیٰ کی رزاقیت

﴿وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا﴾ (بنی اسرائیل:31)

”اور اپنی اولاد کو تنگدستی کے ڈر سے قتل نہ کرو ہم انہیں بھی رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی بیشک ان کا قتل کرنا بڑا گناہ ہے۔“

﴿وَ كَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ﴾ (العنکبوت:60)

”اور بہت سے جانور ہیں جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے ، اللہ ہی انہیں اور تمہیں رزق دیتا ہے“۔

﴿اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ﴾ (الرعد:26)

”اللہ ہی جس کے لیے چاہتا ہے روزی فراخ اور تنگ کرتا ہے۔“

اللہ تعالیٰ سے دعا

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ (المومن:60)

”اور تمہارے رب کا فرمان (سرزد ہو چکا) ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا“۔

﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾ (الزمر53)

”کہہ دو کہ: ”اے میرے (وہ) بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کر رکھی ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔ یقین جانو اللہ سارے کے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ یقیناً وہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔“

﴿وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ﴾ (البقرہ:186)

”اور (اے پیغمبر!) جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں پوچھیں تو (آپ ان سے کہہ دیجیے کہ) میں اتنا قریب ہوں کہ جب کوئی مجھے پکارتا ہے تو میں پکارنے والے کی پکار سنتا ہوں۔ لہذا وہ بھی میری بات دل سے قبول کریں، اور مجھ پر ایمان لائیں، تاکہ وہ راہ راست پر آجائیں“۔

﴿وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ۝ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا

يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ؕ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ؕ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ﴾ (الفاطر:13.14)

"اور جنہیں تم (اللہ) کے سوا پکارتے ہو وہ ایک گٹھلی کے چھلکے کے مالک نہیں۔ اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار کو نہیں سنتے اور اگر وہ سن بھی لیں تو تمہاری فریادرسی نہ کریں گے۔ اور قیامت کے دن تمہارے شرک کا انکار کردیں گے اور تمہیں خبر رکھنے والے کی طرح کوئی نہیں بتا سکتا"۔

ذکر اللہ

﴿وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ﴾ (الاعراف:205)

"اور اپنے رب کا صبح و شام ذکر کیا کرو، اپنے دل میں بھی، عاجزی اور خوف کے (جذبات کے) ساتھ، اور زبان سے بھی، آواز بہت بلند کیے بغیر! اور ان لوگوں میں شامل نہ ہو جانا جو غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔"

﴿وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا﴾ (الدھر:25)

"اور اپنے پروردگار کے نام کا صبح و شام ذکر کیا کرو۔"

﴿اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ﴾ (آل عمران:191)

"(عقلمند وہ لوگ ہیں) جو اٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے رہتے ہیں۔"

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ﴾ (البقرہ:152)

"پس مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا اور میرا شکر کرو اور ناشکری نہ کرو۔"

﴿اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ﴾ (الرعد:28)

"خبردار! اللہ کی یاد ہی سے دل تسکین پاتے ہیں۔"

آپ ﷺ سے متعلق انبیاء علیہم السلام سے عہد و پیمان

﴿وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ﴾

(آل عمران:۸۱)

"اور جب اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا تھا کہ: اگر میں تم کو کتاب اور حکمت عطا کروں، پھر تمہارے پاس کوئی رسول آئے جو اس (کتاب) کی تصدیق کرے جو تمہارے پاس ہے، تو تم اس پر ضرور ایمان لاؤ گے، اور ضرور اس کی مدد کرو گے۔ اللہ نے (ان پیغمبروں سے) کہا تھا کہ: کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو اور میری طرف سے دی ہوئی یہ ذمہ داری اٹھاتے ہو؟ انہوں نے کہا تھا: ہم اقرار کرتے ہیں۔ اللہ نے کہا: تو پھر (ایک دوسرے کے اقرار کے) گواہ بن جاؤ، اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہی میں شامل ہوں۔"

آپ ﷺ کی ذمہ داریاں

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾ (آل عمران:164)

"حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا کہ ان کے درمیان انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان کے سامنے اللہ کی آیتوں کی تلاوت کرے، انہیں پاک صاف بنائے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے، جبکہ یہ لوگ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔"

آپ ﷺ کی صفات

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا﴾ (الاحزاب:45)

"اے نبی ہم نے آپ کو بلاشبہ گواہی دینے والا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اللہ کے حکم سے اس کی طرف (لوگوں کو) بلانے والا اور (ہدایت کا) روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے۔

﴿وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ﴾ (الانبیاء:107)

"اور ہم نے تو تمہیں تمام جہانوں کے حق میں رحمت بنا کر بھیجا ہے۔"

﴿لَقَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ عَزِيۡزٌ عَلَيۡهِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِيۡصٌ عَلَيۡكُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ﴾ (التوبۃ:128)

"(لوگو) تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک پیغمبر آئے ہیں، تمہاری تکلیف انکو گراں معلوم ہوتی ہے اور تمہاری بھلائی کے بہت خواہشمند ہیں، (اور) مومنوں پر نہایت شفقت کرنیوالے (اور) مہربان ہیں۔"

﴿فَبِمَا رَحۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنۡتَ لَهُمۡ‌ ۚ وَلَوۡ كُنۡتَ فَظًّا غَلِيۡظَ الۡقَلۡبِ لَانۡفَضُّوۡا مِنۡ حَوۡلِكَ﴾ (آل عمران:159)

"اللہ کی رحمت ہی تھی جس کی بنا پر (اے پیغمبر!) تم نے ان لوگوں سے نرمی کا برتاؤ کیا۔ اگر تم سخت مزاج اور سخت دل والے ہوتے تو یہ تمہارے آس پاس سے ہٹ کر تتر بتر ہو جاتے۔"

﴿وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيۡمٍ﴾ (القلم:4)

"اور یقیناً تم اخلاق کے اعلیٰ درجے پر ہو۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود

﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوۡنَ عَلَى النَّبِىِّ‌ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَيۡهِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمًا﴾ (الاحزاب:56)

"بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ (پس) اے ایمان والو (تم بھی) پیغمبر پر درود و سلام بھیجتے رہو۔"

اطاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (آل عمران:31)

"کہہ دو اگر تم اللہ کی محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو تاکہ تم سے اللہ محبت کرے اور تمہارے گناہ بخشے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

﴿وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ﴾ (التغابن:12)

"اور اللہ کی اطاعت کرو اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرو اگر تم منہ پھیر لو گے تو ہمارے پیغمبر کے ذمے تو صرف پیغام کا کھول کھول کر پہنچا دینا ہے۔"

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا﴾

(الاحزاب:36)

"اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو حق نہیں ہے کہ جب خدا اور اس کا رسول کوئی امر مقرر کر دیں تو وہ اس کام میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں، اور جو کوئی خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ صریح گمراہ ہو گیا۔"

﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ (النساء:65)

"پس (اے پیغمبر) تمہارے رب کی قسم! یہ (کبھی) مومن نہیں (ہو سکتے) جب تک کہ اپنے باہمی جھگڑوں میں یہ تمہیں حاکم نہ بنائیں اور جو فیصلہ تم کر دو اس سے اپنے دلوں میں ذرا بھی تنگی نہ پائیں اور (دل وجان سے اس کو) تسلیم نہ کر لیں۔"

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا﴾ (الاحزاب:21)

"حقیقت یہ ہے کہ تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات میں ایک بہترین نمونہ ہے، ہر اس شخص کے لیے جو اللہ سے اور یوم آخرت سے امید رکھتا ہو، اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرتا ہو۔"

اہل بیتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

﴿وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ○ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ﴾

(الاحزاب:32-31)

"اور (اے نبی کی بیویو!) جو تم میں سے اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گی اور نیک کام کرے گی تو ہم اسے اس کا دہرا اجر دیں گے اور ہم نے اس کے لیے عزت کا رزق بھی تیار کر رکھا ہے۔ اے پیغمبر کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔"

﴿اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾

(الاحزاب:33)

"اے پیغمبر کے گھر والو! اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) گندگی کو دور کرے اور تمہیں خوب پاک کر دے۔"

﴿اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ﴾ (الاحزاب:6)

"پیغمبر مومنوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں اور پیغمبر کی بیویاں ان سب (مومنوں) کی مائیں ہیں۔"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

﴿وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ (التوبۃ:100)

"اور وہ مہاجرین و انصار جنہوں نے (اسلام قبول کرنے میں) سبقت لی اور وہ لوگ (بھی)

جنہوں نے نیک کرداری میں ان کی پیروی کی اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے اور اللہ نے ان کے لئے ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جہاں وہ ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے، (اور) یہی بڑی کامیابی ہے۔"

﴿ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْۤا اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ ﴾ (الانفال:74)

"اور جو لوگ ایمان لائے اور اپنے گھر چھوڑے اور اللہ کی راہ میں لڑے اور جن لوگوں نے انہیں جگہ دی اور ان کی مدد کی وہی سچے مسلمان ہیں ان کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے۔"

﴿لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ﴾ (الفتح:18)

"بے شک اللہ مسلمانوں (صحابہ) سے راضی ہوا جب وہ آپ سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے۔"

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا٘ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ۛۚ وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ۚ۫ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــٴَـهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ﴾ (الفتح:29)

"محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں، وہ کافروں کے مقابلے میں سخت ہیں (اور) آپس میں ایک دوسرے کے لیے رحم دل ہیں۔ تم انہیں دیکھو گے کہ کبھی رکوع میں ہیں، کبھی سجدے میں، (غرض) اللہ کے فضل اور خوشنودی کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں۔ ان کی علامتیں سجدے کے اثر سے ان کے چہروں پر نمایاں ہیں۔ یہ ہیں ان کے وہ اوصاف جو تورات میں مذکور ہیں۔ اور انجیل میں ان کی مثال یہ ہے کہ جیسے ایک کھیتی ہو جس نے اپنی کونپل نکالی، پھر اس کو مضبوط کیا، پھر وہ موٹی ہو گئی، پھر اپنے تنے پر اس طرح سیدھی کھڑی ہو گئی کہ کاشتکار اس سے خوش ہوتے ہیں۔ تاکہ اللہ ان (کی اس ترقی) سے کافروں کا دل

جلائے۔ یہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور انہوں نے نیک عمل کیے ہیں، اللہ نے ان سے مغفرت اور زبردست ثواب کا وعدہ کر لیا ہے۔"

﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ (البقرۃ:137)

"اگر وہ تم جیسا ایمان لائیں تو ہدایت پائیں، اور اگر منہ موڑیں تو وہ صریح اختلاف میں ہیں، اللہ تعالیٰ ان سے عنقریب آپ کی کفایت کرے گا، اور وہ خوب سننے اور جاننے والا ہے"۔

علم و حکمت

﴿يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا﴾ (البقرہ:269)

"وہ جسے چاہتا ہے حکمت عطا فرماتا ہے اور جسے حکمت مل گئی تو اس نے بہت بڑی بھلائی پالی"۔

﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾ (الزمر:9)

"بتاؤ تو علم والے اور بے علم کیا برابر ہیں؟ یقیناً نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں جو عقلمند ہوں"۔

قرآن میں غور و فکر

﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾ (القمر:17)

"اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے؟"

﴿اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ○﴾ ۔(محمد:24)

"پھر کیوں قرآن پر غور نہیں کرتے کیا ان کے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں؟"

حقیقتِ انسان

﴿كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾ (البقرۃ:28)

”تم اللہ کا کیونکر انکار کر سکتے ہو حالانکہ تم بے جان تھے پھر تمہیں زندہ کیا پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا پھر تم اسی کے پاس لوٹ کر جاؤ گے۔“

﴿هَلۡ اَتٰی عَلَی الۡاِنۡسَانِ حِیۡنٌ مِّنَ الدَّهۡرِ لَمۡ یَکُنۡ شَیۡـًٔا مَّذۡکُوۡرًا ۝ اِنَّا خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ نُّطۡفَةٍ اَمۡشَاجٍ ٭ۖ نَّبۡتَلِیۡهِ فَجَعَلۡنٰهُ سَمِیۡعًۢا بَصِیۡرًا﴾ (الانسان:2،1)

”انسان پر ضرور ایک ایسا زمانہ بھی آیا ہے کہ اس کا کہیں کچھ بھی ذکر نہ تھا۔ بے شک ہم نے انسان کو ایک مرکب بوند سے پیدا کیا ہم اس کی آزمائش کرنا چاہتے تھے پس ہم نے اسے سننے والا دیکھنے والا بنا دیا۔“

﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنۡ کُنۡتُمۡ فِیۡ رَیۡبٍ مِّنَ الۡبَعۡثِ فَاِنَّا خَلَقۡنٰکُمۡ مِّنۡ تُرَابٍ ثُمَّ مِنۡ نُّطۡفَةٍ ثُمَّ مِنۡ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنۡ مُّضۡغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَیۡرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَیِّنَ لَکُمۡ ؕ وَنُقِرُّ فِی الۡاَرۡحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ثُمَّ نُخۡرِجُکُمۡ طِفۡلًا ثُمَّ لِتَبۡلُغُوۡۤا اَشُدَّکُمۡ ۚ وَمِنۡکُمۡ مَّنۡ یُّتَوَفّٰی وَمِنۡکُمۡ مَّنۡ یُّرَدُّ اِلٰۤی اَرۡذَلِ الۡعُمُرِ لِکَیۡلَا یَعۡلَمَ مِنۡۢ بَعۡدِ عِلۡمٍ شَیۡـًٔا ؕ وَتَرَی الۡاَرۡضَ هَامِدَةً فَاِذَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡهَا الۡمَآءَ اهۡتَزَّتۡ وَرَبَتۡ وَاَنۡۢبَتَتۡ مِنۡ کُلِّ زَوۡجٍۭ بَهِیۡجٍ﴾ (الحج:5)

”اے لوگو! اگر تمہیں دوبارہ زندہ ہونے کے بارے میں کچھ شک ہے تو ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا۔ پھر نطفے سے، پھر ایک جمے ہوئے خون سے، پھر ایک گوشت کے لوتھڑے سے جو (کبھی) پورا بن جاتا ہے، اور (کبھی) پورا نہیں بنتا، تاکہ ہم تمہارے لیے حقیقت کھول کر بتا دیں، اور ہم ماؤں کے پیٹ میں جب تک چاہتے ہیں، ایک متعین مدت تک ٹھہرائے رکھتے ہیں، پھر تمہیں ایک بچے کی شکل میں باہر لاتے ہیں، پھر (تمہیں پالتے ہیں) تاکہ تم اپنی بھرپور عمر تک پہنچ جاؤ، اور تم میں سے بعض وہ ہیں جو دنیا سے اٹھا لیے جاتے ہیں اور تمہی میں سے بعض وہ ہوتے ہیں جن کو بدترین عمر تک لوٹا دیا جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ سب کچھ جاننے کے بعد بھی کچھ نہیں جانتے۔ اور تم دیکھتے ہو کہ زمین مرجھائی ہوئی پڑی ہے، پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ حرکت میں آتی ہے، اس میں بڑھوتری ہوتی ہے، اور وہ ہر قسم کی خوشنما چیزیں اگاتی ہے۔“

انسان کی فطرت

﴿وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْبِهِۦٓ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَآئِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُۥ مَرَّ كَأَن لَّمْ يَدْعُنَآ إِلَىٰ ضُرٍّ مَّسَّهُۥ ۚ كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (یونس:12)

"اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ لیٹے بیٹھے اور کھڑے ہوئے (ہر حالت میں) ہمیں پکارتا ہے۔ پھر جب ہم اس کی تکلیف دور کر دیتے ہیں تو اس طرح چل کھڑا ہوتا ہے جیسے کبھی اپنے آپ کو پہنچنے والی کسی تکلیف میں ہمیں پکارا ہی نہ تھا۔ جو لوگ حد سے گزر جاتے ہیں، انہیں اپنے کرتوت اسی طرح خوش نما معلوم ہوتے ہیں۔"

﴿وَإِذَآ أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ إِذَا لَهُم مَّكْرٌ فِىٓ ءَايَاتِنَا ۚ قُلِ اللَّهُ أَسْرَعُ مَكْرًا ۚ إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ﴾ (یونس:21)

"اور جب ہم لوگوں کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں اس تکلیف کے بعد جو انہیں پہنچی تھی تو وہ ہماری آیتوں کے متعلق حیلے کرنے لگتے ہیں۔ کہہ دو کہ اللہ بہت جلد حیلہ کرنے والا (اس کا بدلہ دیگا) ہے بیشک ہمارے فرشتے تمہارے سب حیلوں کو لکھ رہے ہیں۔"

﴿إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ۝ إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا ۝ وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا ۝ إِلَّا الْمُصَلِّينَ ۝﴾ (المعارج:22-21-20-19)

"حقیقت یہ ہے کہ انسان بہت کم حوصلہ پیدا کیا گیا ہے۔ جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو بہت گھبرا جاتا ہے۔ اور جب اس کے پاس خوشحالی آتی ہے تو بہت بخیل بن جاتا ہے۔ مگر وہ نمازی (ایسے نہیں ہیں)۔"

نماز

﴿أَقِمِ الصَّلَوٰةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَىٰ غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْءَانَ الْفَجْرِ ۖ إِنَّ قُرْءَانَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾ (الاسراء:78)

”(اے پیغمبر!) سورج ڈھلنے کے وقت سے لے کر رات کے اندھیرے تک نماز قائم کرو، اور فجر کے وقت قرآن پڑھنے کا اہتمام کرو۔ یاد رکھو کہ فجر کی تلاوت میں مجمع حاضر ہوتا ہے۔“

قیام اللّیل (تہجد)

﴿وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾

(الاسراء:79)

”اور کسی وقت رات میں تہجد پڑھا کرو جو تیرے لیے زائد چیز ہے قریب ہے کہ تیرا رب مقام محمود میں پہنچا دے۔“

﴿قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۝ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا﴾ (المزمل:4-3-2)

”رات کو قیام کر مگر تھوڑا سا حصہ، آدھی رات یا اس میں سے تھوڑا سا حصہ کم کر دو، یا اس پر زیادہ کر دو اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو۔“

نمازِ خوف

﴿فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ﴾ (البقرہ:239)

”پھر اگر تمہیں خوف ہو تو پیادہ یا سوار ہی (نماز پڑھ لیا کرو) پھر جب امن پاؤ تو اللہ کو یاد کیا کرو جیسا اس نے تمہیں سکھایا ہے جو تم نہ جانتے تھے۔“

قصر نماز

﴿وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِى الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ﴾

(النساء:١٠١)

”اور جب تم سفر کے لیے نکلو تو تم پر کوئی گناہ نہیں کہ نماز میں سے کچھ کم کر دو“۔

جمعہ کی نماز

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ (الجمعہ:9)

"اے ایمان والو جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو ذکر الٰہی کی طرف لپکو اور خرید وفروخت چھوڑ دو تمہارے لیے یہی بات بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔"

وضو اور تیمم

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰي سَفَرٍ اَوْ جَاۗءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاۗءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاۗءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ۭ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ (المائدہ:6)

"اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو (ارادہ کرو) تو اپنے منہ دھولو اور ہاتھ کہنیوں تک اور اپنے سروں پر مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھولو اور اگر تم ناپاک ہو تو نہالو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو یا کوئی تم میں سے جائے ضرورت سے آیا ہو یا عورتوں کے پاس گئے ہو پھر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کرلو اور اسے اپنے مونہوں اور ہاتھوں پر مل لو، اللہ تم پر تنگی کرنا نہیں چاہتا لیکن تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے اور تاکہ اپنا احسان تم پر پورا کرے تاکہ تم شکر کرو۔"

زکوٰۃ

﴿فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ۭ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ﴾ (الحج:78)

”پس نماز قائم کرو اور زکوۃ دو اور اللہ کو مضبوط ہو کر پکڑو، وہی تمہارا مولا ہے پھر کیا ہی اچھا مولا اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔“

﴿وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ۭ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ﴾ (التوبہ:34،35)

”اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجیے۔ جس دن وہ دوزخ کی آگ میں گرم کیا جائے گا پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی، یہ وہی ہے جو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا سو اس کا مزہ چکھو جو تم جمع کرتے تھے۔“

زکوٰۃ کے مستحق افراد

﴿اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۭ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ﴾ (التوبہ:60)

”زکوٰۃ مفلسوں اور محتاجوں اور اس کا کام کرنے والوں کا حق ہے اور جن کی دلجوئی کرنی ہے اور غلاموں کی گردن چھڑانے میں اور قرض داروں کے قرض میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کو یہ اللہ کی طرف سے مقرر کیا ہوا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔“

روزہ

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ (البقرہ:183)

”اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض

کئے گئے تھے، تا کہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو۔"

﴿فَمَنۡ شَهِدَ مِنۡكُمُ الشَّهۡرَ فَلۡيَصُمۡهُ ‌ؕ وَمَنۡ كَانَ مَرِيۡضًا اَوۡ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنۡ اَيَّامٍ اُخَرَ‌ ؕ يُرِيۡدُ اللّٰهُ بِکُمُ الۡيُسۡرَ وَلَا يُرِيۡدُ بِکُمُ الۡعُسۡرَ وَلِتُکۡمِلُوا الۡعِدَّةَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰٮكُمۡ وَلَعَلَّکُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ﴾ (البقرہ:185)

"لہذا تم میں سے جو شخص بھی یہ مہینہ پائے وہ اس میں ضرور روزہ رکھے، اور اگر کوئی شخص بیمار ہو یا سفر پر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں اتنی ہی تعداد پوری کر لے، اللہ تمہارے ساتھ آسانی کا معاملہ کرنا چاہتا ہے اور تمہارے لئے مشکل پیدا کرنا نہیں چاہتا، تا کہ (تم روزوں کی) گنتی پوری کرلو، اور اللہ نے تمہیں جو راہ دکھائی اس پر اللہ کی تکبیر کہو اور تا کہ تم شکر گزار بنو۔"

حج

﴿اَلۡحَجُّ اَشۡهُرٌ مَّعۡلُوۡمٰتٌ ‌ۚ فَمَنۡ فَرَضَ فِيۡهِنَّ الۡحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوۡقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِى الۡحَجِّ‌ ؕ وَمَا تَفۡعَلُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ يَّعۡلَمۡهُ اللّٰهُ ‌ؕ وَتَزَوَّدُوۡا فَاِنَّ خَيۡرَ الزَّادِ التَّقۡوٰى وَاتَّقُوۡنِ يٰٓاُولِى الۡاَلۡبَابِ﴾ (البقرہ:197)

"حج کے چند مہینے معلوم ہیں سو جو کوئی ان میں حج کا قصد کرے تو مباشرت جائز نہیں اور نہ گناہ کرنا اور نہ حج میں لڑائی جھگڑا کرنا اور تم جو نیکی کرتے ہو اللہ اس کو جانتا ہے، اور زادراہ لے لیا کرو، اور بہترین زادراہ پرہیزگاری ہے اور اے عقلمندو مجھ سے ڈرو۔"

﴿وَاَتِمُّوا الۡحَجَّ وَالۡعُمۡرَةَ لِلّٰهِ‌ ؕ فَاِنۡ اُحۡصِرۡتُمۡ فَمَا اسۡتَيۡسَرَ مِنَ الۡهَدۡىِ‌ ۚ وَلَا تَحۡلِقُوۡا رُءُوۡسَكُمۡ حَتّٰى يَبۡلُغَ الۡهَدۡىُ مَحِلَّهٗ ‌ؕ فَمَنۡ كَانَ مِنۡکُمۡ مَّرِيۡضًا اَوۡ بِهٖۤ اَذًى مِّنۡ رَّاۡسِهٖ فَفِدۡيَةٌ مِّنۡ صِيَامٍ اَوۡ صَدَقَةٍ اَوۡ نُسُكٍ‌ ۚ فَاِذَآ اَمِنۡتُمۡ فَمَنۡ تَمَتَّعَ بِالۡعُمۡرَةِ اِلَى الۡحَجِّ فَمَا اسۡتَيۡسَرَ مِنَ الۡهَدۡىِ‌ ۚ فَمَنۡ لَّمۡ يَجِدۡ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِى الۡحَجِّ وَسَبۡعَةٍ اِذَا رَجَعۡتُمۡ‌ ؕ تِلۡكَ عَشَرَةٌ کَامِلَةٌ ‌ؕ ذٰلِكَ لِمَنۡ لَّمۡ يَكُنۡ اَهۡلُهٗ

حَاضِرِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴾
(البقرہ:196)

”اور اللہ کے لیے حج اور عمرہ پورا کرو، پس اگر روکے جاؤ تو جو قربانی سے میسر ہو، اور اپنے سر نہ منڈواؤ جب تک کہ قربانی اپنی جگہ پر نہ پہنچ جائے ۔ پھر جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا اسے سر میں تکلیف ہو تو روزوں سے یا صدقہ سے یا قربانی سے فدیہ دے۔ پھر جب تم امن میں ہو تو جو عمرہ سے حج تک فائدہ اٹھائے تو وہ قربانی سے جو میسر ہو (دے)، پھر جو نہ پائے تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات جب تم لوٹو، یہ دس پورے ہو گئے، یہ اس کے لیے ہے جس کا گھر بار مکہ میں نہ ہو، اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔“

جہاد فی سبیل اللہ

﴿ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴾
(البقرہ:216)

”تم پر جہاد فرض کیا گیا ہے اور وہ تمہیں ناگوار ہے، اور ممکن ہے تم کسی چیز کو ناگوار سمجھو اور وہ تمہارے لیے بہتر ہو، اور ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمہارے لیے مضر ہو، اور اللہ ہی جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔“

﴿ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴾ (الانفال:60)

”اور ان سے لڑنے کے لیے جو کچھ قوت سے پلے ہوئے گھوڑوں سے جمع کر سکو سو تیار رکھو، کہ اس سے اللہ کے دشمنوں پر اور تمہارے دشمنوں پر اور ان کے سوا دوسروں پر جنہیں تم نہیں جانتے اللہ انہیں جانتا ہے ہیبت پڑے، اور اللہ کی راہ میں جو کچھ تم خرچ کرو گے تمہیں پورا ملے گا اور تم سے ناانصافی نہیں ہو گی۔“

﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ﴾ (التوبہ:20)

"جو لوگ ایمان لائے اور گھر چھوڑے اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے لڑے اللہ کے ہاں ان کے لیے بڑا درجہ ہے اور وہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔"

﴿اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ۟ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ (التوبہ:111)

"بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کی جان اور ان کا مال اس قیمت پر خرید لیے ہیں کہ ان کے لیے جنت ہے، اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں پھر قتل کرتے ہیں اور قتل بھی کیے جاتے ہیں یہ تورات اور انجیل اور قرآن میں سچا وعدہ ہے جس کا پورا کرنا اس پر ضروری ہے اور اللہ سے زیادہ وعدہ پورا کرنے والا کون ہے جو سودا تم نے اس سے کیا ہے اس سے خوش رہو اور یہ بڑی کامیابی ہے۔"

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ﴾ (الانفال:65)

"اے نبی! مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو اگر تم میں بیس آدمی ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو وہ دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں سو ہوں گے تو ہزار کافروں پر غالب آئیں گے اس لیے کہ وہ لوگ کچھ نہیں سمجھتے۔"

﴿وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ﴾ (البقرہ:251)

"اور اگر اللہ بعض لوگوں کے ذریعے سے بعض کو نہ ہٹاتا رہتا تو (روئے) زمین پر فساد پھیل جاتا لیکن اللہ دنیا جہان کے لوگوں پر بڑا فضل رکھنے والا ہے۔"

﴿اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ (التوبہ:41)

"(مسلمانو!) ہلکے ہو یا بوجھل، (جس حال میں بھی ہو) نکل کھڑے ہو اور اپنی جان و مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔"

شہادت

﴿وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ﴾

(البقرہ:۱۵۴)

"اور جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مرا ہوا نہ کہا کرو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم نہیں سمجھتے۔"

﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ○ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ (آل عمران:239-238)

"اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ہیں انہیں مردہ نہ سمجھو، بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے ہاں سے رزق دیے جاتے ہیں۔ اللہ نے اپنے فضل سے جو انہیں دیا ہے اس پر خوش ہونے والے ہیں اور ان کی طرف سے بھی خوش ہوتے ہیں جو ابھی تک ان کے پیچھے سے ان کے پاس نہیں پہنچے اس لئے کہ نہ ان پر خوف ہے اور نہ وہ غم کھائیں گے۔"

امیر کی اطاعت

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا﴾ (النساء:59)

"اے ایمان والو اللہ کی فرمانبرداری کرو اور رسول کی فرمانبرداری کرو اور ان لوگوں کی جو تم میں سے حاکم ہوں، پھر اگر آپس میں کسی چیز میں جھگڑا کرو تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف

پھیر وا گر تم اللہ اور قیامت کے دن پر یقین رکھتے ہو تو یہی بات اچھی ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت بہتر ہے۔"

تبلیغِ دین

﴿اُدۡعُ اِلٰى سَبِيۡلِ رَبِّكَ بِالۡحِكۡمَةِ وَالۡمَوۡعِظَةِ الۡحَسَنَةِ وَجَادِلۡهُمۡ بِالَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ‌ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ سَبِيۡلِهٖ وَهُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُهۡتَدِيۡنَ﴾

(النحل:125)

"اے پیغمبر! اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت اور اچھی نصیحتوں کے ذریعے سے (لوگوں کو) بلاؤ اور (اگر بحث آن پڑے تو) ان کے ساتھ ایسے طریقے پر بحث کرو جو بہترین ہو۔ تمہارا رب ہی جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹک گیا ہے اور ہدایت پائے ہوؤں کو (بھی) وہی خوب جانتا ہے۔"

﴿وَذَكِّرۡ فَاِنَّ الذِّكۡرٰى تَنۡفَعُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ﴾ (الذاریات:55)

"اور نصیحت کرتے رہیے بیشک ایمان والوں کو نصیحت نفع دیتی ہے۔"

﴿وَلۡتَكُنۡ مِّنۡكُمۡ اُمَّةٌ يَّدۡعُوۡنَ اِلَى الۡخَيۡرِ وَيَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ‌ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ﴾ (آل عمران:104)

"اور چاہیے کہ تم میں سے ایک جماعت ایسی ہو جو نیک کام کی طرف بلاتی رہے اور اچھے کاموں کا حکم کرتی رہے اور برے کاموں سے روکتی رہے اور وہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔"

﴿كُنۡتُمۡ خَيۡرَ اُمَّةٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ تَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَتَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ وَتُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ﴾ (آل عمران:110)

"تم سب امتوں میں سے بہتر ہو جو لوگوں کے لیے بھیجی گئی ہو اچھے کاموں کا حکم کرتے ہو اور برے کاموں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔"

﴿قُلۡ هٰذِهٖ سَبِيۡلِىۡۤ اَدۡعُوۡۤا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيۡرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِىۡ﴾ (یوسف:108)

"(اے پیغمبر! تم ان لوگوں سے) کہہ دو کہ میرا طریق تو یہ ہے کہ (لوگوں کو) اللہ کی طرف بلاتا ہوں بصیرت کے ساتھ، میں بھی اور وہ لوگ بھی جنہوں نے میری پیروی کی ہے۔"

﴿وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ﴾ (النساء:14)

"اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کی (ٹھہرائی ہوئی) حدبندیوں سے باہر نکل جائے گا (تو) اللہ اسے دوزخ میں داخل کرے گا اور وہ اس میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہے گا اور اس کے لئے رسوا کن عذاب ہو گا۔"

خلافت

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۭ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـــًٔا ۭ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾ (النور:55)

"تم میں سے جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل (بھی) کریں ان سے اللہ کا وعدہ ہے کہ ان کو زمین میں خلافت عطا کرے گا جیسے ان سے پہلے (گزرے ہوئے) لوگوں کو عطا کی تھی، اور جس دین کو اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے اس کو ان کے لئے جما کر رہے گا اور ان کی (موجودہ) حالت خوف کو امن سے بدل دے گا (بشرطیکہ) وہ ہماری عبادت کریں اور ہمارے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ اور جو شخص اس (وعدے کے ظہور) کے بعد ناشکری کرے تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں۔"

جنت میں لے جانے والے اعمال

تقویٰ

﴿وَتَزَوَّدُوا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۚ وَاتَّقُوْنِ يٰاُولِى الْاَلْبَابِ﴾ (البقرہ:197)

"اور زادِراہ لے لیا کرو اور بہترین زادِراہ پرہیزگاری ہے اور اے عقلمندو! مجھ سے ڈرو۔"

﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ○ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾ (الطلاق:3)

"اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے نجات کی صورت نکال دیتا ہے۔ اور اسے رزق دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہو۔"

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ (آل عمران:102)

"اے ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہو جیسا اس سے ڈرنا چاہیے اور نہ مرو مگر ایسے حال میں کہ تم مسلمان بن جاؤ۔"

﴿اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (یوسف:90)

"حقیقت یہ ہے کہ جو کوئی تقویٰ (اختیار کرتا ہے) اور صبر سے کام لیتا ہے تو اللہ (ایسے) نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔"

﴿ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ﴾ (الانفال:29)

"اے ایمان والو اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو اللہ تمہیں ایک فیصلہ کی چیز دے گا اور تم سے تمہارے گناہ دور کردے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔"

توبہ

﴿وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا﴾ (الفرقان:71)

"اور جو شخص توبہ کرے اور (اس کے بعد) نیک عمل (بھی) کرے تو وہ حقیقت میں اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔"

﴿وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ﴾ (الشوریٰ:25)

"وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور (ان کی) خطاؤں سے درگزر فرماتا ہے اور جو کچھ تم لوگ کرتے ہو وہ اس کو جانتا ہے۔"

﴿اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ (الفرقان:70)

"مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک کام کیے سو انہیں اللہ برائیوں کی جگہ بھلائیاں بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

﴿فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾ (الزمر:18-17)

"پس (اے پیغمبر!) خوشخبری سنا دو ہمارے ان بندوں کو جو توجہ سے بات کو سنتے ہیں پھر اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں یہی ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت کی ہے اور یہی عقل والے ہیں۔"

پاکیزہ زندگی

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ (النحل:97)

"جو شخص بھی نیک کام کرے گا، خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ ہو وہ مومن، تو (یاد رکھو) ہم ضرور اسے (دنیا میں) پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور (آخرت میں بھی) ایسے لوگوں کو ان کے اچھے اعمال کا اجر ضرور دیں گے۔"

برائی کا بدلہ اچھائی سے

﴿وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ﴾ (حم سجدہ:34)

اور (یاد رکھو کہ) نیکی اور بدی آپس میں کبھی برابر نہیں ہوسکتیں، پس تم برائی کو دفع کیا کرو اس نیکی کے ساتھ جو سب سے اچھی ہو پھر (تم دیکھو گے کہ) وہ شخص کہ تمہارے اور اس کے درمیان سخت دشمنی تھی ایسا ہوجائے گا جیسا کہ کوئی جگری دوست ہو۔

رحمٰن کے مخلص بندوں کی صفات

﴿وَعِبَادُ الرَّحْمَٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا ○ وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا ○ وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ○ إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ○ وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَٰلِكَ قَوَامًا ○ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا﴾ (الفرقان:63-68)

"اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر دبے پاؤں چلتے ہیں اور جب ان سے بے سمجھ لوگ بات کریں تو کہتے ہیں سلام ہے۔ اور جو اپنے رب کے آگے سجود و قیام میں راتیں گزارتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو کہتے ہیں اے ہمارے رب ہم سے دوزخ کا عذاب دور کردے بیشک اس کا عذاب پوری تباہی ہے۔ بے شک وہ برا ٹھکانا اور بری قیام گاہ ہے۔ اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو فضول خرچی نہیں کرتے اور نہ تنگی کرتے ہیں اور ان کا خرچ ان دونوں کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے۔ اور وہ جو اللہ کے سوا کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور اس شخص کو ناحق قتل نہیں کرتے جسے اللہ نے حرام کردیا ہے اور زنا نہیں کرتے اور جس شخص نے یہ کیا وہ گناہ میں جا پڑا۔"

﴿الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ

النَّاسِؕ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ﴾ (آل عمران:134)

”جو خوشی اور تکلیف میں خرچ کرتے ہیں اور غصہ ضبط کرنے والے ہیں اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں، اور اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔“

میانہ روی

﴿وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَلَمْ یَقْتُرُوْا وَکَانَ بَیْنَ ذٰلِکَ قَوَامًا﴾ (الفرقان:68)

”اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ تنگی کرتے ہیں بلکہ ان کا خرچ اس (افراط وتفریط) کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے۔“

خیرات کرنا

﴿مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ سُنْۢبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍؕ وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ﴾ (البقرہ:261)

”ان لوگوں کی مثال جو اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتے ہیں ایسی ہے کہ جیسے کہ ایک دانہ اُگائے سات بالیں ہر بالی میں سو سو دانے اور، اللہ جس کے واسطے چاہے بڑھاتا ہے اور اللہ بڑی وسعت والا جاننے والا ہے۔“

﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِکُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰیۙ کَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَہٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ فَمَثَلُہٗ کَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَیْہِ تُرَابٌ فَاَصَابَہٗ وَابِلٌ فَتَرَکَہٗ صَلْدًاؕ لَا یَقْدِرُوْنَ عَلٰی شَیْءٍ مِّمَّا کَسَبُوْاؕ وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ۔﴾ (البقرہ:264)

”اے ایمان والو اپنے صدقات کو احسان جتلا کر اور تکلیف پہنچا کر اس شخص کی طرح ضائع مت کرو جو اپنا مال لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتا ہے اور اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں

رکھتا۔ چنانچہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک چکنی چٹان پر مٹی جمی ہو، پھر اس پر زور کی بارش پڑے اور اس (مٹی کو بہا کر چٹان) کو چکنی بنا چھوڑے۔ ایسے لوگوں نے جو کمائی کی ہوتی ہے وہ ذرا بھی ان کے ہاتھ نہیں لگتی، اور اللہ (ایسے) کافروں کو ہدایت تک نہیں پہنچاتا۔

جہنم میں لے جانے والے جرائم

نفاق

﴿اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا﴾

(النسآء:145)

"بے شک منافق دوزخ کے سب سے نیچے درجہ میں ہوں گے تو ان کے واسطے کوئی مددگار ہرگز نہ پائے گا۔"

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ﴾ (التوبہ:68)

"اللہ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں کو دوزخ کی آگ کا وعدہ دیا ہے پڑے رہیں گے اس میں، وہی انہیں کافی ہے اور اللہ نے ان پر لعنت کی ہے اور ان کے لیے دائمی عذاب ہے۔"

تکبّر

﴿وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ○ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا﴾ (بنی اسرائیل:38)

"اور زمین میں اکڑ کر نہ چل کہ نہ تو زمین کو پھاڑ سکتا ہے اور نہ لمبائی میں پہاڑوں کو پہنچ سکتا ہے ان سب کاموں کی برائی تیرے رب کے نزدیک (سخت) ناپسند ہے۔"

﴿وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴾ (الاعراف:36)

”اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے تکبر کیا وہی دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔“

﴿اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ﴾ (الزمر:60)

”کیا دوزخ میں تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ نہیں ہے؟“

﴿فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ﴾ (الاحقاف:20)

”پس آج تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا بدلے اس کے جو تم زمین میں ناحق اکڑا کرتے تھے اور بدلے اس کے جو تم نافرمانی کیا کرتے تھے۔“

سود کھانا

﴿اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْۤا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ وَاَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴾ (البقرہ:275)

”جو لوگ سود کھاتے ہیں قیامت کے دن وہ نہیں اٹھیں گے مگر جس طرح کہ وہ شخص اٹھتا ہے جس کے حواس جن نے لپٹ کر کھو دیئے ہیں، یہ حالت ان کی اس لیے ہوگی کہ انہوں نے کہا تھا کہ سوداگری بھی تو ایسی ہی ہے جیسے سود لینا، حالانکہ اللہ نے سوداگری کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے، پھر جسے اپنے رب کی طرف سے نصیحت پہنچی اور وہ باز آ گیا تو جو پہلے لے چکا ہے وہ اسی کا رہا اور اس کا معاملہ اللہ کے حوالہ ہے اور جو کوئی پھر سود لے وہی لوگ دوزخ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔“

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوۤا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْۤ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ﴾ (آل عمران:131-130)

"اے ایمان والوسود دونے پر دونا نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو تا کہ تمہارا چھٹکارا ہو۔ اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔"

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۖ وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ ۖ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ﴾ (البقرۃ:278-279)

"اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے وہ چھوڑ دو اگر تم سچ مچ ایمان والے ہو۔ اور اگر ایسا نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے لڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ، ہاں اگر توبہ کر لو تو تمہارا اصل مال تمہارا ہی ہے، نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔"

ناجائز طریقے سے مال کھانا

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا﴾ (النساء:10)

یقین رکھو کہ جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں، وہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں، اور انہیں جلد ہی ایک دہکتی آگ میں داخل ہونا ہوگا۔

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا﴾ (النساء:29-30)

"اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ مگر یہ کہ آپس کی خوشی سے تجارت ہو اور جو شخص تعدّی اور ظلم سے یہ کام کرے گا تو ہم اسے آگ میں ڈالیں گے اور یہ اللہ پر آسان ہے"

شراب اور جوا

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ

عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ﴾ (المائدہ:90،91)

”اے ایمان والو شراب اور جوا اور بت اور فال کے تیر سب شیطان کے گندے کام ہیں سو ان سے بچتے رہو تا کہ تم نجات پاؤ۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تم میں دشمنی اور بغض ڈال دے اور تمہیں اللہ کی یاد سے اور نماز سے روک دے سو اب بھی باز آجاؤ۔“

ناپ تول میں کمی

﴿وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ○ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ○ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ﴾ (المطففین:4-3-2-1)

”کم تولنے والوں کے لیے تباہی ہے۔ (جن کا یہ حال ہے کہ) جب لوگوں سے ناپ کر لیں تو پورا پورا لیں۔ اور جب ان کو ناپ کر یا تول کر دیں تو گھٹا کر دیں۔ کیا وہ خیال نہیں کرتے کہ وہ (زندہ کر کے دوبارہ) اٹھائے جائیں گے؟“۔

جھوٹ بولنا

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ﴾ (الزمر:3)

”اللہ یقیناً ایسے شخص کو ہدایت نہیں دیا کرتا جو جھوٹا (اور) ناشکرا ہو۔“

﴿ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ﴾ (آل عمران:61)

”پھر سب التجا کریں اور اللہ کی لعنت ڈالیں ان پر جو جھوٹے ہوں۔“

تہمت لگانا

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۪ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ﴾ (النور:23)

"جولوگ پاک دامنوں بے خبر ایمان والیوں پر تہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔"

﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا﴾ (الاحزاب:58)

"اور جولوگ مومن مردوں اور عورتوں کو بغیر اس کے کہ انہوں نے کچھ (قصور) کیا ہو (ناحق کی تہمت لگا کر) اذیت دیتے ہیں تو یہ لوگ بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ (اپنی گردن پر) لیتے ہیں۔"

اللہ کے محبوب بندے

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (ال عمران:31)

"کہہ دیجئے! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔"

﴿وَاَحْسِنُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (البقرہ:195)

"اور نیکی کرو، بیشک اللہ نیکی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾ (البقرہ:222)

"بیشک اللہ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور بہت پاک رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔"

﴿وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ﴾ (آل عمران:146)

اور اللہ (مصیبت میں) صبر کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ﴾ (التوبہ:4)

"بیشک اللہ پرہیزگاروں کو پسند کرتا ہے"

﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ﴾ (آل عمران:159)

بیشک اللہ توکل کرنے والے لوگوں کو پسند کرتا ہے۔

﴿وَاِنۡ حَكَمۡتَ فَاحۡكُمۡ بَيۡنَهُمۡ بِالۡقِسۡطِ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُقۡسِطِيۡنَ﴾ (المائدہ:42)

"اور اگر فیصلہ کرو تو ان میں (ٹھیک ٹھیک) انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔ بلاشبہ اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے"

﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيۡنَ يُقَاتِلُوۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمۡ بُنۡيَانٌ مَّرۡصُوۡصٌ﴾
(الصف:4)

"اللہ تو ان لوگوں کو محبوب رکھتا ہے جو اس کی راہ میں صف بستہ ہو کر (اس طرح) لڑتے ہیں گویا وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔"

اللہ تعالیٰ کے ناپسندیدہ لوگ

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الۡمُعۡتَدِيۡنَ﴾ (البقرہ:190)

"بیشک اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

﴿وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيۡمٍ﴾ (البقرہ:276)

اور اللہ کسی ناشکرے بدعمل انسان کو پسند نہیں کرتا۔

﴿فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الۡكٰفِرِيۡنَ﴾ (آل عمران:32)

"اللہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔"

﴿وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيۡنَ﴾ (آل عمران:57)

"اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔"

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنۡ كَانَ مُخۡتَالًا فَخُوۡرَا﴾ (النساء:36)

"بیشک اللہ اترانے والے بڑائی کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔"

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنۡ كَانَ خَوَّانًا اَثِيۡمًا﴾ (النساء:107)

"بیشک اللہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو خیانت کار اور معصیت پیشہ ہوں۔"

﴿وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الۡمُفۡسِدِيۡنَ﴾ (المائدہ:64)

”اور اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔“

﴿اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ﴾ (الانعام:141)

”بیشک اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔“

﴿اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ﴾ (النحل:23)

”بیشک اللہ غرور کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔“

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ﴾ (الحج:38)

”(بیشک) کہ اللہ کسی دغاباز ناشگرے کو پسند نہیں کرتا۔“

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ﴾ (القصص:76)

”بیشک اللہ اِترانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔“

حسنِ معاشرت

والدین سے حسنِ سلوک

﴿وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا﴾ (البقرہ:83)

”اور ماں باپ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں سے اچھا سلوک کرنا اور لوگوں سے اچھی بات کہنا۔“

﴿وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا﴾ (بنی اسرائیل:23)

”اور تمہارے پروردگار نے یہ حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر والدین میں سے کوئی ایک یا دونوں تمہارے پاس بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اف تک نہ کہو، اور نہ انہیں جھڑکو۔ بلکہ ان سے عزت کے ساتھ بات کیا کرو۔ اور ان کے ساتھ محبت کا برتاؤ کرتے ہوئے ان کے سامنے اپنے آپ کو انکساری سے جھکاؤ، اور یہ دعا کرو کہ: یارب! جس طرح انہوں نے میرے بچپن میں مجھے پالا ہے، آپ بھی ان کے ساتھ رحمت کا معاملہ کیجیے۔“

﴿وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ؕ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ (العنکبوت:8)

”اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اور اگر وہ تجھے اس بات پر مجبور کریں کہ تو میرے ساتھ اسے شریک بنائے جسے تو جانتا بھی نہیں تو ان کا کہنا نہ مان تم سب نے لوٹ کر میرے ہاں ہی آنا ہے تب میں تمہیں بتا دوں گا جو کچھ تم کرتے تھے۔“

صلہ رحمی

﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ﴾ (النساء:1)

’’اور اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنے حقوق مانگتے ہو اور رشتہ داریوں (کی حق تلفی) سے ڈرو۔‘‘

ایک دوسرے سے تعاون

﴿وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی﴾ (المائدہ:2)

’’(تمہارا دستور العمل تو یہ ہونا چاہیے کہ) نیکی اور پرہیزگاری (کے کاموں) میں ایک دوسرے سے تعاون کرو۔‘‘

عدم تعاون

﴿وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ (المائدہ:2)

’’اور گناہ اور زیادتی (کے کاموں) میں تعاون نہ کرو۔‘‘

بات کرنے کا طریقہ

﴿وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ﴾ (لقمان:19)

’’اور اپنی آواز پست رکھ (کیونکہ) سب آوازوں میں بری سے بری (آواز) گدھوں کی آواز ہے۔‘‘

پردہ

﴿وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰی جُیُوْبِهِنَّ ۠ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِیْنَ غَیْرِ

أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ ﴾ (النور:31)

"اور اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رکھیں اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر اپنے خاوندوں پر یا اپنے باپ یا خاوند کے باپ یا اپنے بھائیوں یا بھتیجوں یا بھانجوں پر یا اپنی عورتوں پر یا اپنے غلاموں پر یا ان خدمت گاروں پر جنہیں عورت کی حاجت نہیں یا ان لڑکوں پر جو عورتوں کی پردہ کی چیزوں سے واقف نہیں اور اپنے پاؤں زمین پر زور سے نہ ماریں کہ ان کا مخفی زیور معلوم ہو جائے۔"

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ﴾ (الاحزاب:59)

"اے نبی! اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے مونہوں پر نقاب ڈالا کریں یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ پہچانی جائیں پھر نہ ستائی جائیں۔"

حیاء اور پاکدامنی

﴿قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ﴾ (النور:30)

"اور (اے پیغمبر) مومن مردوں سے کہو کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے حق میں زیادہ پاکیزہ ہے۔ یقیناً جو وہ کام کرتے ہیں اللہ خبردار ہے۔"

﴿وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ﴾ (النور:31)

"اور (اے پیغمبر) مومن عورتوں سے کہو کہ (وہ بھی) اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔"

داخل ہونے سے پہلے اجازت

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِیَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِیْنَ مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ وَ الَّذِیْنَ لَمْ یَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَ حِیْنَ تَضَعُوْنَ ثِیَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِیْرَةِ وَ مِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ۫ؕ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْؕ لَیْسَ عَلَیْكُمْ وَ لَا عَلَیْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَیْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ وَ اِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْیَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾ (النور:59،58)

”اے ایمان والو! جو غلام لونڈیاں تمہاری ملکیت میں ہیں اور تم میں سے جو بچے ابھی بلوغت تک نہیں پہنچے ان کو چاہیے کہ وہ تین اوقات میں (تمہارے پاس آنے کے لیے) تم سے اجازت لیا کریں۔ نماز فجر سے پہلے، اور جب تم دوپہر کے وقت اپنے کپڑے اتار کر رکھا کرتے ہو، اور نماز عشاء کے بعد یہ تین وقت تمہارے پردے کے اوقات ہیں۔ ان اوقات کے علاوہ نہ تم پر کوئی تنگی ہے، نہ ان پر۔ ان کا بھی تمہارے پاس آنا جانا لگا رہتا ہے، تمہارا بھی ایک دوسرے کے پاس۔ اللہ اسی طرح آیتوں کو تمہارے سامنے کھول کھول کر بیان کرتا ہے، اور اللہ علم کا بھی مالک ہے، حکمت کا بھی مالک۔ اور جب تمہارے بچے بلوغت کو پہنچ جائیں، تو وہ بھی اسی طرح اجازت لیا کریں جیسے ان سے پہلے بالغ ہونے والے اجازت لیتے رہے ہیں۔ اللہ اسی طرح اپنی آیتیں کھول کھول کر تمہارے سامنے بیان کرتا ہے، اور اللہ علم کا بھی مالک ہے، حکمت کا بھی مالک۔“

مشورہ

﴿وَ اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَیْنَهُمْ﴾ (الشوریٰ:۳۸)

”اور ان (ایمان والوں) کا کام باہمی مشورے سے ہوتا ہے۔“

﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۖ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ﴾

(آل عمران:159)

”اور دین کے کام میں ان کو بھی شریک مشورہ رکھو، پھر جب تمہارا عزم کسی رائے پر مستحکم ہو جائے تو اللہ پر بھروسہ کرو، اللہ کو وہ لوگ پسند ہیں جو اُسی کے بھروسے پر کام کرتے ہیں۔“

سفارش کا حکم

﴿مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا ۖ وَمَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِنْهَا﴾ (النساء:85)

”جو شخص اچھی (بات کی) سفارش کرے گا (آخرت میں) اس (نیک کام کے اجر میں) سے اس کو بھی حصہ ملے گا اور جو بری (بات کی) سفارش کرے گا اس (کے وبال) میں وہ بھی شریک ہوگا۔“

قول وقرار اور پابندی عہد

﴿الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَلَا يَنْقُضُونَ الْمِيثَاقَ﴾ (الرعد:20)

”(عقلمند) وہ لوگ ہیں جو اللہ کے عہد کو پورا کرتے ہیں اور اس عہد کو نہیں توڑتے۔“

وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ ۖ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا ○ (الاسراء:34)

”اور عہد کو پورا کرو بیشک عہد کی (قیامت میں) باز پرس ہوگی۔“

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ ۚ﴾ (المائدہ:1)

”اے ایمان والو! اپنے عہدوں کو پورا کرو۔“

نکاح

﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ ۖ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۚ

ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ﴾ (النساء:3)

"اور اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ تم یتیموں کے بارے میں انصاف سے کام نہیں لے سکو گے تو (ان سے نکاح کرنے کے بجائے) دوسری عورتوں میں سے کسی سے نکاح کرلو جو تمہیں پسند آئیں دو دو سے، تین تین سے، اور چار چار سے، ہاں! اگر تمہیں یہ خطرہ ہو کہ تم (ان بیویوں) کے درمیان انصاف نہ کرسکو گے تو پھر ایک ہی بیوی پر اکتفا کرو، یا ان کنیزوں پر جو تمہاری ملکیت میں ہیں۔ اس طریقے میں اس بات کا زیادہ امکان ہے کہ تم بے انصافی میں مبتلا نہیں ہوگے۔"

﴿وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ○ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ۫ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ۫ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴾ (النساء:23-22)

"اور جن عورتوں سے تمہارے باپ دادا (کسی وقت) نکاح کر چکے ہوں، تم انہیں نکاح میں نہ لاؤ، البتہ پہلے جو کچھ ہو چکا وہ ہو چکا۔ یہ بڑی بے حیائی ہے، گھناؤنا عمل ہے، اور بے راہ روی کی بات ہے۔ تم پر حرام کردی گئی ہیں تمہاری مائیں، تمہاری بیٹیاں، تمہاری بہنیں، تمہاری پھوپھیاں، تمہاری خالائیں، اور بھتیجیاں اور بھانجیاں، اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے، اور تمہاری دودھ شریک بہنیں، اور تمہاری بیویوں کی مائیں، اور تمہارے زیر پرورش تمہاری سوتیلی بیٹیاں جو تمہاری ان بیویوں (کے پیٹ) سے ہوں جن کے ساتھ تم نے خلوت کی ہو۔ ہاں اگر تم نے ان کے ساتھ خلوت نہ کی ہو (اور انہیں طلاق دے دی ہو یا ان کا انتقال ہو گیا ہو) تو تم پر (ان کی لڑکیوں سے نکاح کرنے میں) کوئی گناہ نہیں ہے نیز تمہارے صلبی بیٹوں کی بیویاں بھی تم پر حرام ہیں، اور یہ بات بھی حرام ہے کہ تم دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں جمع کرو، البتہ

جو کچھ پہلے ہو چکا وہ ہو چکا۔ بیشک اللہ بہت معاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے۔“

نافرمان بیوی کے لیے حکمت عملی

﴿وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْهِنَّ سَبِیْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیًّا كَبِیْرًا﴾ (النساء:34)

”اور جن عورتوں سے تمہیں سرکشی کا خطرہ ہو تو انہیں سمجھاؤ اور سونے میں جدا کر دو اور مارو پھر اگر تمہارا کہا مان جائیں تو ان پر (الزام لگانے کے) بہانے مت تلاش کرو بیشک اللہ سب سے اوپر بڑا ہے۔“

آخری حربہ (طلاق)

﴿یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُیُوْتِهِنَّ وَلَا یَخْرُجْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِیْ لَعَلَّ اللّٰهَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ○ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِیْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ﴾ (الطلاق:2-1)

”اے نبی! (مسلمانوں سے کہہ دیں کہ) جب تم عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے موقع پر طلاق دو، اور عدت گنتے رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو جو تمہارا رب ہے۔ نہ تم ہی ان کو ان کے گھروں سے نکالو اور نہ وہ خود ہی نکلیں، مگر جب کھلم کھلا کوئی بے حیائی کا کام کریں اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ کی حدوں سے بڑھا تو اس نے اپنے نفس پر ظلم کیا۔ آپ کو کیا معلوم کہ شاید اللہ اس کے بعد اور کوئی نئی بات پیدا کر دے۔ پس جب وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو انہیں دستور سے رکھ لو یا انہیں دستور سے چھوڑ دو اور دو معتبر آدمی اپنے میں سے گواہ کر لو اور اللہ کے لیے گواہی پوری دو۔“

لعان کا بیان

﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۔ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ○ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ○ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ﴾ (النور:6)

"اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگائیں اور خود اپنے سوا ان کے پاس کوئی اور گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی شخص کو جو گواہی دینی ہوگی وہ یہ ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر یہ بیان دے کہ وہ (بیوی پر لگائے ہوئے الزام میں) یقیناً سچا ہے۔ اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ: اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔ اور عورت سے (زنا کی) سزا دور کرنے کا راستہ یہ ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر یہ گواہی دے کہ اس کا شوہر (اس الزام میں) جھوٹا ہے۔ اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ: اگر وہ سچا ہو تو مجھ پر اللہ کا غضب نازل ہو۔"

حرام شدہ چیزیں

﴿اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (البقرہ:173)

"اس نے تم پر مردار (جانور) اور خون اور سؤر کا گوشت حرام کیا ہے اور (نیز) وہ (جانور) جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ لیکن جو شخص (بھوک سے) بے قرار ہو جائے (جب کہ وہ) حکم عدولی کرنے والا اور حد (ضرورت) سے تجاوز کرنے والا (بھی) نہ ہو تو اس پر (ان چیزوں میں سے کھا لینے کا) کچھ گناہ نہیں۔ بیشک اللہ بخشنے والا ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔"

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا

ذَكَّيْتُمْ ۟ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ؕ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ؕ﴾

(المائدہ:3)

”تم پر مردار اور لہو اور سؤر کا گوشت حرام کیا گیا ہے اور وہ جانور جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے جو گلا گھوٹ کر یا چوٹ سے یا بلندی سے گر کر یا سینگ مارنے سے مر گیا ہو اور وہ جسے کسی درندے نے پھاڑ ڈالا ہو مگر جسے تم نے ذبح کر لیا ہو اور وہ جو کسی تھان پر ذبح کیا جائے اور یہ کہ جوئے کے تیروں سے تقسیم کرو یہ سب گناہ ہیں۔“

﴿قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾ (الانعام:115)

”(اے پیغمبر! ان لوگوں سے) کہو کہ آؤ میں تمہیں (کلام الٰہی میں سے) پڑھ کر سناؤں جو کچھ تمہارے رب نے تم پر حرام کر دیا ہے، وہ یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ حسن سلوک (کرتے رہو)، اور مفلسی (کی وجہ) سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو (کیونکہ) ہم (ہی) تم کو (بھی) رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی (دیں گے) اور بے حیائی کی باتوں کے پاس بھی نہ پھٹکنا (خواہ) وہ علانیہ ہوں یا پوشیدہ، اور نہ کسی جان کو قتل کرنا جسے اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے مگر حق (شرعی) کی بنا پر۔ یہ ہیں وہ باتیں جن کا حکم اللہ نے تمہیں دیا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو۔“

لڑائی جھگڑے کے اسباب

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۞ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۚ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ

اِثۡمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوۡا وَلَا یَغۡتَبۡ بَّعۡضُكُمۡ بَعۡضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمۡ اَنۡ یَّاۡكُلَ لَحۡمَ اَخِیۡهِ مَیۡتًا فَكَرِهۡتُمُوۡهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیۡمٌ ﴾ (الحجرات:11،12)

"اے ایمان والو! نہ تو مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں، ہوسکتا ہے کہ وہ (جن کا مذاق اڑا رہے ہیں) خود ان سے بہتر ہوں، اور نہ دوسری عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں، ہوسکتا ہے کہ وہ (جن کا مذاق اڑا رہی ہیں) خود ان سے بہتر ہوں۔ اور تم ایک دوسرے کو طعنہ نہ دیا کرو، اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے پکارو۔ ایمان لانے کے بعد گناہ کا نام لگنا بہت بری بات ہے۔ اور جو لوگ ان باتوں سے باز نہ آئیں تو وہ ظالم لوگ ہیں۔ اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچو، بعض گمان گناہ ہوتے ہیں، اور کسی کی ٹوہ میں نہ لگو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرے گا کہ وہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟ اس سے تو خود تم نفرت کرتے ہو، اور اللہ سے ڈرو، بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا، بہت مہربان ہے۔"

﴿وَلَا تَقۡفُ مَا لَیۡسَ لَكَ بِهٖ عِلۡمٌ ؕ اِنَّ السَّمۡعَ وَالۡبَصَرَ وَالۡفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنۡهُ مَسۡـُٔوۡلًا ﴾ (بنی اسرائیل:36)

"اور جس بات کا تمہیں یقین نہ ہو، (اسے سچ سمجھ کر) اس کے پیچھے مت پڑو۔ یقین رکھو کہ کان، آنکھ اور دل سب کے بارے میں (تم سے) سوال ہوگا۔"

چغل خوری

﴿وَلَا تُطِعۡ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِیۡنٍ ۝ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِیۡمٍ ﴾ (القلم:11-10)

"اور کسی بھی ایسے شخص کی باتوں میں نہ آنا جو بہت قسمیں کھانے والا، بے وقعت شخص ہے۔ طعنے دینے کا عادی ہے، چغلیاں لگاتا پھرتا ہے۔"

﴿وَیۡلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِۣ ﴾ (سورۃ الھمزۃ:1)

”بڑی خرابی ہے اس شخص کی جو پیٹھ پیچھے دوسروں پر عیب لگانے والا (اور) منہ پر طعنے دینے کا عادی ہو۔“

ظلم کی سزا

﴿وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ○ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ۭ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ (الشوریٰ:42-41-40)

”اور برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے پس جس نے معاف کر دیا اور صلح کر لی تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے بیشک وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ اور جو کوئی اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد (برابر کا) بدلہ لے لے تو ایسے لوگوں پر کوئی الزام نہیں۔ الزام تو ان پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ملک میں ناحق سرکشی کرتے ہیں یہی ہیں جن کے لیے دردناک عذاب ہے۔“

﴿وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْۗءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ﴾ (الزمر:۴۷)

”اور اگر ظالموں کے پاس جو کچھ زمین میں ہے سب ہو اور اسی قدر اس کے ساتھ اور بھی ہو تو قیامت کے بڑے عذاب کے معاوضہ میں دے کر چھوٹنا چاہیں گے اور اللہ کی طرف سے انہیں وہ پیش آئے گا کہ جس کا انہیں گمان بھی نہ تھا۔“

بدعہدی کی سزا

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَـمَنًا قَلِيْلًا اُولٰۗىِٕكَ لَا خَلَاقَ لَھُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُھُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۠ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ (آل عمران:77)

”بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے حقیر معاوضہ لیتے ہیں آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں اور ان سے اللہ کلام نہیں کرے گا اور قیامت کے دن ان کی طرف نہ دیکھے گا اور انہیں پاک بھی نہ کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔“

چوری اور اس کی حد

﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾ (المائدہ:۳۸)

”(مسلمانو!) چوری کرنے والا اور چوری کرنے والی دونوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو۔ یہ ان کے کرتوتوں کا بدلہ ہے اور اللہ کی طرف سے عبرت انگیز سزا، اور اللہ زبردست (اور) حکمت والا ہے۔“

قسم اور اس کا کفارہ

﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۭ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ (المائدہ:89)

”خدا تمہاری بے ارادہ قسموں پر تم سے مؤاخذہ نہ کرے گا۔ لیکن پختہ قسموں پر مؤاخذہ کرے گا۔ تو اس کا کفارہ دس محتاجوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے اہل وعیال کو کھلاتے ہو۔ یا ان کو کپڑے دینا یا ایک غلام آزاد کرنا۔ اور جس کو یہ میسر نہ ہو وہ تین روزے رکھے۔ یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے۔ جب تم قسم کھالو (اور اسے توڑ دو) اور (تم کو) چاہیے کہ اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اس طرح خدا تمہارے (سمجھانے کے) لئے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم شکر کرو۔“

زنا اور اس کی حد

﴿اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۡ وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ﴾ (النور:3،2)

”زانیہ عورت اور زانی مرد، (دونوں کے لئے حکم یہ ہے کہ) ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو اور تمہیں اللہ کے دین (کے معاملے) میں ان (کے حال) پر ترس (ذرا بھی) دامن گیر نہ ہو اگر تم اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔ اور ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت موجود رہے۔ بدکار مرد سوائے بدکار عورت یا مشرکہ کے نکاح نہیں کرے گا اور بدکار عورت سے سوائے بدکار مرد یا مشرک کے اور کوئی نکاح نہیں کرے گا۔“

گواہی دینا

﴿وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۭ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ﴾ (البقرہ:283)

”اور گواہی کو نہ چھپاؤ اور جو شخص اسے چھپائے گا تو بیشک اس کا دل گنا ہگار ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ خوب جانتا ہے۔“

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۣ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا﴾ (النساء:135)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو، مضبوطی کے ساتھ انصاف پر قائم رہو اور اللہ کی خوشنودی کیلئے گواہی دو اگرچہ (یہ گواہی) تمہیں خود اپنے خلاف یا اپنے ماں باپ اور رشتے داروں کے

خلاف بھی دینی پڑے۔ اگر (ان میں) کوئی مال دار یا مفلس ہے تو اللہ (تم سے) زیادہ ان کا خیر خواہ ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ (اپنی) خواہش نفس کی پیروی میں انصاف سے باز رہو اور اگر تم (گواہی دیتے ہوئے) بات کو گھما پھرا کر کہو گے یا گواہی دینے سے پہلو تہی کرو گے تو (یاد رکھو!) جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔"

پاکدامن عورت پر تہمت لگانے کی سزا

﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾ (النور:4)

"اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں اور پھر چار گواہ نہیں لاتے تو انہیں اسّی درے مارو اور کبھی ان کی گواہی قبول نہ کرو اور وہی لوگ نافرمان ہیں۔"

غلطی سے قتل کرنے کا حکم

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۚ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۭ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۡ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا﴾ (النساء:92)

"اور مسلمانوں کا یہ کام نہیں کہ کسی مسلمان کو قتل کرے مگر غلطی سے (یعنی غلطی سے ہو جائے تو الگ بات ہے) اور جو مسلمان کو غلطی سے قتل کرے (اس کا کفارہ یہ ہے) تو ایک مسلمان کی گردن آزاد کرے اور مقتول کے وارثوں کو خون بہا دے مگر یہ کہ وہ خون بہا معاف کر دیں پھر اگر وہ مسلمان مقتول کسی ایسی قوم میں تھا جس سے تمہاری دشمنی ہے تو ایک مومن غلام آزاد کرنا ہے اور اگر وہ مقتول مسلمان کسی ایسی قوم میں سے تھا جس سے تمہارا معاہدہ ہے تو اس کے وارثوں کو خون

بہا دیا جائے گا اور ایک مومن غلام کو آزاد کرنا ہوگا پھر جو غلام نہ پائے وہ پے در پے دو مہینے کے روزے رکھے اللہ سے گناہ بخشوانے کے لیے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔"

جان بوجھ کر قتل کرنا

﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا﴾ (النساء:93)

"اور جو کوئی کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر ڈالے تو اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اللہ نے اس کے لئے بڑا (سخت) عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

قصاص کا قانون

﴿وَ كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ (المائدہ:45)

"اور ہم نے ان پر اس (تورات) میں بھی یہ حکم لکھ دیا تھا کہ جان (لی جائے) بدلے میں جان کے، آنکھ بدلے آنکھ کے ناک بدلے ناک کے، کان بدلے کان کے، دانت بدلے دانت کے، اور زخموں میں بھی قصاص ہے، پھر جو کوئی صدقہ کر دے اس (حق قصاص) کا، تو وہ کفارہ ہو جائے گا اس کے لیے، اور جو لوگ فیصلہ نہیں کرتے اس (حکم و قانون) کے مطابق، جس کو اللہ نے اتارا ہے وہ ظالم ہیں۔"

میراث کے قوانین

﴿يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ۗ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ؕ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ

وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗۤ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ؕ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴾ (النساء:11)

”اللہ تمہاری اولاد کے بارے میں تم کو حکم دیتا ہے کہ: مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے۔ اور اگر (صرف) عورتیں ہی ہوں، دو یا دو سے زیادہ، تو مرنے والے نے جو کچھ چھوڑا ہو، انہیں اس کا دو تہائی حصہ ملے گا۔ اور اگر صرف ایک عورت ہو تو اسے (ترکے کا) آدھا حصہ ملے گا۔ اور مرنے والے کے والدین میں سے ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ ملے گا، بشرطیکہ مرنے والے کی کوئی اولاد ہو، اور اگر اس کی کوئی اولاد نہ ہو اور اس کے والدین ہی اس کے وارث ہوں تو اس کی ماں تہائی حصے کی حق دار ہے۔ ہاں اگر اس کے کئی بھائی ہوں تو اس کی ماں کو چھٹا حصہ دیا جائے گا (اور یہ ساری تقسیم) اس وصیت پر عمل کرنے کے بعد ہوگی جو مرنے والے نے کی ہو، یا اگر اس کے ذمے کوئی قرض ہے تو اس کی ادائیگی کے بعد تمہیں اس بات کا ٹھیک ٹھیک علم نہیں ہے کہ تمہارے باپ بیٹوں میں سے کون فائدہ پہنچانے کے لحاظ سے تم سے زیادہ قریب ہے؟ یہ تو اللہ کے مقرر کیے ہوئے حصے ہیں، یقین رکھو کہ اللہ علم کا بھی مالک ہے، حکمت کا بھی مالک۔“

حصہ دوم

منتخب احادیث

تربیتی نصاب

ایمان

﴿عَنۡ أَبِي هُرَيۡرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم الۡإِيمَانُ بِضۡعٌ وَّسَبۡعُونَ شُعۡبَةً فَأَفۡضَلُهَا قَوۡلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَدۡنَاهَا إِمَاطَةُ الۡأَذٰى عَنِ الطَّرِيقِ وَالۡحَيَاءُ شُعۡبَةٌ مِّنَ الۡإِيمَانِ﴾ (مسلم: جلد اول/156)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں۔ ان میں سب سے افضل شاخ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا ہے اور ادنیٰ شاخ تکلیف دینے والی چیزوں کا راستہ سے ہٹانا ہے اور حیا ایمان کی ایک (اہم) شاخ ہے۔

﴿عَنِ الۡعَبَّاسِ بۡنِ عَبۡدِ الۡمُطَّلِبِ رضی اللہ عنہ أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ ذَاقَ طَعۡمَ الۡإِيمَانِ مَنۡ رَّضِيَ بِاللهِ رَبًّا وَّبِالۡإِسۡلَامِ دِينًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا﴾

(مسلم: جلد اول/154)

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: ایمان کا مزہ اس نے چکھا (اور ایمان کی لذت اسے ملی) جو اللہ تعالیٰ کو رب اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول ماننے پر راضی ہو جائے۔

﴿عَنۡ أَنَسِ بۡنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنۡهُ عَنِ النَّبِيِّ رسول الله صلى الله عليه وسلم قَالَ ثَلَاثٌ مَّنۡ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الۡإِيمَانِ أَنۡ يَّكُونَ اللهُ وَرَسُولُهٗ أَحَبَّ إِلَيۡهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنۡ يُّحِبَّ الۡمَرۡءَ لَا يُحِبُّهٗ إِلَّا لِلّٰهِ وَأَنۡ يَّكۡرَهَ أَنۡ يَّعُودَ فِي الۡكُفۡرِ كَمَا يَكۡرَهُ أَنۡ يُّقۡذَفَ فِي النَّارِ﴾ (بخاری: جلد اول/15)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کی حلاوت اسی کو نصیب ہوگی جس میں تین باتیں پائی جائیں گی۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول کی محبت اس کے دل میں سب سے زیادہ ہو، دوسرے یہ کہ جس شخص سے بھی محبت ہو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہو۔ تیسرے یہ کہ ایمان کے بعد کفر کی طرف پلٹنے سے اس کو اتنی نفرت اور ایسی اذیت ہو جیسے کہ آگ میں ڈالے جانے سے ہوتی ہے۔

مسلمان بھائی کو کافر کہنا

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ رَسُولَ الله ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهِ أَحَدُهُمَا﴾ (بخاری: جلد سوم: 1056)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنے بھائی کو یا کافر (اے کافر) کہہ کر پکارے تو ان میں سے ایک اس کا (کافر ہونے کا) مستحق ہو گیا۔

شرک

﴿عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ الله ﷺ يَقُولُ مَنْ لَقِيَ اللهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَقِيَهُ يُشْرِكُ بِهِ دَخَلَ النَّارَ﴾

(صحیح مسلم: جلد اول: حدیث نمبر 271)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے اللہ کے ساتھ اس حال میں ملاقات کی کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے اللہ کے ساتھ اس حال میں ملاقات کی کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا تھا تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ مَعِي غَيْرِي تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ﴾

(صحیح مسلم: جلد سوم: 2974)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ فرماتا ہے کہ میں شرک کرنے والوں کے شرک سے بے پرواہوں جو آدمی میرے لئے کوئی ایسا کام کرے کہ جس میں میرے علاوہ کوئی میرا شریک ہو تو میں اسے اور اس کے شرک کو چھوڑ دیتا ہوں۔

﴿عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتٰى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ﴾

(صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر:1324)

بعض ازواج مطہرات سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی نجومی کے پاس جا کر اس سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا تو اس کی چالیس رات (یعنی دنوں) کی نمازیں قبول نہیں کی جاتیں۔

غیر اللہ کو سجدہ کرنا

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

﴿ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَّسْجُدَ لِأَحَدٍ وَلَوْ كَانَ أَحَدٌ يَنْبَغِي أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا ﴾ (صحیح ابن حبان، شاملة:4162)

کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے کو سجدہ کرے، اور اگر کسی دوسرے کو سجدہ کرنے کی اجازت ہوتی تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

بدعت

﴿ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ ﴾ (بخاری: جلد اول: 2584)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ہمارے دین میں کوئی ایسی نئی بات نکالی جو دین میں سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔

وضو

﴿ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهٖ ﴾ (صحیح مسلم: جلد اول: 578)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اچھی طرح پورا پورا وضو کیا تو اس کے تمام بدن کے گناہ جھڑ جاتے ہیں یہاں تک کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں۔

نماز

﴿ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلَاةِ ﴾ (مسلم:1/247)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ انسان اور اس کے کفر وشرک کے درمیان نظر آنے والا فرق نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔

﴿ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ ﴾ (صحیح بخاری: جلد اول: 437)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک پر فرشتے دعا کیا کرتے ہیں، جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ میں (بیٹھا) رہے، جہاں اس نے نماز پڑھی تاوقتیکہ بے وضو نہ ہو، فرشتے کہتے ہیں کہ اے اللہ اسے بخش دے، اے اللہ اس پر رحم فرما۔

نمازِ جمعہ اور پانچ فرض نمازیں

﴿ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمْعَةُ إِلَى الْجُمْعَةِ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ ﴾ (مسلم: جلد اول: 552)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

پنجگانہ نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک گناہوں کا کفارہ ہیں جو ان کے درمیان سرزد ہو جائیں۔ جب تک آدمی کبیرہ گناہ سے اجتناب کرتا رہے۔

﴿عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ كَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ﴾ (بخاری:530/1)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کی نماز عصر جاتی رہی، ایسا ہے کہ گویا اس کے اہل و مال ضائع ہو گئے۔

﴿عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ﴾ (صحیح مسلم، جلد اول 1486)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس آدمی نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی تو گویا اس نے آدھی رات قیام کیا اور جس آدمی نے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی تو گویا کہ اس نے ساری رات قیام کیا۔

نمازِ اشراق

﴿عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ﴾ (جامع ترمذی: جلد اول/571)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے کے بعد بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ سورج نکل آئے پھر دو رکعتیں پڑھے اس کے لئے ایک حج اور عمرے کا ثواب ہے۔

نمازِ جنازہ

﴿عن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلِّيَ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَ حَتّٰى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ ﴾

(صحیح بخاری: جلد اول: 1266)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو آدمی جنازہ میں حاضر ہوا یہاں تک کہ نماز جنازہ ادا کی تو اس کے لئے ایک قیراط ثواب ہے اور جو اس کے دفن تک موجود رہا اس کے لئے دو قیراط ثواب ہے۔ عرض کیا گیا دو قیراط کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: دو بڑے پہاڑوں کے مانند۔

زکوٰۃ

﴿ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسَةٍ عَلٰى أَنْ يُوَحَّدَ اللّٰهُ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ ﴾ (صحیح مسلم/جلد اول: 114)

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار، پابندی سے نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور حج کرنا۔

﴿ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ ﴾

(صحیح بخاری/جلد اول: 1343)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے زکوٰۃ نہ ادا کی تو اس کا مال گنجے سانپ کی شکل میں اس کے پاس لایا جائے گا جس کے سر کے پاس دو چتیاں ہوں گی قیامت کے دن اس کا طوق بنایا جائے گا، پھر اس کے دونوں جبڑوں کو ڈسے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔

روزہ

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ﴾ (صحیح بخاری: جلد اول: 37)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص رمضان میں ایمان اور ثواب کا کام سمجھ کر روزے رکھے اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ﴾ (مسلم: جلد دوم: 261)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے روزوں کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والے روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والی نماز رات کی نماز (تہجد) ہے۔

﴿عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ﴾ (صحیح مسلم: جلد دوم: 264)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے یہ ہمیشہ روزے رکھنے کی طرح ہے۔

فضائل حج

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ﴾

(بخاری: جلد اول: 1700)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عمرے سے دوسرے عمرے تک ان گناہوں کے لئے کفارہ ہوتا ہے جو دو عمروں کے درمیان ہوئے ہوں، اور حج مقبول کی جزا جنت ہے۔

تبلیغ دین

﴿عَنْ أَنَسِ رضی اللہ عنہ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَبَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا﴾ (صحیح بخاری: جلد اول: 72)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (دین میں) آسانی کرو اور سختی نہ کرو، لوگوں کو خوشخبری سناؤ اور (زیادہ تر ڈرا کر انہیں) متنفر نہ کرو۔

﴿عَنْ سَالِمٍ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ﴾ (صحیح مسلم: جلد اول: 1888)

حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو آدمیوں کے سوا کسی پر حسد کرنا جائز نہیں ایک وہ آدمی کہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید عطا فرمایا ہو اور وہ رات دن اس کی تلاوت کرتا ہو اور وہ آدمی کہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطاء فرمایا ہو اور وہ رات اور دن اسے اللہ کے راستہ میں خرچ کرتا ہو۔

فضائل علم

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ﴾ (مسلم: سوم 2352)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو ایسے راستے پر چلا جس میں وہ علم کی تلاش کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کی وجہ سے جنت کا راستہ

آسان فرمادیتے ہیں۔

﴿عَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ﴾ (بخاری: جلداول/71)

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "اللہ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ عنایت فرماتا ہے"۔

﴿عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ﴾ (بخاری: جلدسوم/19)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی تم میں سے قرآن سیکھے یا اس کی تعلیم دے وہ سب سے بہتر ہے۔

فضائل اعمال

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهٗ﴾ (مسلم:2/1730)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جب انسان مرجاتا ہے تو تین اعمال کے علاوہ تمام اعمال منقطع ہوجاتے ہیں صدقہ جاریہ یا وہ علم جس سے نفع اٹھایا جائے یا نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے"۔

﴿عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى مَعَهٗ وَاحِدٌ يَتْبَعُهٗ أَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ أَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ﴾ (بخاری:3/1461)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میت کے پیچھے تین چیزیں جاتی ہیں، دو تو لوٹ آتی ہیں اور ایک اس کے ساتھ رہ جاتی ہے، اس

کے گھر کے لوگ، اور اس کی دولت لوٹ آتے ہیں اور اس کا عمل اس کے ساتھ جاتا ہے۔

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُبَّ أَشْعَثَ مَدْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ﴾ (مسلم:2689/3)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کے بندوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو غبار آلود (سادگی والے) اور ان کو دروازے سے دھکے دے کر نکال دیا جاتا ہے (ان کو اتنی اہمیت نہیں دی جاتی) لیکن اگر اللہ تعالیٰ پر قسم ڈال کر (کوئی بات) کہیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دیتے ہیں"۔

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا﴾ (صحیح مسلم: جلد سوم: 2303)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کو ہدایت کی دعوت دی تو اس کے لئے اس کی پیروی کرنے والے کے برابر ثواب ہوگا اور ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کمی نہ کی جائے گی اور جس نے گمراہی کی طرف دعوت دی تو اس کے لئے اس کی پیروی کرنے والے کے برابر گناہ ہوگا اور ان کے گناہوں میں سے کچھ بھی کمی نہ کی جائے گی۔

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ﴾

(صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 2042)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ وہ تو تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کی طرف دیکھتا ہے۔

﴿عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ اللهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ﴾
(صحیح مسلم: 433)

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اللہ سے صدق دل سے شہادت مانگی تو اللہ اسے شہداء کے مرتبہ تک پہنچا دیں گے اگرچہ وہ اپنے بستر پر ہی مرجائے۔

فضائل ذکر

﴿عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ﴾
(صحیح بخاری: جلد سوم: حدیث نمبر 1356)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے رب کو یاد کرتا ہے، اور جو نہیں کرتا ہے، ان کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے (یعنی یاد کرنے والا زندہ اور نہ یاد کرنے والا مردہ ہے۔

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ﴾ (بخاری: 1355/3)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں لیکن میزان میں وزنی ہیں اور اللہ کو محبوب ہیں (وہ یہ ہیں:)

"سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ"

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ﴾
(صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 2346)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
﴿ "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ أَكْبَرُ ﴾
کہنا میرے نزدیک ہر اس چیز سے محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔

﴿عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ﴾ (بخاری، دوم: 1237)

حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں رات کو سوتے وقت پڑھ لیا کرے وہ اس کے لئے بس کافی ہیں۔

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ عَشْرًا﴾ (صحیح مسلم: جلد اول: 907)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ایک بار مجھ پر درود بھیجے اللہ اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا۔

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ قَالُوا وَمَا الْمُفَرِّدُونَ يَا رَسُولَ اللّٰہِ قَالَ الذَّاكِرُونَ اللّٰہَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ﴾
(صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 2307)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مفردون'' آگے بڑھ گئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مفردون کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کا ذکر کثرت سے کرنے والے مرد اور عورتیں۔

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰہِ تَعَالَى أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ﴾ (صحیح مسلم: 1824/1)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جس پر مداومت کی جائے اگرچہ کم ہو۔

فضائل صدقات

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللهُ﴾ (صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 2091)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا اور بندے کے معاف کر دینے سے اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھا دیتا ہے اور جو آدمی بھی اللہ کے لئے عاجزی اختیار کرتا ہے اللہ اس کا درجہ بلند فرما دیتا ہے۔

﴿عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ يَحْتَسِبُهَا فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ﴾ (صحیح بخاری: جلد اول: 54)

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنی بیوی پر ثواب سمجھ کر خرچ کرے، تو وہ اس کے حق میں (صدقہ) کا حکم رکھتا ہے۔

اعمال سیئہ سے اجتناب

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللهَ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللهِ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللهُ﴾ (صحیح بخاری: جلد سوم: حدیث نمبر 211)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ غیرت کرتا ہے اور اللہ کی غیرت یہ ہے کہ کوئی مومن حرام فعل کرے (اللہ کو وہ برا معلوم ہوتا ہے)

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ﴾ (صحیح بخاری: 1434/3)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دوزخ شہوتوں سے ڈھانکی گئی ہے اور جنت مصیبتوں سے چھپی ہوئی ہے۔

مسلمان بھائی کے خلاف ہتھیار اٹھانا اور دھوکہ دینا

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا وَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا﴾ (صحیح مسلم :1/283)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں اور جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ بھی ہم میں سے نہیں ہے۔

تصویر سازی

﴿عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ﴾

(صحیح بخاری: جلد سوم: حدیث نمبر 911)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عذاب تصویریں بنانے والوں کو ہوگا۔

علاماتِ منافق

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ﴾ (صحیح بخاری: جلد اول: حدیث نمبر 32)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین علامتیں ہیں جب بات کرے تو جھوٹ بولے جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

غیبت کرنا

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا

الْغِيبَةُ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ﴾ (صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 2092)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کے اس عیب کو ذکر کرے کہ جس کے ذکر کو وہ ناپسند کرتا ہو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر واقعی وہ عیب میرے بھائی میں ہو جو میں کہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر وہ عیب اس میں ہے جو تم کہتے ہو تبھی تو وہ غیبت ہے اور اگر اس میں وہ عیب نہ ہو پھر تو تم نے اس پر بہتان لگایا ہے۔

سود کے بیان میں

﴿عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا وَمُؤْكِلَهُ وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ هُمْ سَوَاءٌ﴾ (مسلم: 1600/2)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت بھیجی سود کھانے والے پر، سود کھلانے والے پر، اس کے دونوں گواہوں پر، اور سود کے لکھنے والے پر اور فرمایا یہ سب گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔"

﴿عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَثَمَنِ الدَّمِ وَنَهَى عَنِ الْوَاشِمَةِ وَالْمَوْشُومَةِ وَآكِلِ الرِّبَا وَمُوكِلِهِ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ﴾ (صحیح بخاری: جلد اول: حدیث نمبر 2006)

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتے کی قیمت اور خون کی قیمت سے منع فرمایا ہے اور داغ لگانے والی اور لگوانے والی اور سود کھانے اور کھلانے سے منع فرمایا اور تصویر کشی کرنے والے پر لعنت فرمائی۔

﴿عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلرِّبَا

ثَلَاثَةٌ وَّسَبْعُوْنَ بَابًا، اَيْسَرُهَا مِثْلُ اَنْ يَّنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ، وَاِنَّ اَرْبَى الرِّبَا عِرْضُ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ ﴾ (المستدرك على الصحيحين: 2259۔ شاملة)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سود کے تہتر درجے ہیں، ان میں سے معمولی درجہ یہ ہے کہ انسان اپنی ماں سے نکاح کرے۔اورسب سے بڑا سود مسلمان کی عزت تباہ کرنا ہے۔

گناہوں کا کفارہ

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَّلَا وَصَبٍ وَّلَا هَمٍّ وَّلَا حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ﴾ (صحیح بخاری: جلدسوم/619)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کو کوئی تھکاوٹ، رنج وغم، مصیبت نہیں پہنچتی یہاں تک کہ کوئی کانٹا نہیں چبھتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

توبہ کا بیان

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْ أَحَدِكُمْ بِضَالَّتِهِ إِذَا وَجَدَهَا﴾ (صحیح مسلم: جلدسوم: 2452)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تم میں سے کسی کی توبہ پر اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو اپنی گمشدہ سواری کو پالینے کے وقت خوش ہوتا ہے۔

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا تَابَ اللهُ عَلَيْهِ﴾ (صحیح مسلم: جلدسوم: حدیث نمبر 2360)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے سورج کو مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے پہلے توبہ کرلی تو اللہ اس کی توبہ قبول کرلیں گے۔

صبر کا بیان

﴿قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولٰى﴾ (صحیح بخاری:1/1245)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صبر تو وہ ہے جو صدمہ کے شروع میں ہو۔

دنیا کی حقیقت

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ﴾ (صحیح مسلم: جلد سوم: 2916)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لیے جنت۔

﴿عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِي فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ﴾

(صحیح بخاری: جلد سوم: حدیث نمبر 1365)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا کندھا پکڑ کر فرمایا کہ تم دنیا میں اس طرح رہو گویا تم مسافر ہو یا راستہ طے کرنے والے ہو۔

﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغٰى ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللهُ عَلٰى مَنْ تَابَ﴾ (صحیح بخاری: جلد سوم: حدیث نمبر 1384)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، کہ اگر آدمی کے پاس مال کی دو وادیاں ہوں، تو وہ تیسری تلاش کرے گا، اور ابن آدم کے پیٹ کو صرف مٹی ہی بھرتی ہے، اور اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ کو قبول کرلیتا ہے۔

وقت اور صحت کی قدر

﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ﴾

(صحیح بخاری: جلد سوم: حدیث نمبر 1361)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان میں خسارہ اٹھانے والے ہوتے ہیں: (ایک) تندرستی (دوسری) فراغت۔

مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا

﴿عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ﴾ (صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 2731)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر بندے کو اس (اسی حالت یا اسی نیت کے ساتھ) پر اٹھایا جائے گا جس پر وہ مرا۔

﴿عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ حَتَّى أَنْظُرَ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ وَسَيُؤْخَذُ نَاسٌ دُونِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ مِنِّي وَمِنْ أُمَّتِي فَيُقَالُ هَلْ شَعَرْتَ مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ وَاللهِ مَا بَرِحُوا يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ "﴾ (بخاری: 1533/3)

سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حوض کوثر پر میں تم سے پہلے پہنچا ہوا ہوں گا اور وہاں تمہارا استقبال کروں گا اور تم میں سے کچھ لوگ

میرے سامنے پیش کئے جائیں گے پھر ان کو میرے پاس آنے سے روک دیا جائے گا تو میں کہوں گا اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔تو کہا جائے گا، آپ کو نہیں معلوم کہ ان لوگوں نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا نئی راہیں (یعنی بدعتیں) پیدا کر لی تھیں۔اللہ کی قسم یہ برابر (الٹے پاؤں) ایڑیوں کے بل (اسلام) سے پھرے رہے۔

حسن معاشرت

والدین سے حسن سلوک

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ حَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي قَالَ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أَبُوكَ﴾ (صحیح بخاری: جلد سوم: 931)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس نے عرض کیا کہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ میرے اچھے سلوک کا حقدار کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تیری ماں۔ اس آدمی نے عرض کیا پھر کس کا؟ (حق ہے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تیری ماں کا۔ اس نے پھر عرض کیا پھر کس کا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تیری ماں کا۔ اس نے عرض کیا پھر کس کا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پھر تیرے باپ کا۔

﴿عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُجَاهِدُ قَالَ لَكَ أَبَوَانِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ﴾ (بخاری: 3-932)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کیا میں جہاد کروں، آپ نے پوچھا کہ تیرے والدین ہیں، اس نے جواب دیا ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ان دونوں میں جہاد کر (یعنی خدمت کر)۔

والدین کو برا بھلا کہنا

﴿عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ

وَيَسُبُّ أُمَّهُ﴾ (بخاری:3-933)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین پر لعنت کرے، کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! آدمی اپنے ماں باپ پر کس طرح لعنت کر سکتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی دوسرے کے باپ کو گالی دے تو وہ اس کے ماں اور باپ کو گالی دے گا۔

صلہ رحمی کرنا

﴿عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ أَوْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ﴾ (صحیح بخاری: جلد اول: حدیث نمبر 1987)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص کو پسند ہو کہ اس کے رزق میں وسعت ہو یا اس کی عمر دراز ہو تو صلہ رحمی کرے۔

﴿عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا﴾ (صحیح بخاری: جلد سوم: حدیث نمبر 949)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بدلہ دینے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں بلکہ صلہ رحمی کرنے والا تو وہ شخص ہے جب اس سے ناطہ توڑا جائے تو وہ اس کو ملائے۔

﴿أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ إِنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ﴾ (بخاری:3-942)

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

والد کے دوست سے حسنِ سلوک کرنا

﴿عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبَرُّ الْبِرِّ أَنْ يَّصِلَ الرَّجُلُ وُدَّ أَبِيْهِ﴾ (صحیح مسلم: جلد سوم: 2013)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔

ہمسایہ کے حقوق

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَّا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ﴾ (صحیح مسلم: جلد اول: 174)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کی ضرر رسانیوں سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہ ہو۔

﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ : مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِيْنِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ﴾ (صحیح بخاری: جلد سوم: حدیث نمبر 973)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے جبرائیل علیہ السلام ہمیشہ پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ عنقریب اسے وراث قرار دے دیں گے۔

مسلمان کو لعن طعن کرنا

﴿عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ﴾ (صحیح بخاری: جلد سوم: حدیث نمبر 1005)

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مومن پر لعنت کی تو وہ اس کے قتل کرنے کی طرح ہے۔

مسلمان کی عزت اور جان و مال

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ﴾ (صحیح مسلم: جلد سوم: 2040)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان دوسرے مسلمان پر پورا پورا احرام ہے اس کا خون اور اس کا مال اور اس کی عزت وآبرو۔

بغیر سوچے سمجھے بات کرنا

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ فِيهَا يَزِلُّ بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ الْمَشْرِقِ﴾

(صحیح بخاری: جلد سوم: حدیث نمبر 1424)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بندہ بعض وقت گفتگو کرتا ہے (اور اس کے نتیجہ پر غور نہیں کرتا ہے اور) اس کی وجہ سے پھسل کر جہنم میں اتنا دور تک چلا جاتا ہے جتنی دوری مشرق اور مغرب کے درمیان ہوتی ہے۔

بدگمانی کرنا

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ﴾ (بخاری: 3/132)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بدگمانی سے بچو کہ بدگمانی سب باتوں سے زیادہ جھوٹی بات ہے۔

مسلمان بھائی سے قطع تعلقی کرنا

﴿عَنْ أَنَسِ رضی اللہ عنہ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا

تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ﴾ (صحیح مسلم: 2025/3)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، حسد نہ کرو، اعراض نہ کرو اور قطع تعلق نہ کرو۔ اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ گفتگو ترک کرے۔"

مُردوں کو برا بھلا نہ کہیں

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا﴾ (صحیح بخاری: جلد اول: حدیث نمبر 1333)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مُردوں کو برا بھلا نہ کہو اس لئے کہ وہ لوگ اس سے مل چکے ہیں جو انہوں نے پہلے بھیجا۔

تمام مسلمان ایک عمارت کی مانند ہیں

﴿عَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَشَبَّكَ أَصَابِعَهُ﴾ (صحیح بخاری: جلد اول: حدیث نمبر 470)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن (دوسرے) مومن کے لئے مثل عمارت کے ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو تقویت دیتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی انگلیوں میں پنجہ ڈال کر (بتلایا)۔

کامل مسلمان کی علامت

﴿عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِّسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللهُ عَنْهُ﴾ (صحیح بخاری: جلد اول: 9)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (پکا) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان تکلیف نہ پائیں، اور (پورا) مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں کو چھوڑ دے جن کی اللہ نے ممانعت فرمائی ہے۔

حسن اخلاق

﴿عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَّكَانَ يَقُوْلُ إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا﴾ (صحیح بخاری: جلد سوم: حدیث نمبر 993)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بدزبان تھے اور نہ ہی بد زبانی کرتے تھے اور انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔

نرمی

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِي عَلٰى مَا سِوَاهُ﴾ (مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 2100)

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! اللہ رفیق ہے اور رفق (یعنی نرمی) کو پسند کرتا ہے اور نرمی اختیار کرنے کی بناء پر وہ اس قدر عطا فرماتا ہے کہ جو سختی یا اس کے علاوہ کسی اور وجہ سے اس قدر عطا نہیں فرماتا۔

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ﴾ (صحیح مسلم: جلد سوم: 2101)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا نرمی جس

چیز میں بھی ہوتی ہے وہ اسے خوبصورت بنا دیتی ہے اور جس چیز میں سے نرمی نکال دی جاتی ہے تو وہ چیز بدصورت ہو جاتی ہے۔

خندہ پیشانی سے ملنا

﴿عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ﴾ (صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 2189)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا نیکی میں کسی بھی چیز کو حقیر نہ سمجھو اگرچہ تو اپنے بھائی سے خندہ پیشانی (خوش روی) سے ہی ملے۔

عاجزی وانکساری

﴿قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللهُ﴾

(شعب الایمان،:7790،شاملة)

جو اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بلندی عطا کرتے ہیں۔

مسلمان بھائی کے لیے پس پشت دعا کرنا

﴿عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُو لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ وَلَكَ بِمِثْلٍ﴾

(صحیح مسلم: جلد سوم: 2426)

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو بھی مسلمان اپنے بھائی کے پس پشت اس کے لئے دعا مانگتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی اسی کی طرح ہو۔

آپس کی محبت

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتّٰى تَحَابُّوا أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ﴾ (صحیح مسلم: جلد اول: حدیث نمبر 196)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم جنت میں داخل نہیں ہو گے جب تک کہ ایمان نہیں لاؤ گے اور پورے مومن نہیں بنو گے جب تک کہ آپس میں محبت نہیں کرو گے کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جب تم اس پر عمل کرو گے تو آپس میں محبت کرنے لگ جاؤ گے؟ وہ یہ ہے کہ آپس میں ہر ایک آدمی کو سلام کیا کرو۔

اللہ کے لیے محبت کرنا

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِي الْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي﴾ (صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 2047)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ قیامت کے دن فرمائے گا کہاں ہیں آپس میں محبت کرنے والے میرے جلال کی قسم! آج کے دن میں ان کو اپنے سائے میں رکھوں گا کہ جس دن میرے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہو گا۔

محبوب کے ساتھ حشر

﴿عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ حُبَّ اللهِ وَرَسُولِهِ قَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ﴾ (مسلم: 2209/3)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک دیہاتی نے سوال کیا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”تو نے قیامت کے لے کیا تیاری کی ہے؟ کہنے لگا اللہ اور اس کے رسول کی محبت۔ فرمایا: ”تو انہی کے ساتھ ہو گا جن سے محبت کرتا ہے۔“

اپنے بھائی کے لیے وہی بات پسند کرو جو خود کو پسند ہو

﴿عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى

یُحِبَّ لِأَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ﴾ (بخاری:12/1)
سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔"

بہترین ساتھی

چنانچہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
﴿خَیْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ﴾ (صحیح ابن حبان، حدیث:۵۱۹)
''اللہ کے ہاں بہتر ساتھی وہ ہوتا ہے جو اپنے ساتھی کے لیے بہتر ہوتا ہے۔''

مسلمان کی حاجت روائی اور پردہ پوشی

﴿عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُهٗ وَلَا یُسْلِمُهٗ وَمَنْ کَانَ فِیْ حَاجَةِ أَخِیْهِ کَانَ اللّٰهُ فِیْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُّسْلِمٍ کُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ کُرْبَةً مِّنْ کُرُبَاتِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ﴾
(صحیح بخاری:2339/1)
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ تو اس پر ظلم کرے، اور نہ اس کو ظالم کے حوالہ کرے، اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی کی فکر میں ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرتا ہے، اور جو شخص مسلمان سے اس کی مصیبت کو دور کرے، تو اللہ تعالیٰ قیامت کی مصیبتیں اس سے دور کرے گا، اور جس نے کسی مسلمان کی عیب پوشی کی، تو اللہ قیامت کے دن اس کی عیب پوشی کرے گا۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
﴿مَنْ کَانَ فِیْ حَاجَةِ أَخِیْهِ کَانَ اللّٰهُ فِیْ حَاجَتِهٖ﴾ (صحیح بخاری، جلد اول/2339)

''جو اپنے بھائی کی حاجت روائی میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی میں رہتے ہیں۔''

بیواؤں اور مسکینوں کی مدد کرنا

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوِ الْقَائِمِ اللَّيْلَ الصَّائِمِ النَّهَارَ﴾ (صحیح بخاری:3/332)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیواؤں اور مسکین کے لئے محنت اور مزدوری کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے یا رات کو عبادت کرنے والے، دن کو روزہ رکھنے والے کی طرح ہے۔

یتیم کی کفالت

﴿سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَقَالَ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى﴾ (بخاری:3-963)

سہل بن سعد کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور یتیم کی نگرانی کرنے والے جنت میں اس طرح (قریب) ہوں گے اور آپ نے سبابہ اور درمیانی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے اس کی نزدیکی بتائی۔

تنگدست قرضدار کو مہلت دینا

﴿عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنْجِيَهُ اللهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ أَوْ يَضَعْ عَنْهُ﴾ (مسلم:2/1507)

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن غم اور گھٹن سے بچائے تو اسے چاہیے کہ تنگدست قرضدار کو مہلت دے یا قرض کا بوجھ اس کے اوپر سے اتار دے۔

کھانا کھلانا

﴿أَحَبُّ الطَّعَامِ إِلَى اللهِ مَا كَثُرَتْ عَلَيْهِ الْأَيْدِيْ﴾ (شعب الایمان، حدیث: 9175)

"اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ وہ کھانا پسند ہے جس کھانے پر زیادہ ہاتھ اکٹھے ہوں۔"

﴿عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ﴾ (بخاری: ۱/۱۱)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کس قسم کا اسلام بہتر ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کھانا کھلاؤ جس کو جانتے ہو اور جس کو نہ جانتے ہو (سب کو) سلام کرو۔

مہمان کا اکرام

﴿مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ﴾ (مسلم: 175/1)

"جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ مہمان کا اکرام کرے۔"

کھانے میں عیب نہ نکالیں

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِلَّا تَرَكَهُ﴾ (بخاری: دوم، 818)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔ اگر اس کی طرف رغبت ہوتی تو تناول فرمالیتے ورنہ اس کو چھوڑ دیتے۔

درخت لگانا

﴿عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ ﴾ (صحیح بخاری:2222/1)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان جو بھی میوہ دار درخت لگاتا ہے یا کھیتی کرتا ہے اور اس سے پرندے، آدمی اور چوپائے کھاتے ہیں اس کا ثواب اس کو ملتا ہے۔

نعمتوں کا اظہار

﴿إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يَّرَى أَثَرَ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ﴾ (ترمذی، حدیث:738/2)

''اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں کہ اپنے بندے پر اپنی نعمتوں کا اثر دیکھیں۔''

آداب واخلاق

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس کسی کو ایمانداروں میں سے برا کہا اس کے حق میں اس کو کفارہ اور رحمت ہونے کی دعا کی۔ کسی عورت کو نہ کبھی لعنت کی اور نہ کسی خادم کو۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دوران قتال عرض کیا گیا کہ اگر آپ دشمنوں کو لعنت کریں تو مناسب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں رحمت کے لئے مبعوث ہوا ہوں نہ کہ لعنت کے لئے۔ اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے التماس کی جاتی کہ کسی مسلمان یا کافر، عام یا خاص کے لئے بددعا فرمائیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بددعا سے اعراض کر کے دعائے خیر فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے کسی کو نہیں مارا، جہاد فی سبیل اللہ کے سوا۔ اور جو برائی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کی گئی اس کا بدلہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی نہیں لیا، مگر یہ کہ حرمتِ الٰہی کی اہانت ہو اور جب کبھی دو امروں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اختیار دیا گیا، تو دونوں میں سے سہل تر کو پسند فرمایا۔ بشرطیکہ اس میں گناہ یا قطع قرابت نہ ہو کہ ان دونوں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ دور رہتے تھے اور جو کوئی آزاد یا غلام یا لونڈی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے ساتھ اس کی ضرورت کے لئے کھڑے ہو جاتے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ جو چیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بری لگی اس کے

بارے میں مجھ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کبھی نہیں فرمایا کہ یہ تو نے کیا کیا۔اور جب کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گھر والوں میں سے ملامت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہی ارشاد فرمایا کہ اس کو کچھ مت کہو تقدیر میں یوں ہی ہونا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی خواب گاہ میں عیب نہیں لگایا۔اگر کسی نے بچھونا بچھا دیا تو بھی لیٹ گئے اور اگر بستر نہ ہوا تو زمین پر ہی لیٹ گئے اور اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اوصاف آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نبی بنانے سے پہلے توراۃ میں اس طرح ارشاد فرمایا کہ محمد رسول اللہ میرا بندہ برگزیدہ ہے۔ نہ درشت خو ہے نہ سخت، وہ نہ بازاروں میں چیختا ہے اور نہ بدی کا بدلہ بدی سے لیتا ہے بلکہ معاف اور درگزر کرتا ہے۔اس کی پیدائش کی جگہ مکہ معظّمہ اور مقامِ ہجرت طابہ یعنی مدینہ منورہ (اور ملک شام) میں ہے، اور وہ اور اس کے ساتھی تہبند باندھتے ہیں۔قرآن اور علم کے حافظ ہیں اور ہاتھ اور پاؤں کو وضو میں دھوتے ہیں اور اسی طرح کا وصف انجیل میں مذکور ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عادت یہ تھی کہ جس سے ملتے اوّل سلام کرتے اور جو کوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کسی کام کے لئے کھڑا کر لیتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رُکے رہتے جب تک کے شخص خود چلا نہ جاتا۔اور جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہاتھ پکڑ لیتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس سے ہاتھ نہ چھڑاتے یہاں تک کے وہ خود نہ چھوڑ دیتا اور جب اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی سے ملتے تو پہلے مصافحہ کرتے پھر اسکی انگلیوں میں انگلیاں ڈالتے اور خوب مضبوط گرفت فرماتے۔اور جب کھڑے ہوتے اور بیٹھتے تو اللہ ہی کا ذکر کرتے اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس نماز پڑھنے کے دوران کوئی آ بیٹھتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی نماز مختصر کر دیتے اور اس سے پوچھتے کہ تم کو کچھ کام ہے اور جب اس کے کام سے فارغ ہوتے تو پھر نماز پڑھنے لگتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اکثر نشست یہ تھی کہ دونوں پنڈلیوں کو کھڑی کر کے ان کے گرد دونوں ہاتھ گوٹھ مارنے کی طرح پکڑ لیتے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نشست آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نشست سے علیحدہ نہ تھی۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جس جگہ بیٹھنے کی جگہ ملتی تھی اسی جگہ بیٹھ جاتے تھے۔کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کسی نے نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پاؤں صحابہ رضی اللہ عنہم میں پھیلائے ہوئے ہوں اور ان پر جگہ تنگ ہوگئی ہو۔ ہاں! اگر مکان وسیع ہوتا اور پاؤں پھیلانے سے جگہ تنگ نہ ہوتی تو کچھ مضائقہ نہ تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اکثر نشست قبلہ رُخ ہوتی

تھی۔اور جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتا تھا اس کی خاطر اور تعظیم فرماتے حتیٰ کہ جن لوگوں میں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کسی طرح کی قرابت اور دودھ پینے کا رشتہ نہ تھا ان کے لئے اپنی چادر بچھا کر اس پر اُن کو بٹھلاتے۔اور تکیہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نیچے رہتا تھا آنے والے کے لئے اس کو نکال کر حوالے فرماتے اور اگر وہ اس کے لینے سے انکار کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قسم دیتے کہ اس پر تکیہ لگا کر بیٹھے اور جس کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کی اس کو یہی گمان ہوتا کہ سب سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ پر کرم فرماتے ہیں، یہاں تک کے اپنے ہم نشینوں میں ہر ایک کی طرف اس کے حصے کے مطابق توجہ فرماتے تھے، حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نشست اور سننا اور بات کہنا اور لطیف محاسن اور ہم نشین کی طرف توجہ اور اس کے ساتھ بیٹھنا حیا اور تواضع اور رازداری کی مجلس تھی۔اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو ان کی خاطر اور دلداری کے لئے ان کی کنیّتوں سے پکارتے۔ اور جس کی کنیت نہ ہوتی اس کو کنیت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عطا فرماتے، پھر لوگ اس کو اسی کنیت سے پکارتے۔جن عورتوں کی اولاد ہوتی ان کی کنیت بھی مقرر فرماتے اور بے اولاد والی کی کنیت پہلے سے کر دیتے اور بچوں کے لئے کنیت ٹھہرا دیتے تو ان سے ان کا دل نرم ہو جاتا اور سب لوگوں سے زیادہ دیر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غصّہ آتا اور سب سے جلد راضی ہو جاتے۔لوگوں پر نہایت درجہ کی نرمی فرماتے اور ان کے حق میں سب سے بہتر اور نافع تر تھے۔

(ماخوذ از کتبِ سیرت و احادیث)

حصہ سوم

روزمرہ کی سنتیں

تربیتی نصاب

روزمرہ کی سنتیں

نیند سے بیدار ہوتے وقت کی سنتیں

☆ ”نیند سے اٹھتے ہی دونوں ہاتھوں سے چہرے اور آنکھوں کو ملیئے، تاکہ نیند کا خمار دور ہو جائے۔“ (صحیح بخاری:183)

☆ ”بیدار ہونے کے بعد اور بستر چھوڑنے سے پہلے یہ دعا پڑھیے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ﴾ (بخاری:6312، مسلم:2711)

”تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں کہ جس نے ہمیں مارنے (سونے) کے بعد زندہ کیا (اٹھایا) اور اسکی طرف ہی (ہمیں) لوٹ کر جانا ہے۔“

☆ جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو تین مرتبہ اپنی ناک جھاڑ کر صاف کرے اس لیے کہ شیطان ناک کے نتھنوں کی ہڈی پر رات گزارتا ہے۔ (بخاری:3295)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نیند سے بیدار ہوتے تو اپنا منہ (دانت) مسواک سے خوب صاف کرتے تھے۔ (بخاری:245 و مسلم:255)

بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے کی سنتیں

☆ جب بیت الخلاء میں جائیں تو جوتا (چپل) پہن کر داخل ہوں۔

(مسند احمد جلد 4 صفحہ 363، جامع صغیر صفحہ 414)

☆ داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھیے:

﴿اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ﴾

”اے اللہ کریم! بے شک میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں ناپاک جنوں اور ناپاک جننیوں سے۔“

(ترمذی:6 صحیح مسلم:375)

☆ بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت پہلے بایاں پاؤں اندر رکھیے۔

(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری جلد 4 صفحہ 273)

☆ پیشاب یا استنجاء کرتے وقت عضوِ مخصوص کو دایاں ہاتھ نہ لگائیں بلکہ بایاں ہاتھ لگائیں۔

(بخاری:153، مسلم:262)

☆ پیشاب کرنے کے بعد عضو مخصوص کو (بائیں ہاتھ سے) تین مرتبہ جھاڑ دیئے تاکہ قطرے خارج ہوجائیں۔(ابن ماجہ:326)

بیت الخلاء سے نکلتے وقت کی سنتیں

☆ بیت الخلاء سے نکلتے وقت پہلے دایاں پاؤں باہر نکالیے اور باہر آنے کے بعد یہ دعا پڑھیے:

غُفْرَانَکَ "(اے اللہ! میں) آپ سے بخشش طلب کرتا ہوں"

(ابن ماجہ صفحہ 26، ترمذی صفحہ ، ابن خزیمہ صفحہ 48)

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیت الخلاء سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ﴾ (ابن ماجہ:301)

"تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دور کردی اور مجھے عافیت عطا فرمائی۔"

وضو کی سنتیں

☆ پہلے بِسْمِ اللّٰہِ پڑھیے پھر مسواک سے دانت صاف کیجئے پھر اپنے دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھویئے پھر (منہ بھر کر) کلی کیجیے ناک میں پانی زور سے چڑھایئے اگر روزہ نہ ہو (اگر روزہ ہو تو ناک میں پانی بہت آہستہ سے چڑھایئے) پھر اپنا چہرہ تین مرتبہ دھویئے اس کے بعد دایاں ہاتھ کہنی سمیت تین مرتبہ اسی طرح بایاں ہاتھ کہنی سمیت تین مرتبہ دھویئے پھر سر اور کانوں کا مسح کیجیے، مسح کے بعد دایاں پاؤں ٹخنے سمیت تین مرتبہ اور اسی طرح بایاں پاؤں ٹخنے سمیت تین مرتبہ دھویئے۔(مسلم:226 و ابو دائود:108)

☆ گھر سے وضو کر کے نماز کے لئے جانا افضل ہے۔ (بخاری:647)

☆ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وضو کرتے وقت ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرتے تھے۔

(ترمذی:38)

☆ اس شخص کا وضو نہیں جو (شروع) میں بسم اللہ نہیں پڑھتا۔ (ابو دائود:101)

☆ اس شخص کی نماز نہیں جس کا وضو نہیں۔ (ابو دائود:101)

☆ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب وضو کرتے تو پانی کا ایک چلو لیتے اور اس کو اپنے حلق کے نیچے داخل کرتے اس سے داڑھی کا خلال کرتے اور فرماتے: مجھے میرے رب نے اسی طرح کا حکم دیا ہے۔ (ابو دائود عن انس رضی اللہ عنہ:145)

☆ جو شخص مکمل وضو کر کے مندرجہ ذیل کلمہ شہادت پڑھے تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جس سے چاہے داخل ہو جائے:

﴿اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ﴾ (ابوداؤد:169)

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

غسل جنابت

☆ غسل جنابت کرتے وقت پہلے دونوں ہاتھوں کو دھوئیے پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر شرمگاہ صاف کیجئے، پھر نماز جیسا وضو کیجئے۔ اس کے بعد ہاتھوں کی انگلیوں سے سر کے بالوں کی جڑوں کو پانی سے تر کیجئے یہاں تک کہ تسلی ہو جائے کہ تمام بالوں تک پانی پہنچ گیا، اور تین چلو پانی (یعنی تین دفعہ) سر پر ڈالیے، پھر سارے بدن (اور سر) پر پانی بہائیے اور آخر میں دونوں پاؤں دھوئیے۔ (صحیح مسلم:717)

☆ غسل جنابت میں پانی جسم پر اس طرح بہایا جائے کہ جسم پر ایک بال برابر بھی جگہ خشک نہ رہے اور بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچایا جائے۔ (بخاری:272)

☆ ناک میں پانی زور سے چڑھائیے اگر روزہ نہ ہو۔ (ترمذی:788)

☆ غسل جنابت کے لئے اگر پانی نہ ملے یا پانی تو ہے لیکن نہانے کی صورت میں بیمار ہونے یا جان کا خطرہ ہے تو پاک مٹی سے تیمم کر لیجئے، یہ غسلِ جنابت اور وضو (دونوں) کے لئے کافی ہے۔ (بخاری:347)

تیمم کرنے کا مسنون طریقہ

☆ اپنی دونوں ہتھیلیوں کو زمین (پاک مٹی) پر ایک بار ماریں اور پھونک مار کر گرد غبار اُڑا دیں پھر ان کو اپنے چہرے اور پھر ہاتھوں پر مل لیں۔ (بخاری:347)

مسواک کرنا

☆ مسواک کرنا سنت ہے۔ فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: اگر مجھے اپنی امت کی تکلیف کا احساس نہ ہوتا تو میں ہر وضو کے ساتھ ان کو مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ (صحیح بخاری:7240)

☆ مسواک منہ کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے حصول کا ذریعہ ہے۔ (سنن نسائی:5 عن عائشہ)

☆ جس نماز کے لئے مسواک کی جائے اس کا دوسری نماز سے ستر گنا زیادہ (ثواب) ہے۔
(بیہقی عن عائشہ:2520)

لباس پہننے کی سنتیں

☆ اجامہ یا شلوار پہنیں تو پہلے دائیں اور پھر بائیں پاؤں کو داخل کیجئے۔ کرتا یا قمیض پہنیں تو پہلے دایاں ہاتھ پھر بایاں ہاتھ آستین میں داخل کریں۔ ایسے ہی جوتا پہلے دائیں پاؤں میں پھر بائیں پاؤں میں پہنیں اور جب جوتا اتاریں تو پہلے بائیں طرف کا جوتا پھر دائیں طرف کا اتاریں۔ (ترمذی:6081779)

☆ کپڑوں اور جوتوں کو جھاڑ کر پہنیں۔ (مجمع الزوائد 261/5)

☆ لباس (پہنتے اور) اتارتے وقت ''بِسمِ اللّٰہ'' پڑھیے۔ (کنز العمال:2491)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چلنے کا طریقہ

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ تیز رفتار کوئی نہیں دیکھا، زمین گویا لپٹتی جاتی تھی۔ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چلنے میں مشکل محسوس

کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی معمول کی رفتار سے چلتے۔
(شمائل ترمذی باب ما جاء فی مشیۃ رسول اللہ ﷺ ص134)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب چلتے تو کچھ جھک کر چلتے تھے گویا کہ بلندی سے اُتر رہے ہوں۔
(شمائل ترمذی باب ما جاء فی مشیۃ رسول اللہ ﷺ ص135)

مسجد میں داخل ہوتے وقت کی سنتیں

☆ مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے بایاں پاؤں جوتے سے نکال کر بائیں جوتے پر رکھیے اور پھر دایاں پاؤں جوتے سے نکال کر مسجد میں رکھیے۔ (سنن کبریٰ صفحہ 443، بخاری صفحہ 870، مسلم صفحہ 97)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا پڑھتے ہوئے مسجد میں داخل ہوتے:

﴿اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ﴾ (مسلم:713)

''اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔''

مسجد میں داخل ہونے کے بعد کی سنتیں

☆ جب کوئی آدمی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز (تحیۃ المسجد) ادا کرے۔
(بخاری:444 و مسلم:714)

☆ جب فرض نماز کی اقامت ہو جائے تو پھر سوائے فرض نماز کے کوئی دوسری نماز بالکل نہیں ہوتی۔ (مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ:710)

☆ جب تم اذان (یا اقامت) سنو تو جو کلمات مؤذن کہے وہی تم بھی کہو۔
(بخاری:611 و مسلم عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ:383)

☆ جب مؤذن حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہے تو جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہیں۔ (صحیح مسلم/جلد اول:843)

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اذان سنے اور مندرجہ ذیل دعا پڑھے تو اس کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہوگئی:

﴿اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَ الصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِىْ وَعَدْتَّهٗ﴾ (صحیح بخاری:614)

"اے ہمارے پروردگار اس پوری اذان اور اس کے نتیجے میں ادا ہونے والی نماز کے رب تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ (بلند درجہ بہشت کا) اور بزرگی اور ان کو اس مقام محمود پر پہنچا دے جس کا ان سے وعدہ کیا ہے۔"

☆ اکیلے نماز پڑھنے کے مقابلے میں باجماعت نماز پڑھنا پچیس درجے زیادہ ثواب رکھتا ہے۔ (بخاری:4717)

☆ دین کا علم اور سمجھ رکھنے والے لوگوں کو امام کے پیچھے پہلی صف میں کھڑا ہونا چاہیے۔ (مسلم:۴۳۲)

☆ اگر لوگوں کو اذان اور پہلی صف کا ثواب معلوم ہو جائے تو اس کے لئے ضرور قرعہ اندازی کریں اور اگر اول وقت میں نماز پڑھنے کی فضیلت معلوم ہو جائے تو ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کریں اور اگر عشاء اور فجر کی فضیلت جان لیں تو اس میں ضرور آئیں خواہ گھٹنوں کے بل ہی کیوں نہ آنا پڑے۔ (بخاری و مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ:437،615)

☆ اپنی صفوں کو سیدھا کرو کیونکہ صفوں کی درستگی نماز کی تکمیل کا حصہ ہے۔ (بخاری:۷۲۳)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ ہم میں سے ہر آدمی اپنا کندھا ساتھ والے نمازی کے کندھے سے اور قدم اس کے قدم سے ملا کر کھڑا ہوتا تھا۔ (بخاری:686)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکبیر تحریمہ کہنے سے قبل ہماری طرف چہرہ مبارک کر کے کھڑے ہو جاتے اور فرماتے: مل کر اور سیدھے کھڑے ہو جاو۔ (بخاری:681)

دعا مانگنے کی سنتیں

☆ ہاتھ اتنے اوپر اٹھائیں کہ آپ کے ہاتھوں کی ہتھیلیاں آنکھوں کے سامنے ہوں اور بغلیں کھلی رہیں۔ (ابوداؤد:1172)

☆سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کریں۔ (ابوداؤد:1483)

☆اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجیں۔ (ابوداؤد:1483)

☆رو رو کر دعائیں مانگیں، اگر رونا نہ آئے تو کم از کم رونے جیسی صورت ہی بنالیں، فرمان الٰہی ہے: (لوگو) اللہ کو گڑ گڑا کر اور چپکے چپکے پکارو۔(الاعراف:55)

☆رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم دعا مانگ کر فارغ ہو جاؤ تو اپنے ہاتھوں کو اپنے چہرے پر پھیر لو۔ (ابوداؤد:1487)

روزانہ ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب حاصل کریں

☆آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی پھر سورج طلوع ہونے تک وہیں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہا پھر (سورج طلوع ہونے کے بعد تقریباً پندرہ منٹ بعد) دو رکعت نماز (اشراق) ادا کی اسے پورے ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ملے گا۔
(مشکوٰۃ جلد ا ص 89)

مسجد سے باہر نکلتے وقت کی سنتیں

☆جب بھی مسجد سے نکلیں تو (دونوں جوتے آرام سے زمین پر رکھیے، پھینکیں نہیں، پہلے بایاں پاؤں مسجد سے باہر نکال کر بائیں جوتے کے اوپر رکھیں پھر یہ دعا پڑھیں: «اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡٓ اَسۡئَلُكَ مِنۡ فَضۡلِكَ»

"اے اللہ! میں آپ سے آپ کے فضل کا سوال کرتا ہوں۔" (مسلم:713)

☆پھر "بسم اللہ" پڑھنے کے بعد پہلے دائیں پیر میں جوتا پہنیں اور پھر بائیں پیر میں۔

گھر میں داخل ہوتے وقت کی سنتیں

☆جب بھی آپ گھر میں داخل ہوں تو درج ذیل دعا پڑھیں اور گھر والوں کو سلام کریں:

﴿اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا ﴾ (ابوداود:5098)

”اے اللہ! میں آپ سے گھر میں داخل ہونے اور گھر سے باہر نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے نام سے داخل ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے نام سے نکلے اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر جو ہمارا رب ہے بھروسہ کیا۔“

☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو نصیحت فرمائی: اے میرے بیٹے! جب تو اپنے گھر والوں کے پاس جائے تو ان کو سلام کر، یہ تیرے لیے اور تیرے گھر والوں کے لیے برکت کا سبب ہوگا۔ (کنزالعمال:19981)

گھر سے نکلتے وقت کی دعا

﴿بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ﴾ (ترمذی:3426)

”میں نے اللہ کے نام سے شروع کیا، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا اور گناہوں سے بچنے اور کسی نیکی کے بجالانے کی قدرت وقوت نہیں ہے۔“

سلام، مصافحہ اور معانقہ کی سنتیں

﴿وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْھَآ اَوْ رُدُّوْھَا ط اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا○﴾ (النساء:86)

”اور جب تمہیں کوئی شخص سلام کرے تو تم اسے اس سے بھی بہتر طریقے پر سلام کرو، یا (کم از کم) انہی الفاظ میں اس کا جواب دے دو۔ بیشک اللہ ہر چیز کا حساب رکھنے والا ہے۔“

﴿وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَۃُ وَلَا السَّیِّئَۃُ ط اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ○﴾ (فصلت:34)

”اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی، تم بدی کا دفاع ایسے طریقے سے کرو جو بہترین ہو، نتیجہ یہ ہوگا

کہ جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی تھی، وہ دیکھتے ہی دیکھتے ایسا ہو جائے گا جیسے وہ (تمہارا) جگری دوست ہو۔“

☆ جب دو مسلمان ملیں تو ان میں سے ایک اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اور دوسرا جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ" کہے۔
تو ہر ایک کو تیس، تیس نیکیاں ملتی ہیں اور مصافحہ کرنے سے دونوں کے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (ابوداؤد:5197،5213)

☆ سوار پیدل چلنے والے کو اور چلنے والا بیٹھنے والے کو اور کم تعداد والے بڑی جماعت کو سلام کریں۔ (بخاری:6232)

☆ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ آدمی اپنے جاننے والوں کو ہی سلام کرے گا۔
(کنز العمال:25335،مسند احمد:3848)

☆ پہچاننے والے اور نہ پہچاننے والے سب (جب ایک دوسرے کو ملیں) تو سلام کریں۔
(بخاری:28و مسلم:39)

☆ سلام کرنے سے آپس میں محبت بڑھتی ہے۔ (مسلم:54)

☆ جو شخص سلام سے پہلے کلام شروع کر دے تو اس کو جواب نہ دو جب تک کہ وہ سلام سے ابتدا نہ کرے۔ (کنز العمال:25336)

☆ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں، جن میں سے ایک یہ ہے کہ جب اس سے ملے تو سلام کرے۔ (مسند احمد:8271)

کھانے اور پینے کی سنتیں

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کھانے کی برکت کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونے میں ہے۔ (ترمذی:1846)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں غلام کی طرح (اُکڑوں بیٹھ کر) کھانا کھاتا ہوں۔
(کنز العمال جلد 1 صفحہ 170)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی بھی کھانے میں عیب نہیں نکالا، چاہتے تو کھا لیتے اور نہ چاہتے تو چھوڑ دیتے۔ (بخاری:3563،مسلم:2064)

☆ مل کر کھانا کھانے میں تمہارے لئے برکت ہے۔ (کنزالعمال:40715)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تعلیم دیتے کہ کھانا بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ (مسلم:2020،2022)

☆ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے اور شروع میں بِسْمِ اللہ پڑھنا بھول جائے تو دورانِ کھانا جب یاد آئے تو اس وقت یہ الفاظ کہے" بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ "اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں، شروع میں اور آخر میں اللہ ہی کا نام ہے۔ (ابوداؤد:3769وترمذی:1858)

☆ اے اللہ! آپ اس کو کھلایئے جس نے مجھ کو کھلایا اور اس کو پلایئے جس نے مجھے پلایا ہے
(مسلم:2055)

قیلولہ: دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد تھوڑی سی دیر سو جانے یا لیٹے رہنے کو قیلولہ کہتے ہیں اور یہ مسنون عمل ہے۔ (ابن ماجہ:۱۰۹۹)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی پینے میں تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے۔ (ترمذی جلد 2 صفحہ 10)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دودھ پینے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:

﴿اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ﴾ (ترمذی354وابوداود:3732)

"اے اللہ! (جو آپ نے ہم کو دیا ہے) اس میں برکت ڈالیے اور مزید عطاء فرمایئے۔"

مغرب کے بعد کی سنتیں

☆ جب سورج غروب ہونے لگے تو اپنے چھوٹے بچوں اور مویشیوں کو باہر نہ چھوڑو (تقریباً آدھے گھنٹہ تک) کیونکہ اس وقت شیطانی لشکر پھیلتا ہے۔ (بخاری:5623و مسلم:2013،2012)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسندیدہ کون سے عمل ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نماز کو وقت پر پڑھنا، پھر ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، پھر اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا۔
(صحیح بخاری:5734)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھی تو اس نے گویا آدھی رات تک قیام کیا (اللہ تعالیٰ کی عبادت کی) اور جس نے صبح کی نماز بھی باجماعت پڑھی تو اس نے گویا پوری رات قیام کیا۔ (مسلم:656)

☆ منافقین پر فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ بھاری کوئی نماز نہیں اور اگر وہ ان کی فضلیت جان لیں تو وہ ضرور ان میں حاضر ہوں، چاہے انہیں گھٹنوں کے بل گھسٹ کر ہی آنا پڑے۔
(بخاری:657و مسلم:651)

☆ تم اپنی رات کی آخری نماز وتر کو بناؤ۔ (بخاری:472و مسلم:747)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى" دوسری رکعت میں "قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ" تیسری رکعت میں "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" اور سلام پھیرنے کے بعد تین مرتبہ "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ پڑھتے تھے"۔
(السنن الکبریٰ:5057)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عشاء سے پہلے سونے کو اور نماز عشاء کے بعد بات چیت کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(بخاری:547،مسلم:647)

سوتے وقت کی سنتیں

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ جب (بھی سونے کے لئے) تم بستر پر آؤ تو وضو کر لو جس طرح تم نماز کے لئے وضو کرتے ہو۔ (بخاری:247،مسلم:2710)

☆ بستر، بچھا، یا لپٹا ہوا ہو تو لیٹنے سے پہلے اس کو کسی کپڑے کے ایک کنارے سے جھاڑ لیں۔ (ابوداؤد:5052)

☆ جو آدمی بستر پر لیٹے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حسرت ہوتی ہے۔ (ابوداؤد:5061)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر رات جب بستر پر لیٹتے تھے تو دونوں ہاتھوں کو دعا مانگنے کی طرح ملا کر ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (پوری پوری سورتیں) پڑھ کر ہاتھوں پر دَم کر کے پہلے سر پھر بدن کے اگلے حصہ پھر بدن کے باقی حصے پر جہاں جہاں ہاتھ جاتا پھیر لیا کرتے۔ یہ عمل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین بار کرتے تھے۔ (ابوداؤد:5058)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سونے سے پہلے سورۃ ملک (سورۃ نمبر 67) اور الم سجدہ (سورۃ نمبر 32) پڑھا کرتے تھے۔ (ترمذی:2892)

☆ جو آدمی اپنے بستر پر لیٹتے وقت اٰيَةُ الْكُرْسِيْ (اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ سے لے کر الْعَظِيْمُ) تک پڑھے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے جو رات بھر اس کی حفاظت کرتا ہے اور صبح تک اس کے پاس شیطان نہیں آتا۔ (بخاری:2311)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوتے وقت اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں رخسار کے نیچے رکھ کر قبلہ کی طرف منہ کر کے دائیں کروٹ پر سوتے اور یہ دعا تین بار پڑھتے تھے:

﴿اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ﴾ (ابو داود:5047)

"اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے بچانا جس دن آپ اپنے بندوں کو (قبروں سے) اٹھائیں گے۔"

☆ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی تھکاوٹ کی شکایت کی اور ایک خادمہ کی درخواست کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ! سوتے وقت 33 مرتبہ "سُبْحَانَ اللهِ" اور 33 مرتبہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" اور 34 مرتبہ "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" پڑھ لیا کرو، تمہاری تھکاوٹ دور ہو جائے گی۔ (بخاری:3113)

سونے کے بعد کی سنتیں

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

☆ جب کوئی اچھا خواب دیکھے تو اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور اس خواب کو اپنے (ہمدرد) دوست کے علاوہ کسی سے بیان نہ کرے۔ (مسلم:2261)

☆ کسی سے برے خواب کا تذکرہ نہ کریں اس طرح کرنے سے برا خواب نقصان نہیں دیتا۔ (بخاری:7044 و مسلم:2261)

☆ جب کوئی برا خواب دیکھے تو شیطان اور اس خواب کی برائی سے اللہ تعالیٰ کی ان الفاظ کے ساتھ پناہ مانگ کر تین دفعہ اپنی بائیں طرف تھتکارے (اس طرح کہ منہ کی ہوا کے ساتھ تھوک کے کچھ ذرّات بھی نکل جائیں) ﴿اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَمِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرُّؤْيَا﴾ (صحیح مسلم:2261)

☆ جس کروٹ پر ہوں اس کو بدل دیں۔ (مسلم:2262)

☆ دوران نیند جب آنکھ کھل جائے تو یہ دعا پڑھیے، اس دعا کے بعد جو بھی دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرمائیں گے:

﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ﴾ (صحیح بخاری:1154)

''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی (حقیقی) معبود نہیں ہے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہی اسی کی ہے اور تعریف بھی اسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ پاک ہے تمام تعریفیں اللہ کریم ہی کے لئے ہیں، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی (حقیقی) معبود نہیں ہے، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، گناہ سے بچنے کی توفیق اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔''

☆ قیامت کے دن سب لوگ ایک میدان میں جمع ہوں گے، آواز لگانے والا آواز لگائے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جن کے پہلو (عبادت کے لئے) اپنے بستر سے الگ رہتے تھے؟ پس تھوڑے سے لوگ کھڑے ہو جائیں گے۔ ان کو حکم ہوگا کہ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ (الترغیب والترھیب صفحہ 426)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز عشاء اور نماز فجر کے درمیان گیارہ رکعتیں نماز ادا فرماتے، ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے آخر میں وتر پڑھتے۔ (صحیح مسلم:736)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (عشاء کی نماز کے بعد) رات کے پہلے حصے میں آرام فرماتے، دوسرے حصے میں نماز تہجد پڑھتے اور تیسرے حصے (کے شروع) میں وتر پڑھتے، اس کے بعد اپنے بستر پر تشریف لے جاتے، پھر اگر رغبت ہوتی تو اپنی اہلیہ کے پاس تشریف لے جاتے تھے۔

(بخاری:1146 و مسلم:739)

شادی کے بعد کی سنتیں

☆ شادی کی پہلی رات اپنی بیوی کے پاس جاتے ہی اس کی پیشانی کے بالوں پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھیے:

﴿اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡئَلُكَ خَیۡرَھَا وَ خَیۡرَ مَا جَبَلۡتَھَا عَلَیۡهِ وَ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ شَرِّ ھَا وَ شَرِّ مَا جَبَلۡتَھَا عَلَیۡهِ﴾ (ابوداؤد:2162 و ابن ماجہ:1918)

''اے اللہ! بیشک میں آپ سے اس کی اور اس چیز کی اچھائی کا سوال کرتا ہوں جس پر آپ نے

اس کو پیدا کیا ہے اور میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جس پر آپ نے اسے پیدا کیا ہے۔''

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی اپنی بیوی کے پاس آنے کا ارادہ کرے تو مندرجہ ذیل دعا پڑھے، اس (کے نتیجے) میں جو اولاد مقدر ہوگی شیطان اسے نقصان نہیں پہنچا سکے گا: (دونوں ہر بار یہی دعا پڑھیں)

﴿بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا﴾

''(شروع) اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! ہم کو شیطان سے بچایئے اور جو (اولاد) آپ ہمیں عطا فرمائیں ان سے بھی شیطان کو دور رکھئے۔ (بخاری:141)

☆ صحبت سے فارغ ہونے کے بعد سونے یا کچھ کھانے سے پہلے غسل جنابت کریں اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو کم از کم استنجاء اور وضو کرلیں۔ (ابوداؤد:221)

☆ ایام حیض (اور نفاس) میں عورتوں سے الگ رہو اور پاک و صاف ہونے تک ان کے قریب نہ جاؤ۔ (البقرۃ:222)

☆ جو شخص اپنی بیوی کی دُبر یعنی پیچھے کے راستے سے (جماع) کرتا ہے تو تحقیق وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کردہ دین کا انکار کرتا ہے۔ (ترمذی:135)

خاوند اور بیوی کے حقوق

☆ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے (حق میں) اچھا ہے اور میں اپنے گھر والوں (بیوی بچوں) کے لئے تم سب سے اچھا ہوں۔ (ترمذی:3895)

☆ مرد اپنے اہل خانہ پر نگران اور ذمہ دار ہے اور اس کی اس ذمہ داری کے بارے میں اس سے پوچھا جائے گا۔ (بخاری:893 و مسلم:1828)

☆ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس انسان کا مقام قیامت کے دن بدترین ہوگا جو اپنی بیوی کے

ساتھ تعلق قائم کرنے کے بعد اس کا راز فاش کرتا ہے۔ (مسلم:1437)

☆عورت اپنے شوہر کے گھر اور اولاد کی (تربیت کی) نگران ہے۔(بخاری:893)

☆جب مرد اپنی عورت کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ آنے سے انکار کردے اور وہ (خاوند) ناراضگی کی حالت میں رات گزارے تو فرشتے اس عورت پر صبح تک لعنت کرتے رہتے ہیں۔

(بخاری:3237 مسلم:1436)

بچہ پیدا ہونے کے بعد کی سنتیں

☆آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی پیدائش کے بعد ان کے (دائیں) کان میں اذان دی۔ (ترمذی:1514)

دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت (تکبیر) کہی جائے۔(مجمع الزوائد:6206)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لڑکے (اور لڑکیاں) لائے جاتے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے لئے برکت کی دعا کرتے، پھر گھٹی (کھجور یا کوئی اور میٹھی چیز چبا کر لڑکے یا لڑکی کے منہ میں ڈال) دیا کرتے تھے۔ (ابوداؤد:5108)

☆بالوں کے وزن کے برابر چاندی خیرات کردینا سنت ہے۔ (ترمذی:1519)

☆نام پہلے دن بھی رکھا جاسکتا ہے۔ (بخاری:5470)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں (یا دو بکرے) اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری (یا ایک بکرا) ذبح کیا جائے۔(ابوداؤد:2844)

☆ پیدائش کے ساتویں دن ختنہ کیا جائے تو بہتر ہے، اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ کا ختنہ ساتویں دن کیا تھا۔ اگر تاخیر ہو جائے تو بالغ ہونے سے پہلے پہلے ختنہ کرلیا جائے۔ اگر پھر بھی بوجہ مجبوری رہ جائے تو بلوغت کے بعد زندگی کے کسی بھی حصہ میں کیا جاسکتا ہے۔ (المعجم الاوسط للطبرانی:558، اعلاء السنن:17/119، الاختتان صفحہ 11)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہاری اولاد بولنے لگےتو سب سے پہلے" لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ"، سکھادو، پھرمت پرواہ کروکہ کب مریں، اور جب دودھ کے دانت گر جائیں تو ان کونماز کا حکم دو۔ (ابن السنی:422)

بال، داڑھی اور مونچھوں کے متعلق سنتیں

☆ داڑھی تمام انبیاء کی سنت ہے۔ (احمد:25060)

☆ مونچھیں کاٹو اور داڑھی بڑھاؤ۔ (بخاری:5892؛ مسلم:259)

☆ تم مشرکین کی مخالفت کرو، (کیونکہ وہ داڑھی کٹواتے ہیں) تم داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کٹواؤ۔ (بخاری:5892)

☆ دس چیزیں (انسانی) فطرت میں شامل ہیں: 1، مونچھیں کٹوانا 2، داڑھی بڑھانا 3، مسواک کرنا 4، ناک میں قدرے زور سے پانی چڑھا کر صاف کرنا (اگر روزہ نہ ہو) 5، ناخن تراشنا 6، انگلیوں کے جوڑوں کو دھونا 7، بغل کے بال اُکھیڑنا (یا صاف کرنا) 8، زیرناف بال صاف کرنا 9، استنجاء کرنا 10، ختنہ کرنا۔ (مسلم:261)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے لیے مونچھ کتروانے، ناخن کاٹنے، بغل کے بال صاف کرنے اور زیرناف بال صاف کرنے کی مدت (زیادہ سے زیادہ) چالیس دن مقرر کی گئی ہے۔ (مسلم:258)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا ہے۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ قزع کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ بچے کے سر کا ایک حصہ منڈوا دینا اور ایک حصہ چھوڑ دینا۔ (مسلم:2120)

☆ ایک عورت نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ میری بیٹی کو حصبہ (جلدی بیماری) لگ گئی ہے، جس سے اس کے بال جھڑ گئے ہیں اور میں نے اس کی شادی کر دنی ہے، کیا میں اس میں

مصنوعی بال جوڑ سکتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بال جوڑنے والی، بال جڑوانے والی پر اور اس پر جس کے بال لے کر جوڑے جائیں لعنت فرمائی ہے۔ (بخاری:5935)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گودنے والی اور گدوانے کی خواہش کرنے والی پر لعنت فرمائی ہے۔ (بخاری:۵۹۴۰)

جمعہ کی سنتیں

☆ فرمانِ الٰہی ہے: اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے پکارا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف لپکو، اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ (الجمعہ:9)

☆ فرمانِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: ''غلام، عورت، بچے اور بیمار کے علاوہ ہر مسلمان پر جماعت کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھنا ضروری ہے۔'' (ابوداؤد:1069)

☆ ہر نماز جمعہ پورے ہفتہ کے گناہوں کا کفارہ ہے بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے۔'' (مسلم:233)

☆ تمام مسلمان جمعہ کے دن غسل کریں اور اچھے کپڑے پہنیں اور اگر خوشبو میسر ہو تو استعمال کریں۔'' (ابوداؤد:343)

☆ اگر جمعہ کے دن امام خطبہ دے رہا ہو اور کسی نے اپنے ساتھی سے کہا کہ خاموش ہو جاؤ تو اس نے لغو کام کیا۔'' (ابوداؤد:1053)

☆ جسے جمعہ کے وقت اُونگھ آئے تو وہ اپنی جگہ بدل لے۔ (ترمذی:526)

☆ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے بعد دو رکعت سنت پڑھا کرتے تھے۔ (ترمذی:۵۲۱)

☆ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص جمعہ کے بعد سنتیں پڑھے تو وہ چار پڑھے۔ (ترمذی:523)

☆ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ذکر کردہ دونوں حدیثوں پر عمل کرنے کا حکم دیتے تھے کہ پہلے دو رکعت سنت پڑھی جائیں، اس کے بعد چار سنت پڑھی جائیں۔ (ترمذی:523)

☆ مسجد میں بیٹھنے والوں کی گردنیں نہ پھلانگے اور نہ ان کے درمیان تفریق (فاصلہ) کرے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو لوگوں کی گردنوں پر سے گزرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: بیٹھ جاؤ تم نے تکلیف دی ہے۔ (ابوداؤد:1120)

☆ جو شخص جمعہ کے دن سورہ کہف (سورہ نمبر 18) کی تلاوت کرتا ہے تو دو جمعوں کے درمیان اس کے لئے نور چمکتا رہتا ہے۔ (حاکم:3392)

☆ عورتوں کو مسجد میں جانے سے نہ روکو، البتہ ان کے لئے گھر میں نماز پڑھنا بہتر ہے۔ (ابوداؤد:567)

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی سنتیں

☆ عید الفطر والے دن عید کی نماز سے پہلے کچھ کھا لینا سنت ہے۔ (کنز العمال:24517)

☆ عید والے دن نماز عید سے پہلے غسل کرنا سنت ہے۔ (کنز العمال:24524)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عید الفطر کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت تک نماز کے لئے نہیں نکلا کرتے تھے جب تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چند کھجوریں نہ کھا لیتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طاق تعداد (7,5,3,1) میں کھجور کھایا کرتے تھے۔ (بخاری:953)

☆ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ''عید الاضحیٰ کے دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت تک کچھ نہ کھاتے جب تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس نہ آ جاتے۔'' (ترمذی:542)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید الاضحیٰ والے دن نماز عید سے واپس آ کر قربانی کے گوشت میں سے ہی کھایا کرتے تھے۔'' (احمد:22984)

☆ ''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ سے باہر نکل کر عید گاہ میں نماز عید ادا کیا کرتے تھے، البتہ اگر

بارش ہوتی تو مسجد میں نماز پڑھ لیتے تھے۔" (ابوداؤد:1162)

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید گاہ کی طرف پیدل جایا کرتے تھے۔ (ابن ماجہ:1304)

☆ ذوالحجہ کے پہلے دس دن پورے سال میں نہایت اہم ہیں، اس لیے ان دس دنوں میں اور ایام تشریق میں ذکر اللہ بہت زیادہ کرنا چاہیے۔

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عید کی نماز کے لئے کوئی اذان نہیں کہی جاتی تھی اور نہ ہی عیدین (کے میدان) میں منبر ہوتا تھا، امام کھڑا رہتا تھا۔"
(بخاری:957)

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید کی نماز کے لئے عید گاہ تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو رکعت نماز (نماز عید) پڑھائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ نماز عید سے پہلے کوئی نماز پڑھی اور نہ ہی بعد میں۔ (بخاری:964)

☆ عید کے دن مندرجہ ذیل کام کرنے مسنون ہیں: 1 غسل کرنا, 2 مردوں کو خوشبو استعمال کرنا، 3 صدقۂ فطر عید گاہ جانے سے پہلے ادا کرنا، 4 عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ جانے سے پہلے کچھ نہ کھانا۔ (الترغیب والترھیب:2942، احمد:22984)

قربانی کے فضائل اور مسائل

☆ فرمانِ الٰہی ہے: (اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) تم اپنے پروردگار (کی خوشنودی) کے لیے نماز پڑھو، اور قربانی کرو۔ (سورۃ الکوثر:2)

☆ فرمانِ الٰہی ہے: کہہ دو کہ بیشک میری نماز، میری عبادت اور میرا جینا مرنا سب کچھ اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ (الانعام:162)

☆ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کے دن سب سے زیادہ محبوب عمل قربانی کے جانوروں کا خون

بہانا ہے۔ جانور کا خون بوقت ذبح زمین پر گرنے سے پہلے ہی دربارِ الٰہی میں شرفِ قبولیت پا لیتا ہے، لٰہذا تم خوش دلی کے ساتھ قربانی کیا کرو۔ (ترمذی:1493)

☆ قربانی نہ کرنے پر وعید: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قربانی کرنے کی طاقت رکھتا ہے، اس کے باوجود وہ قربانی نہیں کرتا تو وہ ہرگز ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔" (ابن ماجہ:3123)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان (ذی الحجہ کے پہلے) دس دنوں کے اندر کیے گئے نیک عمل سے زیادہ کسی دن کا عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ نہیں۔ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: کیا اللہ کے راستے میں جہاد کا عمل بھی ایسا نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جہاد بھی نہیں، مگر وہ شخص جو اپنی جان اور مال کو لے کر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلا اور واپس نہ لوٹا (یعنی شہید ہو گیا)۔" (ترمذی:757)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان دس دنوں میں بازار میں نکل جاتے اور بلند آواز سے تکبیرات کہتے۔ سننے والے بھی ان کی تکبیرات سن کر تکبیرات کہنے لگ جاتے تھے۔ (بخاری:۹۶۸)

☆ جو شخص قربانی کا ارادہ رکھتا ہو اس کے لیے مستحب ہے کہ وہ ذی الحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد قربانی کرنے تک اپنے ناخن اور جسم کے بال نہ کاٹے۔ (نسائی:4362)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدالاضحیٰ کے دن عید کی نماز پڑھنے سے پہلے کچھ نہ کھاتے۔ عید کی نماز پڑھنے کے بعد اپنی کی ہوئی قربانی کے جانور کی پکی ہوئی کلیجی تناول فرماتے۔" (احمد:22984، ترمذی:542)

☆ جانور کو ذبح کرنے سے پہلے چھری کو تیز رکھنا چاہیے۔ (ابن ماجہ:3170)

گائے، اُونٹ میں شرکت اور کسی کی طرف سے قربانی کرنا

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: گائے اور اُونٹ میں سات حصہ ہیں۔ (مسلم:1318)

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک عدد سینگوں والا دنبہ لانے کا حکم دیا جس کے پاؤں، پیٹ اور آنکھیں سیاہ ہوں۔ چنانچہ اسی قسم کا دنبہ لایا گیا تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قربانی کریں۔ فرمایا: عائشہ! چھری لاؤ۔ پھر فرمایا: اسے پتھر پر تیز کرو۔ میں نے اسی طرح کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھری لے کر دنبے کو پکڑا اور فرمایا:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُّحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّةِ مُّحَمَّدٍ﴾

''میں اللہ کے نام سے ذبح کرتا ہوں۔ اے اللہ! قبول کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی طرف سے۔'' پھر اسے ذبح فرما دیا۔ (مسلم:1967)

☆ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

1۔ ایسا جانور جو بھینگا یا کانا ہو یا جس کی بینائی نہ ہو یعنی آنکھ تو ہو لیکن دکھائی نہ دیتا ہو۔

2 ۔ ایسا جانور جو لنگڑا ہو یا جس کی ٹانگ ٹوٹی ہوئی ہو۔

3۔ بیمار جانور 4۔ ناک کٹا 5۔ دُم کٹا

6۔ اتنا لاغر اور دبلا کہ دوسرے جانوروں سے چلنے میں پیچھے رہ جاتا ہو۔

7۔ ایسا جانور بھی جس کا کان آگے یا پیچھے سے کٹا (چھلا) ہوا ہو یا چر کر دو حصے ہو گیا ہو یا کان میں گول سوراخ ہو یا کان جڑ سے کاٹ دیا گیا ہو۔

8۔ ایسا جانور جس کا سینگ کاٹ دیا گیا ہو یا ٹوٹ گیا ہو یا جڑ سے اُکھاڑ دیا گیا ہو یا سینگ بے جان یا خراب ہو۔

9۔ ٹوٹے ہوئے دانتوں والا جانور بھی قربانی کے لیے درست نہیں۔ (ابوداؤد:2805)

ذبح کون کرے؟

☆ اپنے ہاتھ سے قربانی کے جانور کو ذبح کرنا افضل ہے۔ (بخاری:5564)

صدقۃ الفطر کا صحیح مقصد

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ فطر فرض کیا ہے، تا کہ روزے دار فضول اور نازیبا قسم کی باتوں سے (جو روزہ دار سے سرزد ہو گئی ہوں) پاک ہو جائے اور مسکینوں کو کھانا میسر آجائے۔
(ابوداؤد:1611،عن ابن عباس)

فطرانہ کس پر واجب ہوتا ہے؟

☆ صدقہ فطر ہر غلام اور آزاد، مرد اور عورت، چھوٹے اور بڑے مسلمان پر واجب ہے۔
(بخاری:1453)

فطرانہ ادا کرنے کا وقت

☆ فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: صدقہ فطر عید گاہ کی طرف جانے سے پہلے پہلے ادا کر دیا جائے۔
(بخاری:1053،مسلم:986)

☆ بہتر ہے کہ صدقہ فطر عید کی نماز کے لیے جانے سے پہلے ہی ادا کر دیا جائے، اگر پہلے نہ دے سکے تو عید کے بعد دینے کی بھی گنجائش ہے۔ (مؤطا:995)

صدقہ فطر کن چیزوں سے ادا ہوتا ہے؟

☆ مختلف صحیح احادیث میں صدقہ فطر کے لئے مندرجہ ذیل چیزوں کا ذکر آیا ہے: گندم، جو، کھجور، کشمش، آٹا، پنیر اور عام خوراک (مثلاً دال، چنا، سوجی وغیرہ)۔ (بخاری:1506،مسلم:985)

صدقہ فطر کی مقدار

☆ صحیح احادیث میں صدقہ فطر کی مقدار ایک صاع یعنی تقریباً ساڑھے تین کلو ہے۔
(بخاری:1506،مسلم:984)

سفر کی سنتیں

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعرات کے دن سفر کرنا پسند فرماتے تھے۔ (بخاری ۲۹۴۹)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کو رخصت کرتے تو اس کا ہاتھ پکڑ کر یہ دعا فرماتے:

﴿اَسْتَوْدِعُ اللهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ﴾

(میں) تمہارا دین، تمہاری امانت اور تمہارے آخری اعمال اللہ تعالیٰ کو سونپتا ہوں۔

(ترمذی:3442، ابوداؤد:2603)

☆ مسافر مقیم کے لیے یہ دعا پڑھیں

﴿اَسْتَوْدِعُكُمُ اللهَ الَّذِىْ لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهٗ﴾ (جامع الاحادیث للسیوطی:1845)

میں تم کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کے پاس رکھی امانتیں ضائع نہیں ہوتیں۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کوئی چھوٹا یا بڑا لشکر روانہ فرماتے تو اسے دن کے شروع میں بھیجتے۔

(ابوداؤد:2608)

☆ جب تین آدمی کسی سفر میں نکلیں تو وہ اپنے میں سے کسی ایک کو اپنا امیر بنالیں۔ (ابوداؤد:2610)

☆ مسافر کی دعا مقبول ہے جسکی قبولیت میں کوئی شک نہیں۔ (ابوداؤد:1538)

☆ جب تم میں سے کوئی اپنے سفر سے اپنا کام پورا کر لے تو وہ اپنے گھر لوٹنے میں جلدی کرے۔ (بخاری:5429)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم (سفر سے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ واپس آئے یہاں تک کہ جب ہم مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "آئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ" ہم واپس آنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں"۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لگاتار یہ کہتے رہے یہاں تک کہ ہم مدینہ پہنچ گئے۔ (مسلم:1345)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر سے واپس آتے تو پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے اور اس میں دو رکعت نماز (شکرانہ) ادا فرماتے۔ (بخاری:3087)

نماز قصر سے متعلقہ چند باتیں

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو بکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ کئی سفروں میں رہا ہوں اور کبھی نہیں دیکھا کہ انہوں نے (چار رکعت والی) دو رکعتوں سے زیادہ نماز پڑھی ہو۔ (بخاری:1102)

نوٹ! یاد رہے کہ سفر میں فجر کی دو سنتیں اور عشاء کے وتر بھی پڑھنے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہیں۔ (بخاری:1000، 1159، 1102)

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سفر میں 19 دن تک ٹھہرے اور قصر (نماز) پڑھتے رہے۔ (بخاری:1080)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر میں ظہر کو مؤخر کرتے اور عصر کو مقدم کرتے، مغرب کو مؤخر کرتے اور عشاء کو مقدم کرتے۔ (مسند احمد جلد 6 صفحہ 135)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ (سفر میں) غروبِ شفق سے قبل سواری سے اُترے، مغرب کی نماز پڑھی، پھر انتظار کیا۔ غروبِ شفق کے بعد عشاء کی نماز ادا کی، پھر فرمایا: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب (سفر میں) جلدی ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح عمل فرماتے جیسے میں نے کیا ہے۔ (ابو داؤد جلد اصفحہ 178)

علم حاصل کرنا فرض ہے

☆ فرمانِ الٰہی ہے: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جن کو علم عطا کیا گیا ہے اللہ ان کو درجوں میں بلند کرے گا۔ (المجادلہ:11)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری طرف سے پہنچاؤ اگرچہ ایک آیت ہی ہو۔ (بخاری:3461)

☆ جس شخص نے میری جانب جھوٹی باتوں کی نسبت کی وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے۔ (بخاری:3461)

☆ انسان جب فوت ہو جاتا ہے تو اس کے تین اعمال کے سوا دیگر اعمال کا ثواب منقطع ہو جاتا ہے: (۱) صدقہ جاریہ (مثلاً: مسجد، کنواں وغیرہ بنانا) (۲) ایسا علم جس سے فائدہ اُٹھایا جاتا ہے۔ (۳) نیک اولاد جو میت کے لیے دعا کرتی ہے۔ (مسلم:1631)

☆ جو شخص علم کے راستے پر چل کر علم حاصل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کی جانب (جانے کے لیے) راستہ ہموار کر دیتے ہیں اور جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں درس و تدریس میں منہمک رہتے ہیں تو ان پر سکینت و طمانیت کا نزول ہوتا رہتا ہے اور رحمتِ الٰہی اُن پر سایہ فگن رہتی ہے اور فرشتے ان کا احاطہ کئے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ اپنے پاس موجود فرشتوں سے کرتے ہیں اور جس شخص کو اس کے عمل نے پیچھے کر دیا تو اس کا حسب و نسب اس کو آگے نہیں کر سکے گا۔ (مسلم:2699)

☆ جس شخص سے کسی علم کے بارے میں پوچھا گیا اور اس نے اس علم کو چھپا لیا تو اس کو قیامت کے دن آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔ (مسند احمد:7571)

خرید و فروخت کی سنتیں

☆ فرمانِ الٰہی ہے: اللہ نے خرید و فروخت کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔ (البقرۃ:275)

فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

☆ کسی شخص نے کبھی کوئی ایسا کھانا نہیں کھایا جو اس کھانے سے بہتر ہو جو اس نے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے کھایا ہو اور اللہ تعالیٰ کے پیغمبر داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں کی کمائی سے کھاتے تھے۔ (بخاری:2072)

☆ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ کوئی شخص کچھ پرواہ نہیں کرے گا کہ اس نے حلال حرام

(ذرائع) سے مال حاصل کیا ہے۔ (بخاری:2059)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت (لینے دینے) سے منع فرمایا ہے۔ (مسلم:1569)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شراب کے سبب دس طرح کے انسانوں کو ملعون قرار دیا: شراب نچوڑنے والا، اسے نچڑوانے والا، اسے پینے والا، اسے اٹھانے والا، جس کی جانب اٹھا کر لے جائی گئی، اسے پلانے والا، اسے فروخت کرنے والا، اس کی قیمت کھانے والا، اس کو خریدنے والا اور جس کے لئے اس کو خریدا گیا ہے۔ (ترمذی:1295، ابن ماجہ:3318)

☆ وہ گوشت جنت میں نہیں جائے گا جو حرام مال سے بنا ہے اور جو گوشت حرام (مال) سے تیار ہوا ہے وہ دوزخ ہی کے لائق ہے۔ (مسند احمد:15284)

قسمیں کھانے کی سنتیں

☆ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس بات سے روکتا ہے کہ تم اپنے باپ، دادا کے نام کی قسمیں کھاؤ۔ جس شخص نے قسم کھانی ہے وہ اللہ کے نام کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔ (بخاری:6108، مسلم:1646)

☆ جو شخص کسی کام پر قسم اٹھاتا ہے اور اس کے سوا (دوسرے کام) کو اس سے بہتر سمجھتا ہے تو وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے اور وہ کام کرے جس کے نہ کرنے پر قسم اٹھائی تھی۔ (مسلم:1650)

☆ تمہاری لغو قسموں کا اللہ تعالیٰ تم سے مؤاخذہ نہیں کرتا۔ (البقرۃ:225)

☆ یہ حکم اس شخص کے بارے میں نازل ہوا ہے جو بلا وجہ کہتا ہے: نہیں، اللہ کی قسم! ضرور اللہ کی قسم۔ (بخاری:4613)

علاج کرنے کی سنتیں

☆ فرمانِ الٰہی ہے: (ترجمہ) اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔ (الشعراء:80)

☆ فرمانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نازل نہیں کی جس کا علاج نازل نہ کیا ہو۔ (بخاری:5678)

☆ ہر بیماری کا علاج ہے۔ جب علاج بیماری کے مطابق ہو جاتا ہے تو اللہ کے حکم کے ساتھ تندرستی حاصل ہو جاتی ہے۔ (مسلم:2204)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اپنے اوپر دو شفاؤں کو لازم کرلو، شہد اور قرآن۔ (ابن ماجہ 333/3)

☆ کلونجی کا استعمال موت کے سوا ہر بیماری سے شفا دیتا ہے۔ (مسلم:2215)

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نمونیہ بخار کا علاج ''زیتون'' اور ''ورس'' بوٹی سے کرتے تھے۔ (ترمذی:2078)

فتنوں سے بچنے کی سنتیں

☆ فرمانِ الٰہی ہے: (ترجمہ) اور تم لوگ فتنہ سے بچتے رہو جس کا اثر تم میں سے صرف ظالموں تک ہی محدود نہیں رہے گا اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب سخت ہوتا ہے۔ (الانفال:25)

☆ فرمانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے: فتنوں سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرو۔ فتنے تاریک رات کے ٹکڑوں کی طرح ہوں گے۔ صبح کے وقت ایک شخص مومن ہوگا اور شام کے وقت کافر ہو جائے گا اور شام کے وقت مومن ہوگا اور صبح کے وقت کافر ہو جائے گا۔ دنیا کے سامان کے بدلے اپنے دین کو فروخت کر دے گا۔ (مسلم:118)

☆ عنقریب فتنے رونما ہوں گے۔ ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا۔ جو شخص بھی ان کی جانب دیکھے گا فتنے اس کو (اپنی جانب) کھینچ لیں گے۔ پس جو شخص پناہ کی جگہ پائے یا کوئی پناہ دینے والا مل جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کے ذریعہ پناہ حاصل کرے۔ (بخاری:7081، مسلم:2887)

☆ عنقریب مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی۔ وہ ان بکریوں کو لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں اور چراگاہوں کی جانب چلا جائے گا۔ اپنے دین کی حفاظت کے لئے فتنوں سے بھاگ جائے گا۔ (بخاری:18)

☆ قیامت قریب ہوگی تو علم قبض ہو جائے گا، فتنے ظہور پذیر ہوں گے، بخل (لوگوں کے دلوں میں) موجود ہوگا اور ہرج زیادہ ہوگا۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا (اے اللہ کے رسول!) ہرج کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قتل وغارت گری۔ (بخاری:85،مسلم:157)

لمبی عمر

☆ اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کے لیے کوئی عذر باقی نہیں چھوڑا جس کی موت کو اس نے اتنا مؤخر کر دیا کہ وہ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا۔ (بخاری:6419)

تکلیف برداشت کرنے کی سنتیں

☆ فرمانِ الٰہی ہے: (ترجمہ) (یہ لوگ) غصے کے پینے والے اور لوگوں کو معاف کر دینے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کو پسند فرماتا ہے۔ (آل عمران:134)

☆ فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ تعالیٰ کے پیغمبرؐ! میرے کچھ رشتے دار ایسے ہیں کہ میں ان سے تعلق جوڑتا ہوں اور وہ مجھ سے تعلق توڑتے ہیں، میں ان سے حسن سلوک کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں، میں ان سے بردباری سے پیش آتا ہوں اور وہ مجھ سے جہالت سے پیش آتے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تو ایسا ہی ہے جیسا کہ تم نے بیان کیا ہے تو گویا تم ان کے منہ میں گرم راکھ ڈال رہے ہو اور جب تک تم ایسا کرتے رہو گے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے ساتھ ایک فرشتہ مددگار رہے گا۔
(مسلم:2558)

بخل اور حرص کی ممانعت

☆ فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: ظلم کرنے سے بچو، اس لیے کہ ظلم قیامت والے دن اندھیروں کا باعث ہوگا اور حرص سے بچو، اس لیے کہ اسی حرص نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا ہے، اسی

حرص نے ہی انہیں اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ آپس میں خون ریزی کریں اور حرام کردہ چیزوں کو انہوں نے حلال سمجھ لیا۔ (مسلم:2578)

حسن خلق کی سنتیں

☆ فرمانِ الٰہی ہے: (ترجمہ) اور یقیناً آپ تو بڑے اخلاق پر فائز ہیں۔ (القلم:04)

☆ آپ برائی کو اچھے طریقے سے ٹال دیجئے (آپ دیکھیں گے کہ) آپ اور جس آدمی کے درمیان دشمنی ہے وہ آپ کا گہرا دوست بن جائے گا۔ (فصلت:34)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اخلاق کریمہ کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ (مسند احمد:8952)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میزان میں اچھے اخلاق سے زیادہ کوئی چیز بھاری نہیں ہے۔ (ابوداؤد:4801)

☆ نیکی اچھے اخلاق (کا نام) ہے۔ (احمد:17632)

☆ ایمان والوں میں کامل ایمان والے اچھے اخلاق والے ہیں۔ (ابوداؤد:4684)

☆ بے شک میرے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ پسندیدہ لوگ وہ ہیں جو اچھے اخلاق والے ہیں۔ (بخاری:۳۷۵۹)

☆ بے شک آدمی اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے رات کو قیام کرنے والے روزہ دار کا درجہ پا لیتا ہے۔ (المعجم الاوسط للطبرانی:3126)

صبر و تحمل کی سنتیں

☆ فرمانِ الٰہی ہے: جو لوگ صبر سے کام لیتے ہیں، ان کا ثواب انہیں بے حساب دیا جائے گا۔ (الزمر:10)

☆ اے ایمان والو! صبر کرو، ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرو اور ڈٹے رہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ (آل عمران:200)

☆ صبر اور نماز کے ذریعہ مدد حاصل کرو۔ (البقرۃ:153)

☆ اور آپ کو جو تکلیف پہنچے اس پر صبر کیجئے، یقیناً یہ پختہ عزائم میں سے ہے۔ (لقمان:17)

قرض لینے اور دینے کی سنتیں

☆ فرمانِ الٰہی ہے: اے ایمان والو جب تم آپس میں ایک دوسرے سے میعاد مقرر پر قرض کا معاملہ طے کرو تو اسے لکھ لیا کرو۔ (البقرۃ:282)

☆ اگر مقروض تنگ دست ہو تو آسانی تک اس کو مہلت دے دو اور اگر صدقہ کر دو تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔ (البقرۃ:280)

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے: اپنے آپ کو قرض سے بچاؤ۔ (کنز العمال:15483)

☆ بیشک اللہ پاک ہمیشہ قرض ادا کرنے والے کی مدد فرماتے ہیں، بشرطیکہ اس کا قرض غیر شرعی کاموں کے لئے نہ ہو۔ (کنز العمال:15430)

☆ بہترین وہ لوگ ہیں جو قرض چکانے میں جلدی کرتے ہیں اور اچھے انداز میں قرض واپس کر دیتے ہیں۔ (بخاری:۲۳۹۲)

☆ جو شخص قرض چکانے پر قادر ہو اس کے باوجود بھی اگر وہ ٹال مٹول سے کام لیتا ہے تو اس کا یہ فعل ظلم ہے۔ (بخاری:۲۲۸۷)

☆ جو قرض دار کی ضمانت دیتا ہے وہ ذمہ دار ہے۔ (ابن ماجہ ۲۴۰۵)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک شخص کی ضمانت دی تھی اور خود اپنی جیب سے اس کا قرض ادا کیا تھا۔ (ابن ماجہ:2406)

☆ جو شخص کسی تنگ دست کو مہلت دیتا ہے یا اس کا قرض معاف کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو اپنے عرش کے سایہ میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (مسلم:3006)

☆ پہلی امتوں میں سے جب ایک شخص کا حساب و کتاب ہوا تو اس کے نامۂ اعمال میں کوئی نیکی نہ تھی سوائے ایک بات کے کہ وہ لوگوں کو قرض دیتا تھا اور اپنے ملازموں سے کہتا تھا کہ جب لوگوں سے قرض وصول کرنے جاؤ تو دیکھ لینا جو شخص تنگ دست ہو اس کو مہلت دینا، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا (اے فرشتو!) میری ذات زیادہ حقدار ہے، اس سے درگذر کرو اور حساب نہ لو۔ (مسلم:1516)

☆ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ پاک قیامت کے دن اسے پریشانیوں سے نجات بخشے تو اسے چاہیے کہ تنگ دست کے لئے آسانی پیدا کرے یا معاف کر دے۔ (مسلم:1563)

☆ جو شخص کسی تنگ دست کے لئے آسانی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے دنیا اور آخرت میں آسانی کرے گا۔ (مسلم:2699)

☆ جس نے واپس دینے کی غرض سے قرض لیا اللہ پاک اس کی مدد فرماتے ہیں۔
(کنز العمال:15426)

رمضان المبارک کی سنتیں

☆ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں رضائے الٰہی کے لئے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس ایک روزہ کے بدلے میں اس کے چہرے کو جہنم کی آگ سے ستر سال (مسافت کے بقدر) دور کر دیتے ہیں۔ (بخاری:2840 و مسلم:1153)

☆ جس نے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے (اللہ تعالیٰ) کی رضا کے لیے رمضان کے روزے رکھے تو اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری:38 و مسلم:760)

☆ سحری کھایا کرو، اس لیے کہ سحری کھانے میں یقیناً برکت ہے۔ (بخاری:1903)

☆ جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو نہ فحاشی کی باتیں کرے اور نہ شور و غل کرے۔ پس اگر کوئی تم کو گالی گلوچ دے یا تم سے لڑے تو کہہ دو کہ میں روزہ دار ہوں۔ (بخاری:1904)

☆ جو (روزہ کی حالت میں) جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں ہے کہ یہ اپنا کھانا پینا چھوڑے۔ (بخاری:1903)

☆ جس نے کسی روزہ دار کا روزہ کھلوایا اس کے لئے اس روزے دار کی مثل اجر ہے، بغیر اس کے کہ روزہ دار کے اجر سے کچھ کمی ہو۔ (ترمذی 807)

اعتکاف

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہر رمضان میں دس دن کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے، مگر جس سال آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا انتقال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس سال 20 دن اعتکاف فرمایا۔ (بخاری:2044)

☆ رمضان کے علاوہ بھی ایک دن یا ایک رات کا اعتکاف کیا جا سکتا ہے۔ (ابن ماجہ:1772)

شبِ قدر کی سنتیں

☆ رمضان کے آخری عشرے (دس دن) کی طاق راتوں میں لیلۃ القدر (شبِ قدر) تلاش کرو۔ (بخاری:2020)

☆ جس نے لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری:35)

☆ لیلۃ القدر میں یہ دعا پڑھنا مسنون ہے:

﴿اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ، تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ﴾ (ترمذی:3513)

اے اللہ! آپ معاف کرنے والے ہیں اور معافی کو پسند کرتے ہیں، لہٰذا آپ مجھے معاف فرما دیجئے۔

مہمان نوازی کا سنت طریقہ

☆ ملاقات کرنے کے لیے آنے والے کو دیکھ کر اَهْلًا وَّ سَهْلًا وَّ مَرْحَبًا یعنی خوش آمدید کہنا

مسنون ہے، جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھ کر مرحبا (خوش آمدید) فرمایا تھا۔ (ترمذی:2735)

☆ جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ (دستور کے ساتھ) اپنے مہمان کی عزت کرے (صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: دستور کیا ہے؟) فرمایا: ایک دن اور ایک رات تو پُر تکلف دعوت ہے اور ضیافت (مہمان نوازی) تین دن کے لئے ہے، اس کے بعد صدقہ خیرات ہے۔ (بخاری:6019)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مہمان جب رخصت ہو تو گھر کے دروازے تک اس کو چھوڑنا چاہیے۔ (ابن ماجہ:3358)

والدین کے حقوق

☆ ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہاری ماں۔ پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہاری ماں۔ پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہاری ماں۔ پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارا باپ۔ (المعجم الاوسط للطبرانی:4482)

☆ ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور جہاد میں شریک ہونے کی اجازت چاہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان کی خدمت کرو (تمہارا) یہی جہاد ہے۔ (بخاری:3004 و مسلم:2549)

☆ ایک شخص اپنی والدہ کو کمر پر اٹھائے ہوئے طواف کرا رہا تھا۔ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کیا میں نے اس طرح خدمت کر کے اپنی والدہ کا حق ادا کر دیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سانس کا بھی حق ادا نہیں ہوا۔ (تفسیر ابن کثیر 24:17)

اولاد کے حقوق

☆ اپنی اولاد کی عزت کرو، ان کے آداب (زندگی) کو بہتر بناؤ۔ (ابن ماجہ:3617)

☆ عطیہ دینے میں اپنی اولاد میں برابری کرو۔ (بخاری:2586 باب الھبۃ)

☆ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! میں نے اپنے بیٹوں میں سے ایک کو غلام دیا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: دوسروں کو بھی دیا ہے؟ تو اس نے کہا: نہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انصاف کرو۔ (بخاری:2586)

پڑوسیوں کے حقوق

☆ فرمانِ الٰہی ہے: اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو، نیز رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، قریب والے پڑوسی، دور والے پڑوسی، ساتھ بیٹھے (یا ساتھ کھڑے) ہوئے شخص اور راہ گیر کے ساتھ اور اپنے غلام باندیوں کے ساتھ بھی (اچھا برتاؤ رکھو)۔ (النساء:36)

☆ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام ہمیشہ پڑوسیوں کے حقوق کے بارے میں مجھے وصیت کرتے رہے، یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ اسے (یعنی پڑوسی کو) وارث بنادیں گے۔ (بخاری:6014 ومسلم:2625)

☆ ”جس کو یہ بات اچھی لگے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے محبت کریں اس کو چاہیے کہ جب وہ بات کرے تو سچی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو ادا کرے اور جب اس کا کوئی پڑوسی بنے تو اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔“

(مکارم الاخلاق لابن ابی الدنیا: ص88)

☆ واللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔

(بخاری:5185 ومسلم:47)

قریبی رشتہ داروں کے حقوق

☆ فرمانِ الٰہی ہے: اور اللہ کی کتاب کے مطابق پیٹ کے رشتہ دار دوسرے مومنوں اور مہاجرین کے مقابلے میں ایک دوسرے پر (میراث کے معاملے میں) زیادہ حق رکھتے ہیں۔
(الاحزاب:6)

☆ لہٰذا تم رشتہ دار کو اس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو بھی۔ جو لوگ اللہ کی خوشنودی چاہتے ہیں، ان کے لیے یہ بہتر ہے، اور وہی ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔ (الروم:38)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں: میں بہت رحم کرنے والا ہوں، رحم (رشتہ) کو میں نے اپنے نام سے نکالا ہے، جو اسے ملائے گا میں اسے ملاؤں گا اور جو اسے توڑے گا میں اسے توڑوں گا۔ (ترمذی:1907)

☆ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ میں نیکی کس کے ساتھ کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنی ماں کے ساتھ، پھر اپنی ماں کے ساتھ، پھر اپنی ماں کے ساتھ، پھر باپ کے ساتھ، پھر (اس کے بعد) جو قریب ترین اور پھر قریب تر رشتے دار کے ساتھ۔
(المعجم الاوسط للطبرانی:4482)

☆ چچا باپ کے قائم مقام ہے۔ (الجامع فی الحدیث:101)

☆ بہترین صدقہ یہ ہے کہ تم اپنی اس بیٹی پر خرچ کرو جو طلاق ہونے کی وجہ سے تمہارے پاس لوٹ آئے اور تمہارے سوا اس کا کمانے والا کوئی نہ ہو۔ (ابن ماجہ:3667)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مختلف سنتیں

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے اور سننے والا جواب میں یَرْحَمُكَ اللّٰہ کہے، پھر چھینکنے والا اس کے جواب میں "یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ" کہے۔
(بخاری:6224)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھینکتے وقت اپنا ہاتھ یا کپڑا منہ پر رکھ لیتے اور آواز پست رکھتے تھے۔
(کنز العمال:18503)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نیا کپڑا پہن کر یہ دعا پڑھے پھر پرانا کپڑا اللہ رب العزت کے نام پر دے دے تو وہ دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ﴾ (ترمذی:3560)

”تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جس نے مجھے (نیا) کپڑا پہنایا جس سے میں اپنی شرم گاہ چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس کے ذریعہ خوبصورتی حاصل کرتا ہوں۔“

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کوئی تکلیف ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معوذتین قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر ہاتھوں پر پھونک کر ہاتھوں کو بدن پر پھیرتے اور یہی عمل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر والوں پر بھی کرتے تھے جب کوئی بیمار ہو جاتا تھا۔ (صحیح ابن حبان: 6590)

☆ مریض اپنی تکلیف کی جگہ پر ہاتھ رکھ کر تین بار بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر سات مرتبہ یہ دعا پڑھے (ان شاء اللہ تعالیٰ ہر قسم کا درد یا تکلیف جلد ختم ہو جائے گی):

﴿”اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ“﴾

”میں اللہ تعالیٰ کے غلبہ اور قدرت کی پناہ لیتا ہوں ہر اس تکلیف سے جو میں پاتا ہوں اور ڈرتا ہوں۔“ (مسلم:2202)

☆ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار لوگ بغیر حساب و کتاب جنت میں داخل ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا کہ وہ دنیا میں آگ سے داغ نہیں لگواتے، نہ جھاڑ پھونک (تعویذ جادو گنڈے) کرواتے ہیں اور نہ کوئی برا شگون لیتے ہیں۔ (بخاری:5705)

☆ مسلمان کو کوئی مصیبت، بیماری، غم، یا پریشانی پہنچتی ہے حتیٰ کہ اگر کوئی کانٹا بھی اسے چبھ

جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔ (بخاری:۵۶۴۲)

☆ اے اللہ کے بندو! علاج کیا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں اُتاری جس کا علاج نہ اُتارا ہو۔ (احمد:18454، ابوداؤد:3857)

حصہ چہارم

مسنون دعائیں

تربیتی نصاب

مسنون دعائیں

صبح وشام ہر قسم کے نقصان سے بچنے کی دعا

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْئٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ﴾ (3بار صبح وشام) (ابوداود:5090)

”اس اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہوں جس کے نام کی وجہ سے زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے (اور) جاننے والا ہے۔“

سفر کی دعا

﴿سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾

(مسلم:1342)

”پاک ہے وہ ذات جس نے سواری کو ہمارے تابع کر دیا حالانکہ ہم اس کو قابو میں لانے کی طاقت نہیں رکھتے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف ضرور لوٹ کر جانے والے ہیں۔“

جب سواری چلنا شروع ہو جائے تو یہ دعا پڑھے

﴿اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی، اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَہٗ، اَللّٰھُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ، وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْأَھْلِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ، وَکَاٰبَۃِ الْمَنْظَرِ، وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْأَھْلِ﴾ (صحیح مسلم، حدیث:1346)

”اے اللہ! ہم آپ سے اس سفر میں سوال کرتے ہیں نیکی اور تقویٰ کا اور اس عمل کا جس سے آپ راضی ہوتے ہیں، اے اللہ! آسان کر دیجیے ہم پر اس سفر کو اور کم کر دیجیے ہم پر درازی اس سفر کی، اے اللہ! آپ ہی ہیں رفیق سفر میں اور خبر گیر ہیں گھر بار میں، اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں آپ کی سفر کی مشقت سے اور بری حالت دیکھنے سے اور واپس آ کر بری حالت پانے سے مال میں اور بیوی بچوں میں۔“

جب کشتی میں سوار ہو تو کہے

﴿بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّىْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ... وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾ (مسند ابی یعلیٰ، حدیث:6718)

''اس کا چلنا بھی اللہ ہی کے نام سے ہے، اور لنگر ڈالنا بھی، یقین رکھو کہ میرا پروردگار بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔ اور ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر ہی نہیں پہچانی جیسا کہ اس کی قدر پہچاننے کا حق تھا، حالانکہ پوری کی پوری زمین قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہوگی، اور سارے کے سارے آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ وہ پاک ہے اور بہت بالا و برتر اس شرک سے جس کا ارتکاب یہ لوگ کر رہے ہیں۔''

اپنا قرض وصول کرے تو کہے

﴿أَوْفَيْتَنِي أَوْفَى اللّٰهُ بِكَ﴾ (صحیح بخاری، حدیث:2305)

''تو نے میرا حق پورا کیا اللہ تعالیٰ تیرا حق پورا کرے۔''

روزہ افطار کی دعا

﴿ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ﴾ (ابو داؤد:2357)

''پیاس ختم ہوگئی، رگیں تر ہوگئیں، اور اگر اللہ نے چاہا تو ثواب مل گیا۔''

لباس پہننے کی دعا

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ﴾ (ابو داؤد:4025)

''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے مجھے یہ لباس پہنایا اور اس نے مجھے میری طاقت اور قوت سے زیادہ رزق دیا۔''

مجلس کی اختتامی دعا

﴿ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ﴾ (ترمذی:3433)

" آپ پاک ہیں اے اللہ ! اپنی حمد کے ساتھ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں آپ سے بخشش چاہتا ہوں اور آپ کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔"

اہل قبرستان کے لیے دعا

﴿اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ﴾ (ترمذی:1053)

" سلام ہو تم پر اے قبر والو بخش دے اللہ تعالیٰ ہم کو اور تمہیں اور تم گزر گئے اور ہم آپ کے نقشِ قدم آنے والے ہیں۔"

والدین کے لیے دعا

﴿رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا﴾ (بنی اسرائیل:42)

" اے میرے رب! ان پر رحم فرما جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں پالا ہے۔"

مرغ کی اذان سن کر پڑھنے والی دعا

﴿اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ﴾ (بخاری:3303)

" اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔"

گدھے اور کتے کی آواز سن کر پڑھنے والی دعا

﴿اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ﴾ (بخاری:3303)

" میں پناہ چاہتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے۔"

ہدیہ دینے والے کے لیے دعا

﴿بَارَكَ اللهُ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ﴾ (بخاری:2049)

"اللہ تعالیٰ تمہارے اہل اور مال میں برکت فرمائے۔"

چھینکنے کے بعد کی دعا

چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے۔ سننے والا جواب میں يَرْحَمُكَ اللهُ کہے۔ پھر چھینکنے والا اس کے جواب میں يَهْدِيْكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ کہے۔ ترجمہ "اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری حالت درست فرمائے۔" (بخاری:6224)

بیمار کے لیے دعا

﴿اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآئُكَ شِفَآءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا﴾ (بخاری:5750)

"بیماری کو دور فرما دیجئے (اے) انسانوں کے پروردگار! شفا دیں آپ ہی شفا دینے والے ہیں آپ کے سوا کسی کی شفا نہیں ہے ایسی شفا دیں جو بیماری کو ختم کر دے۔"

دنیا و آخرت کے تمام مقاصد کی جامع دعا

﴿رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾

(بخاری:6389 و مسلم::2690)

"اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔"

علم، عمل اور رزق کی دعا

﴿اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا طَيِّبًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا﴾ (ابن ماجہ:925)

"اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم مانگتا ہوں اور پاک وحلال رزق اور عمل مقبول۔"

غم دور کرنے کی دعا

﴿يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ﴾ (ترمذی:3524)

"اے زندہ، اے قائم رہنے والے! میں تیری رحمت سے فریاد کرتا ہوں۔"

مشکلات میں آسانی کے لیے دعا

﴿اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ إِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلًا وَّأَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ سَهْلًا إِذَا شِئْتَ﴾

(ابن حبان:974)

"اے اللہ! کوئی (مشکل کام یا غم) آسان نہیں ہوسکتا، لیکن جسے تو آسان کر دے اور تو غم (مشکل) کو آسان کر دیتا ہے جب تو چاہے۔"

تفکرات اور قرض سے بچنے کی دعا

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ﴾

(ابو داؤد:1557)

"اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں پریشانی اور غم سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں عاجز ہو جانے اور کاہلی سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں بزدلی سے اور بخل سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں قرض کے بوجھ اور لوگوں کے تسلط (غلبے) سے۔"

نیند میں گھبراہٹ یا وحشت ہونے پر یہ دعا پڑھیں

﴿أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّآمَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَ شَرِّ عِبَادِهٖ وَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَ أَنْ يَّحْضُرُوْنِ﴾ (ابو داؤد:3895)

"میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعے سے اس کی ناراضگی سے اور اس کے

بندوں کے شر اور شیطانوں کے وسوسے ڈالنے سے اور اس بات سے کہ وہ شیاطین میرے پاس آئیں (اور مجھے بہکائیں)۔"

دنیا و آخرت کے تمام غموں سے نجات

﴿حَسبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيهِ تَوَكَّلتُ وَهُوَ رَبُّ العَرشِ العَظِيمِ﴾

(7 بار صبح، شام) (ابو داؤد: 5083)

"میرے لیے اللہ ہی کافی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ عرش عظیم کا رب ہے۔"

حصول سفارش کے لیے اذان کے بعد کی دعا

﴿اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ القَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الوَسِيلَةَ وَالفَضِيلَةَ وَابعَثهُ مَقَامًا مَّحمُودَنِ الَّذِي وَعَدتَّهٗ﴾ (بخاری: 614)

"اے اللہ! اے اس کامل پکار کے رب اور نماز قائم رہنے والی کے رب! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرما مقام وسیلہ اور فضیلت اور سرفراز فرما ان کو مقام محمود پر جس کا تو نے وعدہ کیا ان سے۔"

نماز کے بعد کی دعا

﴿رَبِّ اَعِنِّي عَلٰى ذِكرِكَ وَشُكرِكَ وَحُسنِ عِبَادَتِكَ﴾ (نسائی: 1303)

"اے میرے رب! میری مدد فرما اپنا ذکر کرنے پر اور شکر کرنے پر اور اچھی عبادت کرنے پر۔"

قریب الموت کو تلقین

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: موت کے قریب شخص کو تلقین کرو، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ: ترجمہ "نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے۔" (ابو داؤد: 3119)

بوقت مصیبت نعم البدل مانگنے کی دعا

﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيهِ رَاجِعُونَ اَللّٰهُمَّ اْجُرنِي فِي مُصِيبَتِي وَاخلُف لِي خَيرًا مِّنهَا﴾

(مسلم: 918)

”یقیناً ہم اللہ ہی کی ملکیت ہیں اور یقیناً ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، اے اللہ! اجر دے مجھے میری اس مصیبت میں اور بدلے میں عطا فرما مجھے اس سے زیادہ بہتر۔“

میت کو قبر میں اتارتے وقت کی دعا

﴿بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ﴾ (ابو داؤد:3213)

”اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے مطابق (تمھیں دفن کرتے ہیں)۔“

اللہ کی پناہ حاصل کرنے کے لیے عظیم کلمات

﴿اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ﴾ (بخاری:6616)

”اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں بلا کی مشقت سے اور بدبختی کے ملنے سے اور برے فیصلے سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے۔“

تمام معاملات میں خیریت طلب کرنے کی دعا

﴿اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ﴾ (مسند احمد:17628)

”اے اللہ ہمارے تمام معاملات کا انجام بہتر فرما دے اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے محفوظ فرما۔“

بیمار پرسی کرتے ہوئے مریض کو دعا دیں

﴿لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ﴾ (بخاری:3621)

”کوئی حرج نہیں یہ بیماری پاک کرنے والی ہے، اگر اللہ نے چاہا۔“

جہنم سے پناہ مانگنے کی صبح وشام کی دعا

﴿اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِىْ مِنَ النَّارِ﴾ (7 بار صبح وشام)(ابو داؤد: 5081)

"اے اللہ مجھے جہنم کی آگ سے بچالے۔"

مریض کی شفایابی کے لئے عظیم دعا

﴿اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ﴾ (ترمذی: 2083)

"میں سوال کرتا ہوں بڑی عظمت والے اللہ سے جو عرش عظیم کا رب ہے کہ وہ تمہیں شفا عطا فرمائے۔"

کسی کا شکریہ ادا کرنے کا عمدہ طریقہ

﴿جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا﴾ (ترمذی: 2035)

"بدلہ دے تمہیں اللہ زیادہ بہتر۔"

ادائیگی قرض کی دعا

﴿اَللّٰهُمَّ اكْفِنِىْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِىْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ﴾

(ترمذی: ۳۵۶۳)

"(اے اللہ! تو مجھے کافی ہو جا حلال (رزق) کے ساتھ اپنے (حرام) کردہ رزق سے اور مجھے بے پرواہ کر دے اپنے فضل سے، اپنے ماسوا (ہر ایک) سے۔"

ہر حاجت کے لیے آیت کریمہ کا ورد

﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ (ترمذی: 3505)

"نہیں ہے کوئی معبود مگر تو ہی، تو پاک ہے یقیناً میں ہی ظالموں میں سے ہوں۔"

آتشِ نمرود میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا

﴿حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ﴾ (بخاری:4563)

”ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔“

کسی آدمی یا دشمن کے شر سے بچنے کی دعا

﴿اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ﴾ (ابوداؤد:153)

”اے اللہ! یقیناً ہم کرتے ہیں تجھ ہی کو ان کے مقابلے میں اور تیری پناہ میں آتے ہیں ان کی شرارتوں سے۔“

آندھی کے وقت کی دعا

﴿اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا﴾ (ابوداؤد:5097)

”اے اللہ! بے شک میں تجھ سے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس کے شر سے۔“

بارش طلب کرنے کی دعا

﴿اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا﴾(بخاری:1014)

”اے اللہ! ہمیں بارش عطا فرما، اے اللہ! ہمیں بارش عطا فرما، اے اللہ! ہمیں بارش عطا فرما۔“

بارش برسنے کے دوران پڑھیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برستی بارش کو دیکھتے تو پڑھتے:

﴿اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَّافِعًا﴾ (بخاری:1032)

”اے اللہ! (اس) بارش کو فائدہ مند بنادے۔“

دولہا کو مبارک باد دینے کے لیے یہ کہے

﴿بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ﴾ (ابوداؤد، حدیث:2132)

”اللہ تیرے واسطے برکت کرے اور اللہ تعالیٰ تجھ پر برکت کرے اور تم دونوں کو بہتری پر جمع کرے۔“

ذکر الٰہی

☆ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے پیغمبر! جو کتاب تمہارے پاس وحی کے ذریعے بھیجی گئی ہے اس کی تلاوت کرو، اور نماز قائم کرو۔ بیشک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔ اور اللہ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ اس سب کو جانتا ہے۔
(العنکبوت:45)

☆ مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد رکھوں گا۔ اور میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔
(البقرہ:152)

☆ اور اپنے رب کا صبح و شام ذکر کیا کرو، اپنے دل میں بھی، عاجزی اور خوف کے (جذبات کے) ساتھ اور زبان سے بھی، آواز بہت بلند کیے بغیر! اور ان لوگوں میں شامل نہ ہو جانا جو غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ (الاعراف 205)

☆ کہہ دو کہ: اللہ جس کو چاہتا ہے، گمراہ کر دیتا ہے اور اپنے راستے پر انہی کو لاتا ہے جو اس کی طرف رجوع کریں، یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے ہیں اور جن کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں، یاد رکھو کہ صرف اللہ کا ذکر ہی وہ چیز ہے جس سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔ (الرعد:28_27)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابن آدم نے ایسا کوئی عمل نہیں کیا جو ذکر الٰہی سے بڑھ کر اسے اللہ کے عذاب سے نجات دینے والا ہو۔ (مسند احمد:22079)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی قوم کسی ایسی مجلس میں نہیں بیٹھتی جس میں وہ اللہ کا ذکر

کرتے ہوں مگر انہیں فرشتے گھیر لیتے ہیں اور رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان لوگوں میں کرتا ہے جو اس کے پاس ہوتے ہیں۔ (مسلم:2700)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلام یہ ہے:

﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ﴾ (مسلم:2137)

ترجمہ" اللہ تعالیٰ پاک ہیں اور سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں جو زبان سے کہنے میں ہلکے ہیں، لیکن اعمال کے ترازو میں بھاری اور بخشنے والے ہیں اور خدا کے نزدیک بہت پیارے ہیں: ﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ ": ترجمہ" اور پاک ہے وہ ذات جو عظمت والی ہے اور ساری تعریفیں اسی کے لئے ہیں۔" (بخاری:2406 2694 ومسلم)

☆ جو شخص ان کلمات کو دن میں سو مرتبہ کہے اس کو سو غلاموں کو آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا اور سو نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جائیں گی اور اس کے سو گناہ مٹا دیے جائیں گے اور اس روز شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور (قیامت کے دن) کوئی شخص اس سے بہتر عمل لے کر نہیں آئے گا، مگر وہ شخص جس نے ان کلمات کو زیادہ پڑھا۔ اور وہ کلمات یہ ہیں:

﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ (بخاری:3293 ومسلم:2691)

" خدا کے سوا کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں ہے وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ملک اور بادشاہی اسی کی ہے اور اسی کے لئے ہر قسم کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ابو موسیٰ! کیا میں تجھ کو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ بتلادوں؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: وہ خزانہ یہ ہے: ﴿لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ: "برائی سے بچنے کی ہمت ہے نہ نیکی کرنے کی طاقت، مگر اللہ کی توفیق ہی سے۔"

(بخاری:6409 ومسلم:2704)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ذکر الٰہی کرتا ہے اور جو ذکر الٰہی نہیں کرتا وہ زندہ اور مردہ کے مانند ہیں۔" (بخاری:6407)

☆ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا نہ آگاہ کروں میں تم کو تمہارے ان اعمال سے جو بہترین اعمال ہیں اور بہت پاکیزہ اعمال ہیں تمہارے بادشاہ کے خیال میں اور بہت بلند اعمال ہیں تمہارے درجات میں اور تمہارے لئے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہیں اس سے کہ ملو تم اپنے دشمن سے (یعنی لڑائی میں) اور مارو تم ان کی گردنوں کو اور ماریں وہ تمہاری گردنوں کو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ خدا کا ذکر ہے۔ (ترمذی:3377)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک درخت کے پاس سے گزرے جس کے پتے خشک تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی ٹہنیوں پر لاٹھی ماری، پتے جھڑ کر زمین پر گرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور سُبْحَانَ اللّٰہِ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنے سے بندے کے گناہ اسی طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے جھڑے ہیں۔

(ترمذی:3533)

حصہ پنجم

عورتوں کے مخصوص مسائل

تربیتی نصاب

حیض
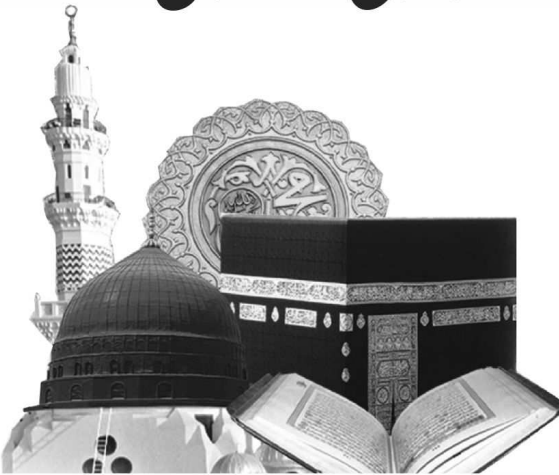
﴿وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴿۲۲۲﴾﴾ (البقرۃ آیت نمبر :222)

"آپ سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں، کہہ دیجئے کہ وہ گندگی ہے، حالت حیض میں عورتوں سے الگ رہو اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں ان کے قریب نہ جاؤ، ہاں جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے اللہ نے تمہیں اجازت دی ہے، اللہ توبہ کرنے والوں کو اور پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔"

﴿عَنْ اَسْمَاءَ رضی اللہ عنہ قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: اِحْدَانَا يُصِيْبُ ثَوْبَهَا مِنْ دَمِ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ: تَحُتُّهُ، ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ، ثُمَّ تَنْضَحُهُ ثُمَّ تُصَلِّيْ فِيْهِ﴾ (بخاری و مسلم: 227\701)

''حضرت اسماء رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی: ہم میں سے کسی عورت کے کپڑے پر حیض کا خون لگ جاتا ہے، تو وہ اس سے کیا معاملہ کرے؟ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پہلے اسے کھرچ ڈالو، پھر پانی سے مل کر دھولو، پھر اس پر کھلا پانی بہاؤ، پھر اس میں نماز پڑھ لو۔''

﴿عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رضی اللہ عنہ وَكَانَتْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ بَعْدَ الطُّهْرِ شَيْئًا﴾ (سنن ابی داود:306)

"حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی ان کا بیان ہے کہ ہم حیض سے فراغت کے بعد زرد یا مٹیالے رنگ کی رطوبت کچھ نہ سمجھتے تھے (یعنی اس کو حیض میں شمار نہیں کرتے تھے)۔"

﴿عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَاَلَتِ امْرَاَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ-صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ فِي مَنَامِهِ فَقَالَ: إِذَا كَانَ مِنْهَا مَا يَكُونُ مِنَ الرَّجُلِ فَلْتَغْتَسِلْ ﴾ (بخاری و مسلم: 737)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک ایسی عورت کے بارے میں مسئلہ پوچھا جو خواب میں ویسا ہی دیکھتی ہے جیسا کہ ایک نوجوان مرد دیکھتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اس کے ساتھ ایسا معاملہ ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ غسل کرے۔''

﴿ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تَقْرَإِ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِّنَ الْقُرْآنِ ﴾ (ترمذی: 131)

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حائضہ عورت اور جنبی آدمی قرآن پاک میں سے کچھ بھی نہ پڑھے۔''

﴿ عَنْ جَسْرَةَ بِنْتِ دِجَاجَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ: جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُجُوهُ بُيُوتِ أَصْحَابِهِ شَارِعَةٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ وَجِّهُوا هٰذِهِ الْبُيُوتَ عَنِ الْمَسْجِدِ. ثُمَّ دَخَلَ النَّبِيُّ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَلَمْ يَصْنَعِ الْقَوْمُ شَيْئًا رَجَاءَ أَنْ تَنْزِلَ فِيهِمْ رُخْصَةٌ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ بَعْدُ فَقَالَ وَجِّهُوا هٰذِهِ الْبُيُوتَ عَنِ الْمَسْجِدِ فَإِنِّي لَا أُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ ﴾ (ابوداود: 232)

''جسرہ بنت دجاجہ فرماتی ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اس حال میں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے گھروں کے دروازے مسجد کی طرف کھلتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان گھروں کے دروازوں کو مسجد کی طرف سے ہٹا لو۔ پھر ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں داخل ہوئے اس حال میں کہ لوگوں نے اس امید پر کہ اس حوالے سے کچھ رخصت مل جائے اس بات پر عمل نہ کیا، پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی طرف تشریف لائے اور فرمایا: ان گھروں کے دروازوں کو مسجد کی طرف

سے ہٹالو، اس لیے کہ میں حائضہ عورت اور جنبی آدمی کو مسجد میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دیتا۔"

﴿عن مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْطَجِعُ مَعِيَ وَأَنَا حَائِضٌ وَبَيْنِي وَبَيْنَهُ ثَوْبٌ﴾ (صحیح مسلم:681)

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ساتھ لیٹے ہوتے اس حال میں کہ میں حائضہ ہوتی میرے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان ایک کپڑا ہوتا۔"

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِ الْمَحِيْضِ فَقَالَ تَأْخُذُ إِحْدَاكُنَّ مَاءَهَا وَسِدْرَتَهَا فَتَطَهَّرُ فَتُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ تَصُبُّ عَلَى رَأْسِهَا فَتَدْلُكُهُ دَلْكًا شَدِيْدًا حَتّٰى تَبْلُغَ شُؤُوْنَ رَأْسِهَا ثُمَّ تَصُبُّ عَلَيْهَا الْمَاءَ ثُمَّ تَأْخُذُ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَطَهَّرُ بِهَا فَقَالَتْ أَسْمَاءُ وَكَيْفَ تَطَهَّرُ بِهَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ تَطَهَّرِيْنَ بِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَأَنَّهَا تُخْفِيْ ذٰلِكَ تَتَبَّعِيْنَ أَثَرَ الدَّمِ﴾ (مسلم:749)

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حیض کے بعد غسل کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پانی کو بیری کے پتوں کے ساتھ ملا کر اچھی طرح پاکی حاصل کر پھر اپنے سر پر پانی ڈال اور خوب مل مل کر دھو یہاں تک کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے پھر اپنے اوپر پانی ڈال پھر خوشبو لگا ہوا کپڑے کا ٹکڑا لے اور اس سے پاکی حاصل کر، اسماء نے کہا میں اس سے کیسے پاکی حاصل کروں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سُبحَانَ اللہ اس سے پاکی حاصل کر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے چپکے سے کہا کہ اس کپڑے کے ساتھ خون کا اثر ختم کر دو۔"

﴿عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا

تَقْضِي الصَّلَاةَ فَقَالَتْ أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ قُلْتُ لَسْتُ بِحَرُورِيَّةٍ وَلَكِنِّي أَسْأَلُ قَالَتْ كَانَ يُصِيبُنَا ذَلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ ﴾

(مسلم: 761)

"معاذہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا کیا وجہ ہے کہ حائضہ روزوں کی قضا کرتی ہے اور نماز کی قضا نہیں کرتی تو آپ نے فرمایا کیا تو حروریہ ہے میں نے کہا میں تو حروریہ (خوارج میں سے) نہیں ہوں بلکہ جاننا چاہتی ہوں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمیں حیض آتا تو ہمیں روزوں کی قضا کا حکم دیا جاتا اور نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔"

نفاس

﴿عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَتِ النُّفَسَاءُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ- صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - تَقْعُدُ بَعْدَ نِفَاسِهَا أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ﴾

(ابو داؤد: 311)

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نفاس والی عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں چالیس دن (زیادہ سے زیادہ) بیٹھا کرتی تھیں یا چالیس راتیں (نماز وغیرہ نہیں پڑھتی تھیں)۔''

استحاضہ

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ لَا إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي ﴾ (مسلم: 752)

" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بن ابی حبیش رضی اللہ عنہما نے نبی

کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مستحاضہ عورت ہوں میں پاک نہیں رہتی تو کیا میں نماز چھوڑ دوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں وہ ایک رگ کا خون ہے جو کہ حیض کا خون نہیں پس جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دے اور جب حیض ختم ہو جائے تو اپنے آپ سے خون دھولے یعنی غسل کر لے۔"

﴿عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ فَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي﴾

(ابوداؤد:303)

"حضرت فاطمہ بنت حبیش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کو استحاضہ کا خون آتا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جب حیض کا خون آتا ہے تو وہ سیاہ ہوتا ہے اور پہچان لیا جاتا ہے پس جب ایسا ہو تو نماز چھوڑ دو اور دوسری طرح کا خون آنے لگے تو وضو کر کے نماز پڑھے۔"

﴿عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ فِيهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَتَصُومُ وَتُصَلِّي﴾ (ترمذی:120)

"عدی بن ثابت، بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مستحاضہ کے بارے میں فرمایا کہ وہ ایام حیض میں نماز کو چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لئے وضو کرے اور روزے رکھے اور نماز پڑھے۔"

لباس

﴿يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ؕ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝﴾ (الاعراف:٢٦)

"اے آدم کے بیٹو اور بیٹیو! ہم نے تمہارے لیے لباس نازل کیا ہے جو تمہارے جسم کے ان

حصوں کو چھپا سکے جن کا کھولنا برا ہے، اور جو خوشنمائی کا ذریعہ بھی ہے۔ اور تقویٰ کا جو لباس ہے وہ سب سے بہتر ہے۔ یہ سب اللہ کی نشانیوں کا حصہ ہے، جن کا مقصد یہ ہے کہ لوگ سبق حاصل کریں۔"

باریک لباس پہننا

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿١٩﴾﴾ (النور:19)

"بلاشبہ جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلے ان کے لیے ایک بڑا ہی دردناک عذاب ہے، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی، اللہ جانتا ہے اور تم لوگ نہیں جانتے۔"

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَأَعْرَضَ عَنْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ﴾

(سنن ابی داود:4106)

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اسماء بنت ابی بکر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریف لائیں اور انہوں نے باریک لباس زیب تن کیا ہوا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے منہ موڑ لیا۔"

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا، قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ، رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ، لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا﴾ (مسلم:2128)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دوزخیوں کے دو گروہ ایسے ہیں جنہیں میں نے نہیں دیکھا۔ ایک گروہ تو ان لوگوں کا ہے جن کے ہاتھوں میں گائے کی دُم کے مانند کوڑے ہوں گے، جس سے وہ لوگوں کو ناحق ماریں گے اور دوسرا گروہ ان

عورتوں کا ہے جو بظاہر کپڑے پہنے ہوئے ہوں گی، مگر حقیقت میں ننگی ہوں گی، وہ مردوں کو اپنی طرف مائل کریں گی اور خود مردوں کی طرف مائل ہوں گی، ان کے سر بختی اونٹ کی کوہان کی طرح ہلتے ہوں گے۔ ایسی عورتیں نہ تو جنت میں داخل ہوں گی اور نہ جنت کی بو پائیں گی، حالانکہ جنت کی بو اتنی اتنی دور سے آتی ہے۔"

﴿عَنْ دِحْيَةَ بْنِ خَلِيفَةَ الْكَلْبِيِّ أَنَّهُ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبَاطِيَّ فَأَعْطَانِي مِنْهَا قُبْطِيَّةً فَقَالَ اصْدَعْهَا صَدْعَيْنِ فَاقْطَعْ أَحَدَهُمَا قَمِيصًا وَأَعْطِ الْآخَرَ امْرَأَتَكَ تَخْتَمِرُ بِهِ فَلَمَّا أَدْبَرَ قَالَ وَأْمُرِ امْرَأَتَكَ أَنْ تَجْعَلَ تَحْتَهُ ثَوْبًا لَا يَصِفُهَا﴾ (ابوداؤد:724)

"حضرت دحیہ بن خلیفہ الکلبی فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچھ مصری کپڑے آئے جن میں سے ایک مصری کپڑا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے عطا فرما دیا اور فرمایا کہ اس کے دو ٹکڑے کرلو اور ان میں سے ایک ٹکڑے کو قمیص بنالو اور دوسرا اپنی بیوی کو دے دو وہ اس سے اپنی اوڑھنی بنالے۔ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ پیٹھ پھیر کر جب واپس مڑے تو فرمایا کہ اپنی بیوی کو حکم دو کہ اس کے نیچے کوئی کپڑا لگالے (بطور استر کے) جس سے اس کا بدن ظاہر نہ ہو۔"

ریشمی لباس پہننا

﴿إِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُورِ أُمَّتِي حِلٌّ لِإِنَاثِهِمْ﴾ (ابن ماجہ:3595)

"بے شک دونوں (ریشمی لباس اور سونا) میری امت کے مردوں کے لیے حرام ہیں اور عورتوں کے لیے حلال ہیں۔"

مردوں کی مشابہت اختیار کرنا

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ﴾ (ابوداؤد:4100)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مرد پر

لعنت فرمائی ہے جو زنانہ لباس پہنے، اسی طرح اس عورت پر بھی لعنت فرمائی جو مردانہ لباس پہنے۔"

﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ﴾

(بخاری:849)

"حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کی سی صورت اختیار کرتے ہیں اور ان عورتوں پر (بھی) لعنت کی جو مردوں کی سی صورت اختیار کرتی ہیں۔"

بال جوڑنا اور جسم گدوانا (ٹیٹو بنوانا)

﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ﴾ (بخاری:908)

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بال میں پیوند لگانے والی اور پیوند لگوانے اور گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت کی ہے۔"

بھنویں باریک کروانا اور دانت تراشنا

﴿عَنْ عَلْقَمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ عَبْدُ اللهِ رضی اللہ عنہ لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ تَعَالَى مَالِيَ لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللهِ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ﴾ (صحیح بخاری، حدیث:5931)

"حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ رب العزت نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے: جسم کو گودنے والی، جسم کو گدوانے والی، ابروؤں کو باریک کرنے والی، باریک کروانے والی، حسن کے لیے دانت کشادہ کروانے والی۔

پھر فرمایا: میں ان عورتوں پر کیوں لعنت نہ کروں جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی لعنت فرمائی ؟ اوراس کی دلیل (کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی لعنت اللہ کی لعنت ہے) خود قرآن میں موجود ہے: رسول جو احکام تمہیں بتائیں ان پر عمل کرو اور جس چیز سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔"

سیاہ خضاب

﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ قَوْمٌ یَخْضِبُوْنَ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ بِالسَّوَادِ کَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا یَرِیْحُوْنَ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ﴾

(ابوداؤد:3/820)

"ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں ایک قوم ہوگی جو کہ سیاہ خضاب لگایا کریں گے مثل کبوتروں کے سینوں کے وہ لوگ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھیں گے۔"

مہندی

﴿عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا أَنَّ امْرَأَۃً مَدَّتْ یَدَہَا إِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِکِتَابٍ فَقَبَضَ یَدَہُ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَدَدْتُ یَدِیْ إِلَیْكَ بِکِتَابٍ فَلَمْ تَأْخُذْہُ فَقَالَ إِنِّیْ لَمْ أَدْرِ أَیَدُ امْرَأَۃٍ ہِیَ أَوْ رَجُلٍ قَالَتْ بَلْ یَدُ امْرَأَۃٍ قَالَ لَوْ کُنْتِ امْرَأَۃً لَغَیَّرْتِ أَظْفَارَكِ بِالْحِنَّاءِ﴾ (نسائی:3/1398)

"عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے اپنا ہاتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جانب پھیلایا ایک کتاب دینے کے لئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنا (مبارک) ہاتھ کھینچ لیا اس خاتون نے عرض کیا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کتاب دی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وہ کتاب نہ لی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا مجھ کو علم نہیں کہ ہاتھ عورت کا ہے یا مرد کا؟ اس عورت نے کہا عورت ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا عورت ہو تو اپنا ہاتھ مہندی سے رنگ لیتی۔ (یعنی ہاتھوں کو مہندی لگاتی)۔"

سر کے بال

﴿عَنْ عَلِیٍّ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا﴾

(سنن نسائی: جلد سوم: حدیث نمبر 1358)

"حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورت کو سر منڈانے سے منع فرمایا۔"

﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى صَبِيًّا حَلَقَ بَعْضَ رَأْسِهِ وَتَرَكَ بَعْضًا فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ احْلِقُوْهُ كُلَّهُ أَوِ اتْرُكُوْهُ كُلَّهُ﴾

(نسائی: 3/1357)

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ ایک لڑکے کو دیکھا کہ جس کا کچھ سر منڈا ہوا تھا اور کچھ سر منڈا ہوا نہیں تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا تمام سر منڈواؤ یا تمام سر پر بال رکھو۔"

کان چھیدنا

﴿قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَمَرَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ فَرَأَيْتُهُنَّ يَهْوِينَ إِلٰى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ﴾ (بخاری باب القرط للنساء: 5886)

" حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کو صدقہ کرنے کا حکم دیا تو میں نے عورتوں کو دیکھا کہ ان کے ہاتھ اپنے کانوں اور گلوں میں جا رہے تھے۔ (یعنی کانوں سے بالیاں اور گلوں سے ہار اتار کر صدقہ کر رہی تھیں)۔"

عطر لگانا

﴿طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ﴾ (نسائی: 5132)

"مردوں کے لیے وہ عطر مناسب ہے جس کی خوشبو نمایاں اور رنگ مخفی ہو، جب کہ عورتوں کے لیے وہ عطر مناسب ہے جس کا رنگ نمایاں اور خوشبو مخفی ہو۔"

سرمہ لگانا

﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ خَيْرَ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ﴾ (ابوداؤد:3880)

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے سرموں میں اثمد بہترین سرمہ ہے، یہ نگاہ کو تیز کرتا ہے اور (پلکوں) کے بال اگاتا ہے۔“

حجاب

﴿يَآأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ۚ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾

(الاحزاب:59)

”اے نبیؐ! اپنی بیویوں اور اپنی صاحبزادیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر چادریں لٹکایا کریں، اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کرے گی پھر نہ ستائی جائیں گی، اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔“

﴿وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۠ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۠ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾

(النور:31)

”مسلمان عورتوں سے کہو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں

اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہے اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے والد یا اپنے خسر کے یا اپنے لڑکوں سے یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنے میل جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے، اے مسلمانوں! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تا کہ نجات پاؤ۔"

﴿لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَآىِٕهِنَّ وَلَآ اَبْنَآىِٕهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآىِٕهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴾ (الاحزاب:55)

"ان عورتوں پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ اپنے باپوں اور اپنے بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں اور اپنی (میل جول کی) عورتوں اور ملکیت کے ماتحتوں (لونڈی غلام) کے سامنے ہوں، (عورتو!) اللہ سے ڈرتی رہو، اللہ تعالیٰ یقیناً ہر چیز پر شاہد ہے۔"

﴿عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللهِ أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ﴾ (بخاری:3/220)

"حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عورتوں کے گھر (تنہائی میں) جانے سے پرہیز کرو، ایک انصاری شخص نے کہا کہ دیور کے متعلق آپ کا کیا حکم ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دیور تو موت ہے (یعنی اس سے زیادہ بچنا چاہئے)۔"

غیر محرم سے بات کرنے کا طریقہ

﴿يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ

﴿فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا﴾ (الاحزاب:32)

”اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو، اگر تم پرہیزگاری اختیار کرو تو نرم لہجے سے بات نہ کرو کہ جس کے دل میں روگ ہو وہ کوئی برا خیال کرے، اور ہاں قاعدے کے مطابق کلام کرو۔“

﴿وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ﴾ (الاحزاب:53)

”جب تم نبی کی بیویوں سے کوئی چیز طلب کرو تو تم پردے کے پیچھے سے طلب کرو، تمہارے اور ان کے دلوں کیلئے کامل پاکیزگی یہی ہے۔“

عورتیں بھی مردوں کو نہ دیکھیں

﴿عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ مَيْمُوْنَةُ فَأَقْبَلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ وَذٰلِكَ بَعْدَ أَنْ أُمِرْنَا بِالْحِجَابِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبَا مِنْهُ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَيْسَ أَعْمٰى لَا يُبْصِرُنَا وَلَا يَعْرِفُنَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَعَمْيَاوَانِ أَنْتُمَا أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهٖ﴾ (ابوداؤد:720)

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھی اور آپ کے پاس حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا (بھی) تھیں۔ سامنے سے حضرت عبداللہ بن ام مکتوم (جو نابینا تھے) تشریف لائے اور یہ واقعہ پردہ کا حکم دیئے جانے کے بعد کا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ان سے تم دونوں پردہ کرو ہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا یہ نابینا نہیں ہیں؟ ہمیں نہیں دیکھتے اور نہ ہمیں پہچانتے ہیں؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم دونوں بھی اندھی ہو انہیں نہیں دیکھتی ہو۔“

نوحہ گری اور سینہ کوبی

﴿عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ

مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ﴾ (بخاری:1241)

”حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو گالوں کو پیٹے اور گریبان چاک کرے اور جاہلیت کی سی باتیں کرے۔“

محرم رشتہ دار

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَأَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْأَخِ وَبَنٰتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ۡ فَإِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ۡ وَحَلَآئِلُ أَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ ۙ وَأَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ (النساء:23)

”حرام کی گئی ہیں تم پر تمہاری مائیں اور تمہاری لڑکیاں اور تمہاری بہنیں، تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور بھانجیاں اور بھتیجیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہو اور تمہاری دودھ شریک بہنیں اور تمہاری ساس اور تمہاری وہ پرورش کردہ لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں تمہاری ان عورتوں سے جن سے تم دخول کر چکے ہو ہاں اگر تم نے ان سے جماع نہ کیا ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں اور تمہارے بیٹوں کی بیویاں اور تمہارا دو بہنوں کا جمع کرنا۔ ہاں جو گزر چکا سو گزر چکا، یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔“

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ حَرِّمُوْا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ﴾ (بخاری:3/102)

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جو رشتے نسب سے حرام ہیں وہی دودھ پینے سے حرام ہو جاتے ہیں۔“

خاوند کی فرمانبرداری

﴿اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ أَنْفَقُوْا

مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ﴾ (النساء:34)

" مرد عورت پر حاکم ہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس وجہ سے کہ مردوں نے مال خرچ کئے ہیں، پس نیک فرمانبردار عورتیں خاوند کی عدم موجودگی میں یہ حفاظت الٰہی نگہداشت رکھنے والیاں ہیں۔"

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ﴾ (بخاری:3/180)

" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب عورت کا خاوند (گھر) میں موجود ہو تو روزہ اس کی اجازت کے بغیر نہ رکھنا چاہیئے۔"

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ أَنْ تَجِيءَ لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ﴾

(بخاری:3/182)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب مرد اپنی بیوی کو اپنے بچھونے کی طرف بلاوے اور وہ آنے سے انکار کردے تو صبح تک فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔"

﴿مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ وَلَوْ كَانَ أَحَدٌ يَنْبَغِي أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا﴾ (صحیح ابن حبان، حدیث:4162)

"کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے کو سجدہ کرے، اور اگر کسی دوسرے کو سجدہ کرنے کی اجازت ہوتی تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔"

﴿قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ﴾

(مسند احمد:1/131)

"نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت کرنا جائز نہیں۔"

جائز تفریح

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّتِي أَسْأَمُ فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ الْحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهْوِ﴾ (بخاری:3/224)

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اپنی چادر میں چھپائے ہوئے تھے اور میں حبشیوں کو دیکھ رہی تھی جو کھیل رہے تھے مسجد کے ساتھ، جب میں تھک جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے ہٹا لیتے، اس بات سے اب تم اندازہ کرلو کہ ایک کمسن لڑکی کو کھیل کود دیکھنے کا کتنا شوق ہوتا ہے اور کتنی دیر تک وہ دیکھتی رہے گی۔"

خاوند کے سامنے دوسری عورت کی تعریف

﴿عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا﴾

(بخاری:3/228)

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت کسی دوسری عورت سے مل کر اپنے خاوند سے اس طرح کی تعریف نہ کرے کہ جیسے کہ اس عورت کو ظاہراً دیکھ رہا ہے۔"

نوٹ: اس کتاب کے حوالہ جات مکتبہ شاملہ اور ایزی قرآن وحدیث سے لیے گئے ہیں۔

حصہ ششم

مختصر سیرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تربیتی نصاب
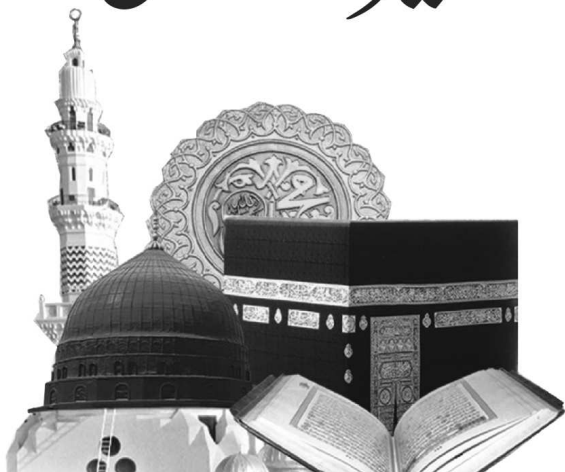
عرب

لغت میں عرب کے معنی فصاحت اور زبان آوری کے ہیں عربوں کو اپنی زبان پر بہت ناز تھا۔ اسلیئے وہ تمام اقوام کو عجم کہتے تھے۔

جغرافیہ:

عرب کے مغرب میں بحیرہ قلزم واقع ہے۔جنوب میں بحر ہند، مشرق میں خلیج فارس اور بحر عمان اور شمال میں فرات ہے۔

اقوام عرب:

1. عرب بائدہ 2. عرب عاربہ 3. عرب مستعربہ

عرب بائدہ/ جو اسلام سے پہلے ختم ہو چکے تھے۔

عرب عاربہ / بنو قحطان جو یمن میں آباد تھے۔

عرب مستعربہ/ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد جو حجاز مقدس میں آباد تھی۔عرب بتوں کو پوجتے تھے۔کچھ قبائل سورج، چاند، منات اور ہبل یہ وہ بت تھے جن کی عرب قبائل پوجا کرتے تھے۔

ہبل سب سے بڑا بت تھا۔ یہ بت کعبہ کی چھت پر نصب تھا۔عرب ان بتوں پر چڑھاوے چڑھاتے تھے۔آدمیوں کی قربانی دی جاتی تھی۔لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے شراب خوری ،زنا کاری اور بے حیائی کا عام رواج تھا۔

اسماعیلی سلسلہ:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں حضرت اسماعیل علیہ السلام نے مکہ معظّمہ میں بنو جرہم خاندان میں شادی کی یہی اولاد عرب مستعربہ کہلائی۔آپ حضرت ابراھیم علیہ السلام کے بیٹے ہیں۔

آب زم زم

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ماجدہ بی بی حاجرہ صفاء، مروہ کی پہاڑیوں میں چکر لگا رہیں تھیں کہ کہیں سے کھانے پینے کا انتظام ہو جائے، دیکھا کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ایڑیاں رگڑ رہے ہیں پیاس سے برا حال ہے کہ پاؤں کے نیچے سے ایک چشمہ پھوٹ پڑا۔ حضرت حاجرہ نے آپ علیہ السلام کو پانی پلایا پھر انہوں نے اس پانی کے گرد بند باندھ دیا۔ یہ پانی آب زم زم کہلاتا ہے۔
ہر سال لاکھوں حجاج کرام اس پانی کو تبرک کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

قربانی

حضرت ابراھیم علیہ السلام نے خواب میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اپنے پیارے بیٹے کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دو۔ حضرت ابراھیم علیہ السلام نے یہ واقعہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو سنایا، آپ علیہ السلام نے جواب دیا: ابّا حضور آپؑ اس خواب کو پورا فرمائیں۔ چنانچہ حضرت ابراھیم علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کو لیکر چلے آپ علیہ السلام کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی۔ اور چھری چلادی دیکھا کہ تو ایک دنبہ ذبح ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کی یہ قربانی قبول فرمائی۔
تمام مسلمان 10 ذوالحج کو عیدالضحیٰ بڑے مذہبی جوش وجذبے سے مناتے ہیں۔

مکہ معظّمہ

مکہ معظّمہ کا پرانا نام بکّہ ہے۔ سورۃ آلِ عمران میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"پہلا متبرک گھر جو آدمیوں کیلئے بنایا گیا وہ بکّہ میں تھا"

حضرت ابراھیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی۔ کعبہ کی برکت سے لوگ اس کے اردگرد آباد ہونا شروع ہو گئے سب سے پہلے قبیلہ جرہم یہاں آباد ہوا حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اس خاندان میں شادی کی۔ آپ علیہ السلام کی اولاد خانہ کعبہ کی متوّلی ہوئی۔

سلسلہ نسب

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا سلسلہ نسب اپنے والد محترم کی طرف سے یہ ہے: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ، بن عبداللہ ، بن عبدالمطلب ، بن ہاشم ، بن عبدمناف ، بن قصی ، بن کلاب ، بن مُرہ ، بن کعب ، بن لوی ، بن غالب ، بن فہر ، بن مالک ، بن نضر ، بن کنانہ ، بن خزیمہ ، بن مدرکہ ، بن الیاس ، بن مقر ، بن نزار ، بن معد ، بن عدنان ہے۔

اور والدہ محترمہ کی طرف سے سلسلہ نسب یہ ہے: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ، بن آمنہ بنت وہب ، بن عبدمناف ، بن زہرہ ، بن مالک ، بن مرہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے والدین کا سلسلہ نسب ''کلاب بن مرہ'' پر مل جاتا ہے۔ ''عدنان'' حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں اور حضرت اسماعیل علیہ السلام حضرت ابراھیم علیہ السلام کے بیٹے ہیں۔

ولادت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آخر کار وہ لمحہ آن پہنچا جس سے کائنات کا وجود تھا جس کی وجہ سے کائنات تخلیق ہوئی قیصریٰ وکسریٰ کے کنگرے گر گئے آتش کدہ فارس بجھ گیا۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ، احمد مجتبیٰ ، ختم الرسل ، رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس دنیا میں تشریف لائے۔

چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت باسعادت 9 ربیع الاوّل سنہ ۱عام الفیل بمطابق 22 اپریل 571ء (دوشنبہ) پیر کے دن مکہ معظّمہ میں ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے والد ماجد عبداللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیدائش سے کچھ عرصہ قبل انتقال کر چکے تھے۔ اس لحاظ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یتیم پیدا ہوئے ، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یتیم ، نادار ، مساکین اور بیواؤں کی مدد اور رہنمائی کی۔

(بعض روایات میں 12 ربیع الاوّل تاریخ پیدائش ہے)۔

حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ نے دودھ پلایا کچھ دنوں کے بعد ثوبیہ جو ابولہب کی لونڈی تھی (ابولہب رشتے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سگا چچا تھا) انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا دودھ پلایا۔ عربوں میں رواج تھا کہ وہ اپنے شیر خوار بچوں کو دیہات میں بھیج دیتے تھے تا کہ وہ فصاحت و بلاغت حاصل کریں سال میں دو دفعہ مختلف قصبات سے عورتیں شہر آتیں اور شیر خوار بچوں کو دودھ پلانے کیلئے لے جاتیں۔ ان دِنوں ہوازن قبیلہ کی کچھ عورتیں شہر آئیں۔

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا بھی ساتھ تھیں انھیں کوئی بچہ نہ ملا سوچا یتیم بچے کو ساتھ لے جا کر کیا کریں گی ،لیکن خالی ہاتھ بھی نہ جاسکتی تھیں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھ لے گئیں ،حارث بن عبدالعزیز حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے شوہر تھے۔ آپ دونوں نے اسلام قبول کر لیا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار رضاعی بھائی تھے۔ عبداللہ، انیسہ ،حذیفہ اور حذافہ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو سال تک بی بی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا دودھ پیا۔

مدینہ کا سفر

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لیکر ننھیال گئیں۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا بھی ساتھ تھیں۔ واپسی پر حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی طبیعت خراب ہوگئی۔ ان کا مقام ابوا پر انتقال ہوا۔

اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر چھ برس تھی۔

پرورش

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لیکر دادا عبدالمطلب کے پاس آئیں۔

دادا نے دو سال تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پرورش کی۔

آٹھ برس کی عمر میں دادا بھی فوت ہو گئے۔
اس کے بعد آپ ام ایمن رضی اللہ عنہا کے چچا ابو طالب نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کفالت کی۔ابو طالب اپنے بچوں سے بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال رکھتے تھے۔تقریباً دس برس کی عمر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکریاں چرایا کرتے تھے۔

شام کا سفر

اہل قریش سال میں ایک دفعہ تجارت کی غرض سے شام کا سفر کرتے تھے۔ابو طالب کا پیشہ تجارت تھا۔ابو طالب شام جانے لگے۔محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چچا سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چچا کے ساتھ لپٹ گئے۔میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جاؤنگا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر بارہ برس تھی۔
چچا ابو طالب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھ لے گئے۔راستے میں بحیرا نامی مشہور واقع پیش آیا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بصرا پہنچے وہاں پر موجود ایک عیسائی راہب نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سید المرسلین کہا۔ابو طالب نے عیسائی سے پوچھا! یہ تم کیا کہ رہے ہو؟ عیسائی راہب نے کہا! جب تم پہاڑی سے نیچے اتر رہے تھے تو تمام درخت اور پہاڑ محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سجدہ کر رہے تھے۔آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لے کر یہیں سے واپس ہو جائیں کیونکہ شام کے یہودی ان کے دشمن ہیں۔ابو طالب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لیکر واپس مکہ آ گئے ۔

حرب فجار

عرب قبائل آپس میں بہت زیادہ لڑتے جھگڑتے تھے، بات بات پر تلواریں نکل آتیں تھیں لڑائیوں کا یہ سلسلہ نسلوں تک رہتا تھا۔
ایک لڑائی قریش اور قیس قبیلہ کے درمیان ہوئی۔ پہلے قیس غالب آئے پھر قریش غالب

آئے، محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس لڑائی میں حصہ لیا۔لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کسی پر ہاتھ نہیں اٹھایا اس لڑائی کو فجار اسلیئے کہتے ہیں۔ کہ ایام الحرام یعنی ان مہینوں میں آئی تھی جس میں لڑنا منع ہے۔

حلف الفضول

بار بار لڑائیوں کے سلسلوں نے طوالت پکڑی جس سے کئی گروہ تباہ برباد ہوگئے کئی نسلیں ختم ہوگئیں ان کو دیکھتے ہوئے لوگوں میں ان لڑائیوں کو روکنے کی تدبیریں ہونے لگیں۔زبیر بن عبدالمطلب (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چچا) نے تجویز پیش کی کہ ہم میں سے ہر شخص مظلوم کی حمایت کرے گا۔کوئی ظالم مکہ میں نہیں رہے گا۔

خاندان ہاشم، زہرہ اور اسد عبداللہ بن جدعان کے گھر جمع ہوئے۔ ایک معاہدے پر دستخط ہوئے۔تاکہ آئندہ لڑائیوں سے بچا جاسکے۔

اس کو حلف الفضول اسلئے کہتے ہیں کہ جن لوگوں کو اس معاہدے کا خیال آیا تھا۔ان کے نام میں لفظ فضیلت آتا تھا۔

حجر اسود اور تعمیر کعبہ

خانہ کعبہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے جس کی طرف تمام مسلمانان عالم منہ کر کے نماز ادا کرتے ہیں۔ یہ تمام مسلمانوں کیلئے مقدس مقام ہے۔ اسلام سے پہلے بھی عرب قبائل کعبہ کی حفاظت کرتے تھے۔کعبہ کی چھت نہ تھی۔عرب قبائل نے سوچا کہ کعبہ کی نئے سِرے سے تعمیر کی جائے۔

چنانچہ خانہ کعبہ کی تعمیر شروع ہوگئی۔ جب حجر اسود نصب کرنے کی باری آئی تو تمام قبائل میں لڑائی تک کی نوبت آن پہنچی۔ ہر قبیلہ یہ چاہتا تھا کہ حجر اسود نصب کرنے کی سعادت اُسے حاصل ہو۔ آخر کار ابوامیہ بن مغیرہ ان تمام قبائل میں معمر شخص تھا۔اس نے تجویز پیش کی جو شخص کل صبح کعبہ پہلے آئے گا وہ شخص ثالث ہوگا۔

قدرت خدا کی دیکھئے کہ جب صبح ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں پر موجود تھے ۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام سرداروں کو اکٹھا کیا۔ایک چادر لی حجر اسود کو اس میں رکھا ایک ایک کونہ سبھی کو پکڑا دیا۔ جب چادر جہاں حجر اسود نصب کرنا تھا پہنچی تو محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجر اسود اٹھا کر کعبہ میں نصب کر دیا۔ یاد رہے یہ پتھر جنت سے آیا تھا۔اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکمت سے ایک بہت بڑی لڑائی ٹل گئی۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صادق اور امین کے لقب سے مشہور تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گلہ بانی بھی کی اور تجارت بھی کی۔ تجارت کی غرض سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مختلف علاقوں میں جاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حساب کتاب اور لین دین کے معاملے میں بالکل کھرے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہرت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا تک پہنچی ۔اُنھوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مالِ تجارت لے جانے کو کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعوت قبول فرمائی۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا مکہ کی مالدار خاتون تھیں۔ اسلام سے پہلے آپ رضی اللہ عنہا طاہرہ کے لقب سے مشہور تھیں۔تجارت کے سفر کے دوران اُنھوں نے اپنے غلام کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امانت و دیانت کو دیکھا تو بہت متاثر ہوئیں۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شادی کا پیغام بھیجا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا سے مشورہ کر کے اسے قبول فرمایا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکاح حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا ابو طالب نے پڑھایا۔ 500 طلائی درہم حق مہر مقرر ہوا۔حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی شادی کے وقت موجود تھے۔

شادی کے وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک 25 سال اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر 40 سال تھی۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک فرزند حضرت ابراھیم کے سوا باقی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے پیدا ہوئی۔

طلوع رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بت پرستی کے دور میں پیدا ہوئے۔ خانہ کعبہ میں تین سو ساٹھ بت تھے۔ عرب قبائل میں قصے کہانیاں سنانے کا بہت رواج تھا۔ لوگ کسی ایک مقام پر جمع ہو جاتے تھے۔ کوئی ایک شخص قصہ سنانا شروع کرتا تھا ساری ساری رات لوگ اس کو سُنتے رہتے تھے۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان چیزوں سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔

مکہ سے تین میل کے فاصلے پر ایک غار تھی جو حرا کے نام سے مشہور تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبادت کی غرض سے غارِ حرا چلے جاتے مہینوں وہاں قیام کرتے۔

کھانا ساتھ لے کر جاتے جب کھانا ختم ہو جاتا گھر واپس تشریف لے آتے پھر واپس غارِ حرا عبادت کیلئے چلے جاتے۔

ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبادت میں مصروف تھے۔ فرشتہ جبرائیل علیہ السلام آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا۔

ترجمہ: "پڑھ اس اللہ کا نام جس نے کائنات کو پیدا کیا جس نے آدمی کو گوشت کو لوتھڑے سے پیدا کیا پڑھ تیرا رب کریم ہے، وہ جس نے انسان کو قلم کے ذریعہ علم سکھایا وہ جس نے انسان کو وہ باتیں سکھائیں جو اسے معلوم نہ تھیں" (سورہ العلق)۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر آ گئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کانپ رہے تھے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کہا مجھے چادر اُڑھا دو۔ پھر تمام قصہ سنایا، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں (تورات اور انجیل کا ماہر) اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کی۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پریشان نہ ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیک، ایمان دار اور دیانت دار ہیں۔ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پورا بھروسہ ہے کچھ

دنوں کے بعد وحی رک گئی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دی۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں۔

پھر حکم ہوا کہ اسلام کو پھیلایا جائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیوی تھیں ان کو اسلام کے بارے میں بتایا وہ اسلام لے آئیں۔

اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت زید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔

شروع شروع میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت احتیاط سے نماز پڑھتے تھے کہ کسی کو خبر نہ ہو چاشت کی نماز قریش کے مذہب میں جائز تھی۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خانہ کعبہ میں جا کر پڑھتے تھے، تین برس تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت راز داری سے تبلیغ کی پھر حکم ہوا۔

"تجھ کو جو حکم دیا گیا ہے، واشگاف کہہ دے" (سورہ حجر 94)

"اور اپنے قریب کے خاندان والوں کو خدا سے ڈراؤ" (سورہ شعراء 214)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوہ صفا پر چڑھ گئے تمام قریش کو جمع کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا اگر میں کہوں کہ پہاڑ کے پیچھے سے لشکر آ رہا ہے۔ تم یقین کرو گے۔ تمام لوگوں نے کہا ہم یقین کریں گے۔ ہم نے آپ کو کبھی جھوٹ بولتے نہیں دیکھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا کہ اگر تم ایمان نہیں لاتے تو تمہیں عذاب ہوگا۔ اس پر قریش برہم ہو کر چلے گئے۔ کچھ دنوں بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاندان کے لوگوں کو دعوت دی کھانا کھانے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا جو چیز میں لیکر آیا ہوں اس کو اٹھانے میں کون میرا ساتھ دے گا۔ تمام لوگ خاموش تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ جو سب سے چھوٹے تھے۔ اُٹھے گو کہ میں کمزور ہوں سب سے کم عمر ہوں میری ٹانگیں پتلی ہیں مجھے آشوب چشم بھی ہے۔ مگر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ دونگا۔ مسلمانوں کی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بڑھ رہی تھی۔ جب تعداد چالیس تک پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خانہ کعبہ جا کر توحید کا اعلان کر دیا۔ اس پر ہنگامہ کھڑا ہو گیا۔ ہر طرف

سے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ٹوٹ پڑے ۔ حضرت حارث رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی ۔ دوڑے دوڑے آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بچانا چاہا لیکن ہر طرف سے تلواریں آپ رضی اللہ عنہ پر ٹوٹ پڑیں حضرت حارث رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے یہ اسلام کی راہ میں پہلا خون تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دین کی تبلیغ کرتے رہے ۔قریش آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو طرح طرح سے تنگ کر رہے تھے ۔جب ان سے کچھ نہ بنا تو وہ ابو طالب کے گھر گئے ۔کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سمجھائیں۔

ابو طالب نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کہا کہ مجھ میں اب قریش کا بوجھ برداشت کرنے کی ہمت نہیں ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے ہاتھ پر چاند رکھ دیں تب بھی میں اپنے فرض سے باز نہیں آؤنگا۔ابو طالب بہت متاثر ہوئے انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کہا جا کوئی تیرا بال بھی بیکا نہیں کرسکتا۔

قریش نعوذ باللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو قتل کرنے کا ارادہ تو نہ کر سکے مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو طرح طرح سے تنگ کرتے رہے ۔ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حرم کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے عقبہ بن معیط نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گلے میں چادر ڈال کر اس زور سے کھینچا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم گھٹنوں کے بل گر گئے ۔قریش حیران تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اتنی سختیاں کیوں جھیلتے ہیں۔

اس بنا پر عتبہ بن ربیعہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آئے ۔اس نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیا چاہتے ہو۔دولت عزت ،کسی اچھے گھرانے میں شادی۔اگر تم یہ چاہتے ہو کہ مکہ تمہارا زیر فرمان ہو جائے تو ہم یہ سب کرنے کو تیار ہیں۔لیکن اس کے برعکس آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دین چھوڑنا پڑیگا مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بات نہ مانی عتبہ بن ربیعہ واپس آ گیا۔اس نے قریش کو کہا وہ جو بیان کرتا ہے وہ شاعری نہیں ہے کوئی اور چیز ہے اسے اس کے حال پر چھوڑ دو۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام تکالیف کے باوجود اسلام کی تبلیغ کرتے رہے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تعداد میں بڑھتے رہے۔اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدد فرماتے رہے۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چچا تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دو تین برس بڑے تھے۔ انہوں نے بھی ثوبیہ رضی اللہ عنہا کا دودھ پیا تھا۔ اس لحاظ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے رضاعی بھائی بھی لگتے تھے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بہت پیار کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خانہ کعبہ میں عبادت کر رہے تھے۔ کہ ابوجہل ادھر آ نکلا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشانی مبارک پر زور سے پتھر مارا۔ پیشانی سے خون نکل آیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم گھر آ گئے۔ جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو پتا چلا بہت غصہ آیا۔ اسی وقت خانہ کعبہ گئے ابوجہل اپنے دوستوں کے ہمراہ بیٹھا تھا۔ اس سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بدلہ لیا۔ گھر آئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کہا میں نے آپ کا بدلہ لے لیا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہا مجھے اس وقت خوشی ہوگی جب آپ رضی اللہ عنہ اسلام لے آئیں گے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے اسی وقت اسلام قبول کر لیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دعا کی تھی کہ ابوجہل یا عمر دونوں میں سے کوئی اسلام قبول کر لے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دعا قبول فرمائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ قبول اسلام سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جان کے دشمن تھے۔ تلوار لیکر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو قتل کرنے گھر سے نکلے ہی تھے کہ راستے میں نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ جو اسلام قبول کر چکے تھے۔ نعیم رضی اللہ عنہ نے پوچھا عمر کدھر جا رہے ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ارادہ ظاہر کیا۔ نعیم رضی اللہ عنہ نے کہا پہلے اپنے گھر کی خبر لو تمہاری بہن اور بہنوئی مسلمان ہو چکے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھر پہنچے بہن نے قرآن کریم کے اوراق چھپا لئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آتے ہی بہنوئی کو مارنا شروع کر دیا۔ بہن فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے شوہر کو بچانے آئیں آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں بھی مارا۔ آخر کار بہن نے کہا عمر تم

ہمیں جتنا بھی مار لو ہم اسلام کو نہیں چھوڑیں گے عمر رک گئے بہن سے کہا مجھے بھی سناؤ جو تم پڑھ رہی ہو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سورہ حدید کی آیات تلاوت فرمائیں۔

"زمین اور آسمان میں جو کچھ ہے خدا کی تسبیح پڑھتا ہے اور خدا ہی غالب اور حکمت والا ہے"

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ سنا تو رقت طاری ہوگئی۔ فوری طور پر حضرت ارقم رضی اللہ عنہ کے مکان پر حاضر ہوئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہیں مقیم تھے۔ دروازہ پر دستک دی تلوار کے ساتھ تھے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہا اگر اچھی نیت سے آیا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ اسی تلوار سے اس کا سر قلم کر دونگا۔ دروازہ کھولا گیا اندر داخل ہوئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عمر رضی اللہ عنہ کیسے آئے ہو۔ عرض کیا اسلام قبول کرنے آیا ہوں۔ یہ کہنے کی دیر تھی تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہ جو وہاں موجود تھے۔ اللہ اکبر کا نعرہ اس زور سے لگایا کہ مکہ کی تمام پہاڑیاں گونج اٹھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے سے پہلے خانہ کعبہ میں نماز پڑھنا ناممکن تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے بعد حالات بدل گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کے ساتھ خانہ کعبہ میں جا کر نماز ادا کی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر ظلم و تکالیف

جب شروع شروع میں مسلمانوں نے اسلام قبول کیا۔ ان پر طرح طرح کے مظالم ڈھائے جاتے۔ اہل قریش ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تکالیف دیتے۔ انہیں میں سے حضرت خباب بن الارث رضی اللہ عنہ تھے۔ ایک دفعہ آپ رضی اللہ عنہ کے مالک نے کوئلے جلا کر زمین پر بچھائے آپ رضی اللہ عنہ کو اس پر لٹایا دیا گیا۔ ایک شخص آپ رضی اللہ عنہ کے اوپر کھڑا ہو گیا۔ تاکہ آپ رضی اللہ عنہ حرکت نہ کر سکیں۔ حتیٰ کہ کوئلے ٹھنڈے ہو گئے۔ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنی پیٹھ کھول کر دکھائی تو وہ بالکل سفید تھی حضرت بلال رضی اللہ عنہ حبشی نسل تھے، امیہ کے غلام تھے۔ حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کے جسم پر چٹان رکھ دیتا۔ اور تپتی دھوپ میں گرم ریت پر آپ رضی اللہ عنہ کو لٹا دیتا اور کھینچتا مگر آپ رضی اللہ عنہ

اسلام سے متزلزل نہ ہوئے۔آپ رضی اللہ عنہ اپنی زبان سے احد احد کہتے رہے۔حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کو ابوجہل نے اسلام لانے کی وجہ سے برچھی ماری جس سے وہ انتقال کر گئیں۔ان کے شوہر حضرت یاسر رضی اللہ عنہ جو حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے والد محترم تھے۔
قریش نے انہیں اتنی اذیتیں دیں وہ تکالیف اٹھاتے اٹھاتے انتقال کر گئے۔

ہجرت حبشہ (5 نبوی)

قریش کے مظالم جب حد سے بڑھ گئے۔تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ہجرت کرنے کا حکم دیا۔شروع میں گیارہ مرد اور چار عورتوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی جب کفار کو پتہ چلا وہ مسلمانوں کے تعاقب میں بندرگاہ تک جا پہنچے مگر یہ لوگ جہاز میں بیٹھ کر جا چکے تھے۔
حبشہ کا بادشاہ نجاشی بڑا خدا ترس تھا۔اس کی بدولت مسلمان چین سے زندگی بسر کرنے لگے قریش کو جب خبریں ملتی تو وہ بہت پیچ وتاب کھاتے آخر کار انھوں نے ایک وفد نجاشی کے پاس بھیجا۔یہ ذمہ داری اہل قریش نے عبداللہ بن ربیعہ اور عمرو بن العاص (فاتح مصر) کو سونپی انہوں نے حبشہ پہنچ کر درباریوں کو تحفے دیئے اور بادشاہ کے سامنے اپنی تائید کرنے کا کہا۔یہ لوگ نجاشی کے دربار میں حاضر ہوئے۔انھوں نے کہا کہ ہمارے لوگ آپ کے پاس آئے ہیں۔انھوں نے اپنا دین چھوڑ کر نیا دین اپنا لیا ہے۔نجاشی نے مسلمانوں کو بلا بھیجا۔اور کہا کہ تم نے کونسا دین اپنا رکھا ہے جو بت پرستی اور نصرانیت کے خلاف ہے۔اس کے جواب میں حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے تقریر کی:

(ہم لوگ جاہل تھے بتوں کو پوجتے تھے مردار کھاتے تھے بدکاریاں کرتے تھے۔طاقت ور کمزور کو کھا جاتا تھا۔ہم میں سے ایک شخص اٹھا اس نے ہمیں شرافت اور دیانت داری کا سبق سکھایا۔بت پوجنے،مردار کھانے،اور بدکاری کرنے سے منع کیا،نماز،روزہ،اور زکوٰۃ کی تلقین

کی ہم اس پر ایمان لے آئے۔اسی بنا پر یہ ہمارے دشمن بن گئے)

نجاشی نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے کلام پاک سنانے کا کہا آپ رضی اللہ عنہ نے سورۂ مریم کی چند آیات تلاوت کیں۔نجاشی نے جب کلام پاک سنا اس پر رقت طاری ہوگئی۔اس نے قریش کے لوگوں کو واپس بھیج دیا۔میں مظلوموں کو تمہارے حوالے نہیں کرونگا مگر دوسرے دن وہ پھر حاضر ہوئے اور سوال کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مسلمانوں کا موقف کیا ہے۔حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ہمارے پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بندے اور اسکے رسول ہیں۔نجاشی بادشاہ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی تقریر کو توجہ کے ساتھ سنا اور کہا کہ یقیناً حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بندے اور اسکے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے وہی رسول ہیں۔

جن کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل میں دی ہے اور مسلمانوں سے کہہ دیا کہ تم میری سلطنت میں جہاں چاہو امن وسکون کے ساتھ زندگی بسر کرو تمھارا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ درباری بڑے برہم ہوئے۔اسطرح اہل قریش کے سفیر ناکام لوٹ آئے۔

شعب ابی طالب (7 نبوی)

قریش نے جب دیکھا کہ ہر طرح کی سختیوں کے باوجود اسلام بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے۔تمام قریش نے ایک معاہدہ کیا کہ مسلمانوں سے کوئی لین دین نہ کیا جائے۔جب تک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نعوذ باللہ قتل نہ کر دیا جائے۔یہ معاہدہ کعبہ پر آویزاں کر دیا گیا۔ابو طالب تمام خاندان کے ساتھ شعب ابی طالب میں پناہ گزین ہو گئے تین سال تک وہاں قیام کیا۔یہ بہت تکلیف دہ وقت تھا۔مسلمانوں نے سوکھے پتے کھا کر گزارا کیا آخر کار قریش کو رحم آیا۔یہ تو ہم ہی میں سے ہیں اس معاہدہ کو پھاڑ دینا چاہیے۔ابو جہل سخت برہم ہوا۔مگر لوگوں نے اس

معاہدے کی اتنی مخالفت کے باوجود اسے پھاڑ دیا۔ یوں بنو ہاشم باہر آئے۔

عام الحزن (10 نبوی)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو عام الحزن غم کا سال کہتے ہیں۔ کیونکہ اس سال ابو طالب اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے باوجود اسلام پھیلانے کی جدوجہد جاری رکھی۔

ابو طالب کی وفات

شعب ابی طالب کے واقعہ کے کچھ عرصے بعد ابو طالب کا انتقال ہو گیا۔ ابو طالب کی وفات کے وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے پاس آئے چچا جان آپ کلمہ پڑھ لیں۔ میں خدا کے ہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہادت دونگا۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا نے دین عبد المطلب کو نہ چھوڑا اور اسی حالت میں انتقال ہو گیا۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات

اسی سال حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا ۔ان کی عمر 65 برس تھی۔ وہ حجون کے مقام پر مدفون ہوئیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو غم کا سال (عام الحزن) کہتے تھے ان دو ہستیوں کے انتقال کے بعد قریش کے مظالم اور زیادہ بڑھ گئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طائف تشریف لے گئے۔ وہاں بہت امراء رہتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اسلام کے بارے میں بتلایا مگر انہوں نے طائف کے لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف اکسایا۔ چند لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پتھر برسائے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں مبارک لہولہان ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انگوروں کے باغ میں پناہ لی یہ باغ عتبہ بن ربیعہ کا تھا۔ جو کافر ہونے کے باوجود نیک اور شریف النفس تھا اس وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم کریں میں اہل

طائف کوان پہاڑوں کے درمیان کچل دوں۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ لوگ مجھے نہیں جانتے میں ان کا خیر خواہ ہوں۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلام کی خاطر کتنی تکلیفیں برداشت کیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو چاہتے سزا دے سکتے تھے مگر انھوں نے اہل طائف کے لئے دعا کی۔

ہجرت مدینہ

مدینہ کا پرانا نام یثرب ہے۔یہاں پر انصار آباد تھے۔جب مکہ میں اسلام کے شدائیوں کی مشکلات میں قریش نے مزید اضافہ کر دیا تو ہجرت کا حکم آ گیا۔کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مدینہ منورہ جا چکے تھے۔وحی کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ہجرت کا ارادہ فرمایا۔قریش نے جب دیکھا کہ مسلمان ہجرت کر کے طاقت پکڑتے جا رہے ہیں۔تو تمام قریش اکھٹے ہو گئے۔کسی نے رائے دی کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نعوذ باللہ قتل کر دیا جائے کسی نے کہا جلاوطن کر دیں لیکن ابوجہل نے کہا کہ ہر قبیلے سے ایک ایک شخص چنا جائے۔اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک ساتھ حملہ کر دیا جائے ،اس تجویز کو سبھی نے مان لیا۔اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خون سبھی پر نعوذ باللہ برابر ہو جائے گا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان دار، دیانت دار اور صداقت پسند تھے۔لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اپنی امانتیں رکھواتے تھے۔

ہجرت سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لوگوں کی امانتیں موجود تھیں۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قریش کے عزائم معلوم ہو چکے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے بستر پر سلا دیا اور مکہ سے نکل گئے اس سفر میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔کفار نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر کا محاصرہ کر لیا۔جب دیکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بستر مبارک پر سوئے ہوئے ہیں سخت برہم ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تعاقب میں نکل کھڑے ہوئے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبل ثور میں قیام کیا کفار غار

کے دہانے پہنچ گئے۔لیکن وہاں پر مکڑی نے غار کے منہ پر جالا بنایا ہوا تھا قریش نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گرفتار کرنے کیلئے اعلان کیا جس کے بدلے میں اسے سو اونٹ انعام دئے جائیں گے۔سراقہ بن مالک نے سنا تو انعام کے لالچ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلاش میں نکلا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ کی طرف جارہے تھے۔اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ لیا گھوڑا دوڑا کر قریب آیا مگر گھوڑے نے ٹھوکر کھائی ۔تیر سے حملہ کرنا چاہا مگر گھوڑے کے پاؤں زمین میں دھنس گئے ۔اس طرح وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گرفتار کرنے میں ناکام رہا۔مدینہ کے قریب لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کی اطلاع ملی تو لوگ جوق در جوق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا استقبال کرنے کیلئے آنے لگے ۔لڑکیوں نے دف بجا کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا استقبال کیا ۔مدینہ پہنچ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد کی تعمیر شروع کی۔حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے ساتھ شانہ بشانہ کام کرتے تھے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا گھر تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہاں قیام کیا۔ایک واقعہ ہے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا گھر دو منزلہ تھا۔انھوں نے بالائی منزل پیش کی مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نیچے کا حصہ پسند فرمایا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کھانا بھیجتے جو بچ جاتا خود کھالیتے ۔ایک دفعہ بالائی منزل میں پانی کا برتن ٹوٹ گیا ڈر تھا کہ پانی نچلی منزل پر جا کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تنگ نہ کرے گھر میں اوڑھنے کا ایک لحاف تھا اسکو پانی پر ڈال دیا کہ پانی جذب ہو جائے۔اسی سے اندازہ ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کتنی محبت تھی۔

تعمیر مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تعمیر کروائی خود صحابہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تعمیر میں حصہ لیا۔یہ زمین دو یتیم بچوں کی تھی ۔مسجد کی دیواریں کچی اینٹوں کی تھیں ۔کھجور کے ستون تھے۔قبلہ بیت المقدس تھا۔بعد میں خانہ کعبہ ہو گیا۔تو اس طرف ایک دروازہ بنا دیا گیا۔

صفہ واصحاب صفہ رضی اللہ عنہ، رضی اللہ عنہم

مسجد کے ایک سرے پر ایک چبوترہ بنایا گیا تھا۔ یہاں پر وہ لوگ رہتے تھے جو گھر بار نہیں رکھتے تھے۔ یہ چبوترہ صفہ کہلاتا تھا اور یہ لوگ اصحابہ صفہ کہلاتے تھے۔ مسجد کی تعمیر کے بعد مسجد سے متصل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ازواج مطہرات کے مکان بنوائے۔

اذان کی ابتداء

شروع شروع میں یہ لوگ اندازے کے ساتھ نماز پڑھتے تھے لیکن اس کے بعد اذان کا آغاز ہوا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دینے کیلئے کہا۔ ایک دفعہ کچھ لوگوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے اذان دینے پر اعتراض کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ حبشی نسل کے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو بڑا رنج ہوا اس دن آپ رضی اللہ عنہ نے اذان نہ دی۔ دیکھا کہ صبح ہی نہیں ہوئی تمام لوگ بڑے پریشان ہوئے لیکن کچھ نہیں کر سکتے تھے۔ لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وجہ معلوم تھی اپنا ماجرہ بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان پڑھنے کو کہا اس کے بعد صبح ہوئی۔ کچھ لوگ دولت مند تھے مگر کافروں سے چھپ کر مدینہ پہنچے تھے۔ اس لئے ساتھ کچھ نہ لا سکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ایک مہاجر اور ایک ایک انصار کو بھائی بھائی بنا دیا۔ انصار نے مہاجرین کی دل کھول کر مدد کی۔

غزوہ بدر (2 ہجری)

بدر کا مقام مدینہ منورہ سے 80 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ کفر و اسلام کا پہلا معرکہ بدر کے مقام پر ہوا۔ جسمیں اللہ تعالیٰ نے مسلمانان اسلام کو فتح دی یوں حق کا بول بالا ہوا۔ مسلمان مکہ سے مدینہ ہجرت کر کے آئے تھے لیکن کفار نے مدینہ پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ کفار مدینہ کی طرف چکر لگاتے اور مسلمانان اسلام کو اپنے نیک ارادوں میں ناکام کرنے کی سازشوں میں

مصروف رہتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کفار کے عزائم کے بارے میں پتہ چلا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع کیا۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھرپور ساتھ دینے کا ارادہ ظاہر کیا۔لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انصار کی طرف دیکھتے تھے جن کے ساتھ رشتہ طے پایا تھا کہ اس وقت تک تلوار نہیں اٹھائیں گے جب تک کفار مدینہ پر حملہ نہ کر دیں۔لیکن اس موقع پر انصار نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلیئے اپنی جانیں تک نثار کر دیں گے ۔12 رمضان المبارک 2 ہجری کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین سو صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ مدینہ سے نکلے کچھ لوگ بعد میں شامل ہو گئے۔یوں کل تعداد تین سو تیرہ ہو گئی۔17 رمضان المبارک کو بدر کے مقام پر پہنچے تو معلوم ہوا کہ کفار دوسری طرف آ گئے ہیں۔لہٰذا وہیں پڑاؤ ڈال دیا۔قریش کا لشکر ایک ہزار آدمیوں پر مشتمل تھا۔ان کے پاس ساز و سامان تھا۔اس کے برعکس مسلمانوں کے پاس اللہ تعالیٰ کی مدد تھی۔قریش کے لشکر کا سردار عتبہ بن ربیعہ تھا۔قریش جنگ کرنے کیلیئے بے تاب تھے مگر کچھ لوگ جنگ نہیں چاہتے تھے عتبہ بن ربیعہ نے اس سے اتفاق کیا مگر ابوجہل نہ مانا۔آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلوار کی نوک سے مسلمانوں کی صفیں درست کیں۔اللہ تعالیٰ سے فتح کی دعا کی۔اس غزوہ (جس جنگ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حصہ لیا ہو اسے غزوہ کہتے ہیں) میں مہاجر اوس اور خزرج قبیلہ کے لوگ تھے۔خزرج کا علم خباب بن مندر رضی اللہ عنہ، اوس کا علم حضرت سعد بن معاذ اور مہاجرین کا علم حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا لڑائی کا آغاز ہوا ۔سب سے پہلے عتبہ بھائی اور بیٹے کو لیکر میدان میں آیا مسلمانوں کی طرف سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ مقابلے کیلیئے نکلے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے عتبہ کو ،حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ولید (عتبہ کا بیٹا) کو مار ڈالا۔شیبہ (عتبہ کا بھائی) نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا جسے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قتل کر ڈالا۔عبیدہ (سعید بن العاص کا بیٹا) میدان میں نکلا وہ پورا لوہے میں غرق تھا۔حضرت زبیر رضی اللہ عنہ مقابلے کیلیئے نکلے انھوں نے تاک کر آنکھ کا نشانہ لیکر

برچھی ماری وہ وہیں مر گیا۔اس کے بعد عام مقابلہ شروع ہوگیا۔معاذ اور معوذ رضی اللہ عنہما نے ابوجہل کو مارڈالا امیہ بن خلف (حضرت بلال رضی اللہ عنہ اسی کے غلام تھے) بھی مارا گیا۔قریش کے بڑے بڑے سرداراس لڑائی میں مارے گئے۔عتبہ بن ربیعہ، ابوجہل اور امیہ بن خلف کے مارے جانے کے بعد کفار کے حوصلے پست ہوگئے کفار کے ستر آدمی مارے گئے اور تقریباً اتنے ہی گرفتار ہوئے۔مسلمانوں کے تیرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم غزوہ بدر میں شہید ہوئے۔یوں کفر واسلام کے پہلے معرکے میں خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی۔

قرآن میں ارشاد ہوا:

"یقیناً خدا نے تمہاری بدر میں مدد کی جب تم کمزور تھے تو خدا سے ڈرو تا کہ تم شکر گزار بن جاؤ۔"

(سورۃ آل عمران:123)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی

اسی سال حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی ہوئی۔جہیز میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چمڑے کا گدا۔بان کی چارپائی ایک چھاگل۔ایک مشک۔دو چکیاں اور دو مٹی کے گھڑے دیئے چمڑے کے گدے کے اندر روئی کے بجائے کھجور کے پتے تھے۔دو جہان کے مالک نے اپنی بیٹی کی شادی بڑی سادگی سے سرانجام دی۔

غزوہ احد (3 ہجری)

کفر اسلام کا دوسرا معرکہ جو احد کے مقام پر ہوا۔احد ایک پہاڑی کا نام ہے۔کفار کو بدر کے مقام پر شکست ہوئی تھی۔انھوں نے مسلمانوں سے بدلہ لینے کا پروگرام بنایا ابوسفیان کو اس کا سردار مقرر کیا گیا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کفار کے عزائم کا پتہ چلا تو انہوں نے مسلمانوں کو جمع کیا۔

مسلمانوں کی تعداد ایک ہزار سپاہیوں پر مشتمل تھی۔

لیکن عبداللہ بن ابی اس بنا پر کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی بات نہیں مانی۔ تین سونو جوانوں کے ساتھ واپس چلا گیا۔ قریش نے احد پر پڑاؤ ڈالا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احد کو پشت پر رکھ کر صف آرائی کی۔ حضرت معصب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو علم عنایت کیا۔

لڑائی کا آغاز ہوا قریش کا علم طلحہ کے پاس تھا۔ اس نے مقابلے کیلئے مسلمانوں کو پکارا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آگے نکل کر مقابلہ کیا اور اسے قتل کر دیا۔ طلحہ کے بھائی عثمان نے مقابلہ کیا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے اسے مار ڈالا۔ عام جنگ شروع ہوگئی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ فوجوں کے دَل میں جا گھسے۔ صفیں کی صفیں درہم برہم کر دیں۔ جبیر بن معطم کا ایک حبشی غلام تھا اس نے ایک چھوٹے سے نیزے (حربہ) کو پھینک کر مارا جو حضرت حمزہؓ کی ناف کے پار ہو گیا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے حملہ کیا مگر گر پڑے انکی روح پرواز کر گئی۔ ہندہ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا کلیجہ چبانا چاہا مگر چبا نہ سکی کفار کے علم بردار قتل ہو گئے مسلمانوں کا پلا بھاری تھا۔ انھوں نے مالِ غنیمت شروع کر دی تیر انداز جو پشت پر تعینات تھے وہ بھی مالِ غنیمت میں شامل ہو گئے۔ حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا کرنے سے روکا مگر مسلمان نہ رکے۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے تیر اندازوں کی جگہ خالی دیکھ کر دوبارہ حملہ کر دیا مسلمان بدحواس ہو گئے۔ دونوں فوجیں آپس میں مل گئیں۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہت رکھتے تھے۔ یہ مشہور ہو گیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہید ہو گئے ہیں۔

مسلمانوں میں بزدلی پھیل گئی لیکن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی نظر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پڑی آپ رضی اللہ عنہ نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرف ہیں۔ یہ دیکھ کر کفار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف حملہ کرنے آئے مگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی حفاظت میں لے لیا۔ اسی اثناء میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہاڑی پر چڑھ گئے کہ کفار ادھر نہ آئیں ابوسفیان نے تعاقب کیا مگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواباً تیر برسائے

ابوسفیان نے سامنے کی پہاڑی پر چڑھ کر کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہاں ہیں۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی جواب نہ دیا۔ابوسفیان نے حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ کا نام پکارا مگر کوئی جواب نہ ملا ابوسفیان بولا سب مارے گئے۔لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بول اٹھے۔اوہ دشمن خدا ہم سب زندہ ہیں۔ابو سفیان نے کہا۔آج کا دن بدر کا انتقام ہے اس لڑائی میں مسلمانوں کے ستر 70 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوئے کفار کا بھی کافی جانی نقصان ہوا۔حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ 3 ہجری میں پیدا ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی۔

اسی سال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت کلثوم رضی اللہ عنہا سے رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے۔

غزوہ خندق (احزاب) 5 ہجری

کفار نے یہودیوں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے خلاف سازشوں کا سلسلہ جاری رکھا۔انھوں نے مسلمانان اسلام کے خلاف ایک لشکر تیار کیا۔جس کی قیادت ابوسفیان نے کی۔اس لشکر میں تقریباً 24 ہزار حملہ آور تھے۔لشکر مدینہ کی طرف روانہ ہوا۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کفار کے عزائم اور لشکر کے متعلق پتہ چلا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجلس مشاورت منعقد کی۔

مختلف آراء پیش کی گئیں۔لیکن حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی تجویز سے اتفاق کیا گیا۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس تجویز کو پسند فرمایا۔تجویز کے مطابق مدینہ کے اردگرد خندق کھودی جائے گی مدینہ کے ایک طرف پہاڑیاں تھیں۔دوسری طرف مکانات فصیل نما تھے۔جو حصہ خالی تھا وہاں سے خندق کی کھدائی کا کام شروع کر دیا گیا اس خندق کی چوڑائی پانچ گز اور گہرائی پانچ گز تھی تمام مسلمانوں نے اس کی کھدائی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ایک جگہ بہت بڑا پتھر آ گیا۔

سب لوگوں نے توڑنے کی کوشش کی مگر پتھر نہ ٹوٹا۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس سے آگاہ کیا گیا۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پتھر پر پہلی ضرب ماری ساتھ ہی روشنی نکلی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ

اکبر کہا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی اللہ اکبر کہا۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا کہ مجھ کو ملک شام کی چابیاں دی گئیں پھر ضرب ماری حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ اکبر کہا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی اللہ اکبر کہا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا مجھے ملک فارس کی چابیاں دی گئیں۔تیسری ضرب ماری پھر روشنی نکلی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ اکبر کہا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی اللہ اکبر کہا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا مجھے یمن کی چابیاں دی گئیں اس ضرب میں پتھر ریزہ ریزہ ہوگیا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔مجھے جبرائیل علیہ السلام نے کہا ہے۔یہ تمام ملک تمہاری امت کے قبضے میں آجائینگے۔اسکا مطلب ہے کہ مسلمان ایک طرف سے اپنی جان بچانے کی فکر میں ہیں۔مگر انھیں شام، فارس اور یمن کی سلطنتوں کی خوش خبری دی جا رہی ہے۔یہ کام باری تعالیٰ کے سوا کسی کا نہیں ہوسکتا۔

دوسری طرف بنوقریظہ (جس سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معاہدہ امن ہوا تھا) کے سردار کعب بن اشرف نے مسلمانوں کے خلاف حملہ آروں سے معاہدہ کرلیا۔لشکر جب خندق کے سامنے آیا۔ خندق دیکھ کر بڑا حیران ہوا۔اس نے مسلمانوں کا محاصرہ کرلیا۔کافی کوشش کے باوجود کفار خندق عبور نہ کرسکے۔ایک جگہ سے خندق کا پاٹ کافی کم تھا عمر بن عبدو (ایک ہزار آدمیوں کے برابر مانا جاتا تھا) اس نے آگے بڑھ کر خندق عبور کرلی۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر اسے قتل کردیا تیروں سے لڑائی ہوتی رہی۔یہ محاصرہ ایک ماہ تک جاری رہا کفار کو کمک ہر جگہ سے مل سکتی تھی۔مگر مسلمانوں کیلیئے رسد کا کوئی سامان نہ تھا۔فاقوں پہ فاقے کیے جاتے تھے۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنا پیٹ دکھایا۔انھوں نے پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اپنا پیٹ دکھایا۔اس پر دو پتھر باندھے ہوئے تھے۔ایک دن اتنے زور کی ہوا چلی جس سے خیموں کی میخیں اڑگئیں دیگچیاں چولھوں سے گر گئیں۔

مشرکوں نے آگ کے بُجھنے کو بدشگونی سمجھا اور راتوں رات اپنے خیمے اٹھا کر فرار ہوگئے۔اگلے

دن مسلمانوں نے دیکھا۔ کہ تمام میدان خالی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی تصدیق کیلیے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کو بھیجا انھوں نے واپس آ کر بتایا۔ کفار کا لشکر خالی پڑا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا اب کفار تم پر حملہ آور نہیں ہونگے۔ اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں چلے گئے یوں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی۔

صلح حدیبیہ و بیعت رضوان (6 ہجری)

مکہ معظّمہ سے ایک منزل کے فاصلے پر ایک کنواں ہے۔ جسے حدیبیہ کہتے ہیں۔ صلح کا معاہدہ اسی مقام پر لکھا گیا۔ اس لیئے اس واقع کو صلح حدیبیہ کہتے ہیں۔ کعبہ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کیا تھا گو کہ ان کی اولاد آگے چل کر بت پرست بن گئی تھی۔ لیکن اس کے باوجود عرب ہر وقت لڑائیوں میں مصروف رہتے تھے۔ سال کے چار مہینے جن میں وہ لڑائیاں بند کر دیتے تھے۔ آپس میں اکھٹے رہتے تھے۔ عرب قبائل دور دور سے کعبہ آتے اور عبادت میں مصروف ہو جاتے مسلمان جو مکہ سے نکالے گئے تھے۔ ان کا آبائی علاقہ مکہ تھا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قیادت میں تقریباً (1400) چودہ سو جانثار مکہ معظّمہ عمرہ کی نیت سے روانہ ہوئے۔ قبیلہ خزاعہ کا ایک شخص جو اسلام قبول کر چکا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش کا حال معلوم کرنے بھیجا۔ (قریش اس شخص کے اسلام لانے کے متعلق لاعلم تھے) اس نے واپس آ کر اطلاع دی کہ تمام قبائل نے متفقہ فیصلہ کیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ نہیں آ سکتے۔ کفار نے فوجیں اکھٹی کرنا شروع کر دی ہیں تا کہ مسلمانوں کو مکہ آنے سے روکا جا سکے۔ قبیلہ خزاعہ نے ابھی اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ مگر اسلام کے حلیف تھے۔ اس قبیلہ کا سردار بدیل بن ورقہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی کفار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کعبہ نہیں جانے دینگے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہم عمرہ کی نیت سے آئے ہیں۔ لڑائی کا کوئی ارادہ نہیں۔ ان کیلیے

بہتر ہے کہ معاہدہ صلح کرلیں۔اگر نہیں مانیں تو خدا کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے۔میں یہاں تک لڑونگا کہ میری گردن الگ ہوجائے۔

بدیل بن ورقہ نے تمام حالات اہل قریش کو بتائے۔لیکن عروہ بن مسعود ثقفی نے کہا میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاتا ہوں۔اس نے کہا تم اپنی قوم خود برباد کروگے۔لیکن اگر لڑائی نے رخ بدلا۔تو تمہارے ساتھ یہ جو بھیڑ ہے گرد کی طرح اڑ جائی گی۔

عروہ نے دیکھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اتنی عقیدت تھی۔کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بات کرتے ہیں تو سناٹا چھا جاتا ہے۔وضو کرتے ہیں تو عقیدت مند پانی نیچے نہیں گرنے دیتے۔یہ عقیدت ومحبت میں نے قیصرؑ وکسریٰ اور نجاشی کے درباریوں میں بھی نہیں دیکھی۔عروہ نے تمام ماجرہ قریش کو بتایا معاملہ چونکہ حل نہ ہوا تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو قریش کے پاس بھیجا انھوں نے سواری کے اونٹ کو مار ڈالا (یہ اونٹ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری کا تھا) وہ لوگ صحابی رضی اللہ عنہ کو مارنے لگے۔لیکن کچھ لوگوں نے انھیں بچالیا۔قریش نے مسلمانوں سے لڑنے کیلئے کچھ لوگ بھیجے۔یہ سب لوگ پکڑے گئے مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب کو چھوڑ دیا۔

بیعت رضوان

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلح کیلئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتخاب کیا انھوں نے معذرت کی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیجا گیا۔قریش نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو نظر بند کرلیا۔یہ مشہور کر دیا گیا کہ آپ رضی اللہ عنہ قتل (نعوذ باللہ) کر دیے گئے ہیں۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس واقعہ کی اطلاع ملی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا قصاص لینا فرض ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ببول کے درخت کے نیچے بیٹھ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے جانثاری کی بیعت لی۔اسلیئے اسے بیعت رضوان کہتے ہیں۔

لیکن بعد میں پتہ چلا یہ خبر غلط تھی۔قریش نے سہیل بن عمرو کو سفیر بنا کے بھیجا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہیں

کہ صلح اس شرط پر ہو سکتی ہے کہ اس سال واپس چلے جائیں۔ کافی دیر تک مختلف شرائط پر گفتگو ہوتی رہی لیکن کچھ شرائط پر اتفاق ہوا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو معاہدہ کے الفاظ قلم بند کرنے کا کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بسم اللہ لکھی سہیل بن عمرو نے تردد کیا کہ معاہدے سے پہلے بسمك اللھم لکھا جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایسا کرنے کو کہا آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لکھا گیا۔ سہیل نے کہا ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پیغمبر نہیں مانتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا لفظ مٹا کر ابن عبداللہ لکھ دیا۔

شرائط یہ ہیں۔

1. مسلمان اس سال واپس چلے جائیں۔

2. مسلمان اگلے سال آئیں لیکن تین دن کا قیام کر کے واپس چلے جائیں گے۔

3. ہتھیار لگا کر نہ آئیں۔ تلوار ساتھ لائیں مگر وہ نیام میں ہو۔

4. جو مسلمان مکہ میں مقیم ہوں انھیں اپنے ساتھ نہ لے کر جائیں مگر جو مسلمان مکہ میں رہنا چاہیں انھیں روکا نہیں جائے گا۔

5. کافروں یا مسلمانوں سے اگر کوئی شخص مدینہ جائے وہ واپس کر دیا جائے گا لیکن اگر کوئی مسلمان مکہ آئے گا وہ واپس نہیں کیا جائے گا۔

6. عرب قبائل کو اختیار ہوگا کہ فریقین سے جس کے ساتھ چاہیں معاہدے میں شریک ہو جائیں

یہ شرطیں مسلمانوں کے خلاف تھیں لیکن جب معاہدہ لکھا جا رہا تھا حضرت ابو جندل رضی اللہ عنہ جو مسلمان ہو چکے تھے کافروں نے قید کر رکھا تھا۔ وہ وہاں سے بھاگ آئے مسلمانوں کے پاس جا پہنچے کفار کے مظالم بیان کئے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے معاہدہ جو ابھی لکھا جا رہا تھا اسکے باوجود حضرت ابو جندل رضی اللہ عنہ کو کفار کے حوالے کر دیا۔ اسطرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے معاہدے پر پورا عمل کیا

فتح خیبر (7ہجری)

صلح حدیبیہ کے بعد مسلمانوں نے سکھ کا سانس لیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ تسلی ہوئی ۔کہ یہودیوں کی طرف سے مسلمانوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ پہنچے تو پتہ چلا کہ خیبر کے لوگ مسلمانوں کے خلاف اکھٹے ہو رہے ہیں ۔خیبر میں زیادہ یہودی رہتے تھے ۔وہ مسلمانوں کے بارے میں پل پل کی خبر رکھتے تھے محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہودیوں کے مقابلے کیلئے 1500 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع کیا لشکر خیبر کی طرف روانہ ہوا۔

خیبر کے نزدیک مقام رجیع پر لشکرِ ڈالا گیا۔ خیبر کے علاقہ میں ساتھ ساتھ یہودیوں کے چھ مضبوط قلعے تھے۔ لشکر اسلام جب خیبر کے پاس پہنچا تو نماز عصر کا وقت آ چکا تھا لشکر آگے بڑھا یہودیوں کی عمارتیں نظر آئیں ۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باری تعالیٰ کا نام لیکر دعا مانگی ۔اے باری تعالیٰ ہم تجھ سے اس بستی اور بستی والوں اور ان کی اشیاء کی بھلائی مانگتے ہیں ۔

مسلمانوں کا مقصد لڑنا نہیں تھا۔ مگر یہودی لڑنے پر بضد تھے۔ فوجیں ایک قلعہ کی طرف بڑھیں حضرت محمود بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے بڑی دلیری سے مقابلہ کیا گرمی کافی تھی ۔آپ رضی اللہ عنہ تھک گئے تھے قلعہ کی دیوار کے سائے میں آرام کرنے بیٹھ گئے قلعہ والوں نے قلعہ کی فصیل سے چکی کا پاٹ آپ رضی اللہ عنہ پر گرا دیا جس سے آپ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے ۔قلعہ جلدی فتح ہو گیا۔ باقی قلعے بھی جلدی فتح ہوتے گئے ۔ایک قلعہ جس کا سردار مرحب تھا۔ سخت قلعہ ثابت ہوا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے فتح کرنے گئے ۔مگر فتح نہ ہو سکا قلعہ فتح کرنے میں کافی دن لگ گئے ۔تو اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا کل میں علم اس شخص کو دونگا جسے خدا فتح دیگا۔ صبح ہوئی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا علی رضی اللہ عنہ کہاں ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ بیمار تھے آشوب چشم بھی تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے ۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لعابِ دہن ان کی آنکھوں پر لگایا تکلیف

جاتی رہی۔علم انھیں دیا گیا مرحب قلعہ سے رجز پڑھتا ہوا باہر آیا۔جواب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ مقابلے کیلئے نکلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اتنے زور سے تلوار ماری کہ مرحب کے سر کو چیرتی ہوئی دانتوں تک اتر آئی مرحب مارا گیا۔اس کے مارے جانے کے بعد یہودیوں کے حوصلے پست ہو گئے یہ قلعہ بھی جلد فتح ہو گیا اس غزوہ میں 93 یہودی مارے گئے ۔15 صحابہ رضی اللہ عنہم نے شہادت فرمائی۔فتح کے بعد زمین مسلمانوں کے قبضے میں آ گئی ۔یہودیوں نے مسلمانوں سے مطالبہ کیا۔زمین ہمارے قبضے میں ہی رہنے دی جائے ۔یہ درخواست منظور ہوئی۔ہم پیداوار کا نصف حصہ مسلمانوں کو دیں گے۔بٹائی کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجتے۔وہ تمام غلہ دو حصوں میں تقسیم کر دیتے یہودیوں کو کہتے اس میں سے جو حصہ چاہو لے سکتے ہو ۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو ملتا وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رشتہ داروں یتیموں اور مفلس لوگوں کی پرورش کیلئے استعمال کرتے ۔حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اسی سال غزوہ کے دوران ہوا۔

عمرہ کی ادائیگی

اسی سال مسلمانوں نے عمرہ کی غرض سے مکہ جانے کا پروگرام بنایا کیونکہ پچھلے سال صلح حدیبیہ میں یہ طے پایا تھا۔کہ مسلمان اس سال واپس چلے جائیں اگلے سال مکہ آئیں ۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام صحابہ رضی اللہ عنہ کو جمع کیا۔اور مکہ کی طرف روانہ ہوئے خانہ کعبہ کا طواف کرتے وقت محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو کہا کہ وہ پہلے تین پھیروں میں اکڑے ہوئے چلیں۔اہل مکہ نے عمرہ کی اجازت تو دے دی مگر وہ ڈر کے مارے پہاڑی پر چلے گئے۔

تین دن کے بعد کچھ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہو شرط پوری ہو گئی ہے تین دن ہو گئے ہیں۔لہٰذا مکہ سے چلے جائیں محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی وقت روانہ ہو گئے۔

غزوہ موتہ (8 ہجری)

موتہ شام کا ایک مقام ہے۔عرب کی تلواریں یہیں بنتی تھیں۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیصرِ روم کے نام خط لکھا تھا۔یہ خط حضرت حارث بن عمیر رضی اللہ عنہ لیکر گئے۔شرجیل بن عمرو اس علاقہ کا رئیس اور قیصرِ روم کے ماتحت تھا۔اس نے حضرت حارث بن عمیر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔ان کے قصاص کیلئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین ہزار فوج تیار کی۔حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام) کو سپہ سالاری ملی۔پھر ارشاد ہوا اگر شہید ہو جائیں تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ ان کے بعد حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ فوج کے سردار ہونگے۔فوج مدینہ سے روانہ ہوئی۔تو جاسوسوں نے شرجیل کو خبردار کر دیا۔اس نے مقابلے کیلئے کم وبیش ایک لاکھ فوج تیار کی۔

لڑائی شروع ہوئی حضرت زید رضی اللہ عنہ بہادری سے لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔پھر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے علم ہاتھ میں لیا وہ بڑی بے جگری سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ان کے جسم پر برچھیوں کے 90 زخم تھے۔اس کے بعد حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔اب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے دشمنوں کا مقابلہ کیا۔ان کے ہاتھ میں کئی تلواریں ٹوٹ کر گریں۔جب شام ہونیوالی تھی تو رومیوں نے مسلمانوں کے مقابلے میں راہ فرار اختیار کی۔ مسلمانوں نے تھوڑی دیر کفار کا تعاقب کیا۔کچھ مال غنیمت ہاتھ آیا۔اس لڑائی میں کل بارہ صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے۔اس جنگ کی بنا پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے سیف اللہ کا خطاب ملا۔

فتح مکہ رمضان (8 ہجری)

11 رمضان المبارک 8 ہجری کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دس ہزار جانثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مدینہ سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔قریش کو مسلمانوں کی روانگی کا کوئی علم نہیں تھا۔راستے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ بمعہ اہل وعیال ملے انھوں نے اسلام قبول کرلیا تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا کو ساتھ لیا۔اور اہل خانہ کو مدینہ منورہ بھجوادیا۔مہران طہران میں اسلامی لشکر خیمہ زن ہوا۔یہ خبر پہنچی کہ ایک عظیم لشکر مکہ سے کچھ کوس کے فاصلے پر ہے۔ابوسفیان لشکر کے بارے میں معلومات کرنے لگا۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک دستہ دے کر اسلامی لشکر کی حفاظت پر مامور کردیا حضرت عباس رضی اللہ عنہ اپنی قوم کیلئے بڑے پریشان تھے۔وہ رات کو مکہ کی طرف نکلے راستے میں ابوسفیان ملا۔حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان کو کہا کہ یہ لشکرِ اسلام ہے صبح کو مکہ پر حملہ آور ہوگا۔ابوسفیان کے ہوش اڑ گئے۔حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مکے والوں کیلئے بہتر ہوگا کہ وہ مسلمان ہوجائیں۔اور تمھیں امان حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ہی ملے گی۔یہ سن کر ابوسفیان حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چلا گیا۔ابوسفیان نے اسلام قبول کرلیا۔محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا جو شخص خانہ کعبہ میں پناہ لے گا اسے امان دی جائیگی اسلامی لشکر مکہ کی طرف روانہ ہوا ابو سفیان نے منادی کردی جو کوئی میرے گھر میں پناہ لے گا اسے کوئی گزند نہیں پہنچے گی۔اور جو کوئی کعبہ میں پناہ لے گا اسے کوئی نقصان نہ ہوگا۔

محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خانہ کعبہ کے دروازے پر کھڑے ہوکر ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔اس نے اپنا وعدہ سچا کردکھایا۔اسنے اپنے بندے کی مدد کی اور تمام جھوٹوں کو شکست دی۔جو شخص بھی ایمان لایا خدا پر اور اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس پر یہ جائز نہیں کہ وہ خون ریزی کرے دنگا فساد کرے زمانہ جاہلیت کی تمام رسموں کو ختم کردیا ہے سوائے مجاورت کعبہ اور حاجیوں کو پانی پلانے کا انتظام باقی رہے گا۔اے قریش کی قوم اب جاہلیت کا تکبر اور نسب کا افتخار باری تعالیٰ نے مٹادیا ہے۔تمام لوگ آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آدم علیہ السلام مٹی کے بنے ہیں"۔

غزوہ تبوک (9 ہجری)

تبوک مدینہ اور دمشق کے درمیان ایک مقام کا نام ہے۔ جنگ موتہ کے بعد رومیوں نے عرب پر حملہ کرنے کا پروگرام بنایا شام کے سوداگر مدینہ منورہ چیزیں (مال واشیاء) بیچنے آیا کرتے تھے۔ انھوں نے خبر دی کہ رومیوں نے شام میں ایک لشکر جمع کیا ہے۔ فوج کو سال کی اکٹھی تنخواہ دے دی ہے عرب کے عیسائیوں نے ہرقل کو لکھ بھیجا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (نعوذ باللہ) انتقال کر گئے ہیں۔ یہ لوگ سخت قحط کی وجہ سے بھوکے مر رہے ہیں۔ یہ خبریں اس قدر قوی تھیں۔ کہ غلط ہونے کی کوئی وجہ نہ تھی۔ اسی بنا پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فوج کی تیاری کا حکم دیا انہی دنوں قحط اور شدت کی گرمی تھی اس لیے لوگوں کا لڑائی کیلئے نکلنا مشکل تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرب قبائل سے مالی اعانت طلب کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ لیکن اکثر مسلمان اس بنا پر رہ گئے کہ ان کے پاس سامان سفر نہیں تھا۔

یہ لوگ محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اس قدر روئے کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان پر رحم آ گیا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیس ہزار فوج لیکر مدینہ سے نکلے۔ تبوک کے مقام پر پہنچے یہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیس دن قیام کیا یہاں پر آ کر معلوم ہوا کہ خبر صحیح نہیں تھی۔ مخالفین کو جب علم ہوا تو کئی سردار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انھوں نے جزیہ دیا۔ دومۃ الجندل کا سردار اُکیدار قیصر روم کے زیر اثر تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو کچھ دستے دے کر بھیجا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اسے گرفتار کر لیا تھا۔ اس شرط پر رہائی دی کہ خود رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں حاضر ہو کر صلح کی شرائط پیش کرے۔ وہ مدینہ آیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے امان دی۔ تبوک سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ آئے۔ لوگ شوق کے عالم میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے استقبال کیلئے نکلے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مسجد نبوی میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو رکعت نماز

پڑی۔اس کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں قصیدہ پڑھا۔

حجۃ الوداع (10 ہجری)

سورہ نصر میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ترجمہ:

"جب خدا کی مدد آ گئی اور مکہ فتح ہو چکا اور تو نے دیکھ لیا کہ لوگ خدا کے دین میں جوق در جوق داخل ہو رہے ہیں۔تو خدا کی حمد و تسبیح پڑھ اور استغفار کر خدا توبہ قبول کرنے والا ہے۔" (سورۃ النصر 3-1)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج ادا نہیں کیا تھا۔ چنانچہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حج کیلئے مکہ روانہ ہوئے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن ساتھ تھیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج ادا کیا۔میدان عرفات میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تاریخی خطبہ ارشاد فرمایا۔

"لوگو بے شک تمہارا رب ایک ہے۔عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر سرخ کو سیاہ پر سیاہ کو سرخ پر کوئی فضیلت نہیں۔مگر تقویٰ کے سبب ہر مسلمان مسلمان کا بھائی ہے"۔

جو خود کھاؤ پیو وہی اپنے غلاموں کیلئے کرو۔زمانہ جاہلیت کے تمام خون معاف کر دیے ہیں۔سب سے پہلے میں اپنے چچازاد بھائی (ربیعہ بن الحارث کے بیٹے) کا خون معاف کرتا ہوں۔تمام سود ختم کر دیے ہیں۔سب سے پہلے میں اپنے چچا (حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب) کا سود معاف کرتا ہوں۔عورتوں کے معاملہ میں خدا سے ڈرو تمہارا عورتوں پر عورتوں کا تم پر حق ہے۔اللہ تعالیٰ نے وراثت کے طور پر حق دار کو اس کا حق دیا ہے۔اب وراثت کے حق میں وصیت جائز نہیں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے خون مسلماں کے مال اور مسلمانوں کی آبرو کو مسلمانوں پر اسی طرح حرام کیا ہے جس طرح اس دن اس مہینہ اور اس شہر کی حرمت ہے میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کا گلہ کاٹنے لگو۔ میں تم میں سے ایک چیز چھوڑتا ہوں۔ اگر تم اس کو مضبوطی سے پکڑے رکھو گے گمراہ نہ ہو گے۔ وہ کیا چیز ہے۔" کتاب اللہ۔" اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے مجمع سے فرمایا۔تم سے خدا کے ہاں میری نسبت پوچھا جائے گا؟ تو تم کیا جواب دو گے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا کا پیغام پہنچا دیا اور اپنا فرض ادا کر دیا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آسمان کی طرف انگلی اٹھائی اور تین بار کہا" اے خدا تو گواہ رہنا۔"اس کے بعد یہ آیت اتری " آج میں نے تمہارے لیئے دین کو مکمل کیا اور اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لیے دین اسلام کا انتخاب کرلیا"۔

وصال (11 ہجری)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنا فرض ادا کیا بعض روایتوں میں یہ الفاظ وارد ہوئے ہیں کہ شاید میں اس کے بعد حج نہ کرسکوں۔حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو شام کے عربوں نے شہید کر دیا تھا آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے قصاص لینا چاہتے تھے۔آغاز علالت سے ایک روز پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو مامور کیا۔کہ فوج لیکر جائیں اور شر پسندوں سے اپنے باپ کا انتقام لیں۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طبیعت ناساز ہوگئی۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باری باری اپنی ہر بیوی کے پاس رہتے تھے۔ایک دن طبیعت زیادہ ناساز ہوگئی۔ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے اجازت لی کہ آج میں کس کے ہاں قیام کروں۔ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاں چاہیں قیام فرما سکتے ہیں۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ضعف اس قدر ہو گیا تھا۔کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں لائے۔جب تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طبیعت ٹھیک رہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمازیں پڑھاتے رہے۔جب طبیعت زیادہ ناساز ہوگئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہا کہ نماز پڑھائیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچھ دینار تھے۔جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے۔انھیں صدقہ کرنے کا حکم دیا۔طبیعت کچھ بہتر ہوئی۔نماز فجر کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے۔انھوں نے پیچھے ہٹنے کا اردہ کیا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں روک دیا اور دائیں طرف بیٹھ کر نماز ادا کی بعد میں لوگوں کو کچھ وعظ کہا۔اس کے

بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں تشریف لے گئے ۔اسی اثناء میں حضرت عبدالرحمن بن ابو بکر رضی اللہ عنہ مسواک ہاتھ میں لیے حاضر ہوئے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سمجھ گئیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسواک چاہتے ہیں ۔مسواک کو نرم کر کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی اس کے بعد سر مبارک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سینہ مبارک پر رکھ کر لیٹ گئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پانی کا ایک پیالہ بھرا رکھا تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا دست مبارک اس میں تر فرما کر چہرہ اقدس پر پھیرتے اور فرماتے (اے اللہ موت میں میری مدد فرما) حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ اقدس دیکھتی جاتی تھیں ۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طبیعت بہت زیادہ ناساز ہو گئی ۔کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 12 ربیع الاول (۱۱ھ بروز دوشنبہ (پیر) بمطابق ۷ جون ۶۳۲ء) کو وصال فرما گئے۔

وصال کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر تقریباً 63 برس 4 دن تھی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ترکہ مبارکہ

حضوا کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس زندگی بہت زاہدانہ اور سادہ تھی ۔حضرت عمر بن الحارث رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

"حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت نہ درہم و دینار نہ لونڈی اور غلام نہ اور کچھ صرف اپنا سفید خچر اور ہتھیار اور کچھ زمین جو عام مسلمانوں پر صدقہ کر گئے۔ چھوڑا تھا"۔

(بخاری جلد ا ص 382 کتاب الوصایا)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے جانور دوسروں کو عطاء فرماتے رہتے تھے۔کچھ نئے خریدتے کچھ ہدایا اور نذرانوں میں بھی ملتے رہے۔لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متروکات میں تین چیزیں اہم ہیں۔

(1) بنو نظیر۔ فدک۔ خیبر کی زمینیں (2) سواری کا جانور (3) ہتھیار

حلیہ مبارک

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اتنا حسین وجمیل بنایا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام جہان سے اعلیٰ ہیں کائنات میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مثل پیدا نہیں فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن وجمال کا پیکر ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اقدس کا رنگ گورا سفید تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی یہ سرخی مائل ابھرا ہوا گوشت تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قد مبارک درمیانہ تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلندی سے اتر رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میانہ قد تھے لیکن یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان ہے کہ میانہ قد ہونے کے باوجود اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہزاروں انسانوں کے مجمع میں کھڑے ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر مبارک سب سے زیادہ اونچا نظر آتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک نہ گھنگریالے بھی تھے نہ سیدھے تھے بلکہ ان دونوں کیفیتوں کے درمیان تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالوں میں تیل بھی ڈالتے تھے اور کنگھی بھی کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال آخر تک سیاہ رہے۔ سر اور داڑھی شریف میں بیس بالوں سے زیادہ سفید نہیں ہوئے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک چاند سے زیادہ خوب صورت نظر آتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھویں دراز وبال والی تھیں اور دونوں بھویں اس قدر قریب تھیں کہ دور سے دونوں ملی ہوئی معلوم ہوتی تھیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھیں مبارک قدرتی طور پر سرمگیں تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی مبارک کشادہ اور چوڑی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخسار نرم ونازک تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفتگو فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں اگلے دانتوں کے درمیان سے ایک نور نکلتا تھا۔ جب

اندھیرے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطاب کرتے تو نزدیک اور دور والے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقدس کلام یکساں سن لیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لعابِ دہن زخمیوں اور بیماریوں کیلئے شفا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گردن مبارک صراحی دار تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس ہتھیلیاں چوڑی پر گوشت کلائیاں لمبی، بازو دراز اور گوشت سے بھرے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں مبارک چوڑے پُر گوشت تھے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوتی لباس زیادہ تر پہنتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمامہ پہنتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمامہ سبز، سفید، زعفرانی یا سیاہ رنگ کا تھا۔ یمن کی تیار شدہ سوتی دھاری دار چادریں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استعمال کرتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کملی بھی بکثرت استعمال کی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سفید رنگ سب سے زیادہ پسند تھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیاہ، سفید، سبز رنگوں کے کپڑے بھی استعمال کیے ہیں خوشبو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت زیادہ پسند تھی ہمیشہ عطر کا استعمال کرتے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرمہ بھی استعمال کرتے تھے۔ گھوڑے کی سواری آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت پسند تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت زیادہ نفاست پسند تھے۔ اور صاف ستھرے کپڑوں کا استعمال کرتے تھے۔

مرغوب غذائیں

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غذا سادہ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پُر تکلف کھانوں کی خواہش نہیں رکھتے تھے۔ کھانے میں جَو کی موٹی روٹیاں استعمال کرتے تھے۔ کدو شوق سے کھاتے تھے۔ گوشت، سرکہ، شہد کا استعمال بھی کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بکری، بھیڑ، اونٹ، دنبہ، خرگوش، مرغ، بیٹر اور مچھلی کا گوشت کھایا ہے۔ کھجور اور ستو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت پسند تھے۔ ٹھنڈا پانی استعمال کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ کھانا دستر خوان (کپڑے کا یا چمڑے کا) پر کھاتے تھے۔ کھانا

صرف انگلیوں سے تناول فرماتے تھے۔ چمچہ کانٹا وغیرہ سے کھانا پسند نہیں کرتے تھے۔

روزمرہ کے معمولات

احادیث مبارکہ کا مطالعہ کرنے سے پتا چلتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے معمولات کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہوا تھا۔ ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے دوسرا تمام لوگوں کیلئے تیسرا اپنی ذات کیلئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول تھا کہ نماز فجر کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مصلیٰ پر بیٹھ جاتے یہاں تک کے سورج خوب بلند ہو جاتا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں سے ملاقات کرتے ان کی جائز حاجات ضروریات کے بارے میں سنتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان ضروریات کو پورا کرتے دین کی تبلیغ کرتے جب سورج خوب اونچا ہو جاتا تو چاشت کی نماز ادا کرتے کبھی چار رکعت پڑھتے کبھی آٹھ رکعت پڑھتے اس کے بعد ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے حجروں میں تشریف لے جاتے اور گھریلو معمولات میں ان کا ہاتھ بٹاتے۔

عصر کی نماز کے بعد تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے ملاقات فرماتے۔ عشاء کی نماز مسجد میں ادا کرتے پھر جن زوجہ رضی اللہ عنہا کی باری ہوتی ان کے ہاں قیام کرتے عشاء کی نماز کے بعد بات چیت کو ناپسند فرماتے تھے۔ سونے سے پہلے قرآن پاک کی کچھ سورتیں تلاوت فرماتے اور دعائیں پڑھتے ان کا ورد کرتے۔ پھر رات کو اٹھتے مسواک کرتے وضو کرتے اور عبادت میں مشغول ہو جاتے اور تہجد کی نماز ادا کرتے تہجد نماز کے بعد وتر پڑھتے صبح صادق ہونے پر سنت فجر ادا فرما کر نماز فجر کیلئے مسجد تشریف لے جاتے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت ہی باوقار رفتار کے ساتھ چلتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے آرام اور تحمل کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر گفتگو کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتنی صاف انداز سے گفتگو فرماتے تھے۔ کہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیتے تھے

حضرت ہند بن ابو ہالہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلا وجہ گفتگو نہیں فرماتے تھے بلکہ اکثر خاموش ہی رہتے تھے۔

طب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں تم لوگ دوائیں استعمال کرو۔ اس لیئے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بیماری کے سوا تمام بیماریوں کیلئے دوا پیدا فرمائی ہے۔
لوگوں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کونسی بیماری ہے جس کی کوئی دوا نہیں ہے۔
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ بڑھاپا ہے۔ (ترمذی جلد 2 ص 28 ابواب النساء)

☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "اثمد" سرمہ کے بارے میں بتایا کہ اسے استعمال کرو کیونکہ یہ نگاہ کو تیز کرتا ہے اور پلک کے بال اگاتا ہے۔ (ابن ماجہ ص 258 باب الکمل الاثمد)

☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اثمد کا سرمہ استعمال کرتے تھے رات کو تین تین سلائی آنکھوں میں ڈالتے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہندی کا استعمال کیا۔ کسی پھنسی یا کانٹا چبھنے والی جگہ پر مہندی رکھ دیتے تھے۔

☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہر مہینہ میں تین دن صبح کے وقت شہد چاٹ لیا کرے اس کو کوئی بڑی بلا نہ پہنچے گی۔ (ابن ماجہ ص 255 ابواب الطب)

☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سرکہ جس گھر میں ہوگا وہ گھر کبھی محتاج نہیں ہوگا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روغن زیتون کو سالن کے طور پر استعمال کیا اس کو کھاؤ اور اس کو بدن میں لگاؤ کیونکہ یہ برکت والی چیز ہے۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رات کا کھانا لازمی کھاؤ اگر کچھ بھی نہ تو ایک مٹھی کھجور ہی کھا لیا کرو کیونکہ رات کا کھانا چھوڑنے سے جلد بڑھاپا آجاتا ہے۔ (ابن ماجہ ص 255 باب الکماۃ والعجوۃ)

☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرام ادویات سے منع فرمایا ہے شراب کے استعمال کے بارے میں سختی سے منع فرمایا ہے۔

☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بخار کی بیماری مریض کے گناہوں کو اس طرح دور کر دیتی ہے جس طرح لوہے کے میل کو آگ دور کر دیتی ہے۔ (ابن ماجہ ص 256 باب الحمی)

ازواج مطہرات

☆ قرآن مجید میں ارشاد پاک ہے "اے نبی کی بیویو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو اللہ سے ڈرو" (احزاب)۔

جب نبی کی بیویوں سے تم لوگ کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو (احزاب)۔

☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی تعداد گیارہ ہے جن میں سے چھ خاندان قریش کے اونچے گھرانوں کی چشم و چراغ تھیں۔

1 حضرت خدیجہ بنت خولید رضی اللہ عنہا۔

2 حضرت عائشہ بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا۔

3 حضرت حفصہ بنت عمر فاروق رضی اللہ عنہا۔

4 ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا۔

5 ام سلمہ بنت ابوامیہ رضی اللہ عنہا۔

6 حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا۔

چار ازواج مطہرات قریش کے خاندان سے تعلق نہیں رکھتی تھیں۔

1 حضرت زینب بنت حجش رضی اللہ عنہا۔

2 حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا۔

3 حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت خزیمہ۔

4 حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بنت حارث۔

اور ایک بیوی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیی عربی النسل تھیں وہ خاندان بنی اسرائیل کی شہزادی تھیں۔حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت خزیمہ کا انتقال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں ہوگیا تھا۔باقی نو ازواج مطہرات رضی اللہ عنہا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے وقت موجود تھیں۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چار مقدس باندیاں بھی تھیں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیر تصرف تھیں۔

ان کے نام یہ ہیں۔

1.حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند حضرت ابراھیم رضی اللہ عنہ ان ہی کے شکم مبارک سے پیدا ہوئے تھے۔

2.حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا

3.حضرت نفیہ رضی اللہ عنہا

4.حضرت صاحبہ رضی اللہ عنہا (زرقانی جلد 2713 تاء 274)

اولادِ کرام

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کی تعداد سات ہے۔جن میں سے دو فرزند اور 4 صاجزادیاں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارکہ سے پیدا ہوئیں۔

ان کے نام درج ذیل ہیں 1.حضرت قاسم رضی اللہ عنہ 2.حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ

1.حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا 2.حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا 3.حضرت زینب رضی اللہ عنہا 4.حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صاجزادے اور بھی ہیں جن کا نام حضرت ابراھیم رضی اللہ عنہ ہے۔

یہ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے پیدا ہوئے۔

خصوصی محافظین

کفار حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جانی دشمن تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو طرح طرح سے تنگ کرتے تھے۔ اسی لیے کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم باری باری راتوں کو پہرہ دیا کرتے تھے۔ یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہا جب یہ آیت نازل ہوگئی وَاللّٰہُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ترجمہ: اللہ تعالیٰ آپ کو لوگوں سے بچائے گا اس آیت کے نازل ہونے کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: کہ اب پہرہ دینے کی ضرورت نہیں اللہ تعالیٰ مجھے تمام دشمنوں سے بچائے گا۔ ان جانثاران صحابہ رضی اللہ عنہم کے یہ اسماء گرامی ہیں۔

1. حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ
2. حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ
3. حضرت محمد بن سلمہ رضی اللہ عنہ
4. حضرت ذکوان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ
5. حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ
6. حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ
7. حضرت عباد بن بشیر رضی اللہ عنہ
8. حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ
9. حضرت بلال رضی اللہ عنہ
10. حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ

کاتبین وحی

جو صحابہ رضی اللہ عنہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم سے آیتوں کو لکھا کرتے تھے۔ ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

1. حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

2. حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

3. حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

4. حضرت علی رضی اللہ عنہ

5. حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ

6. حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

7. حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ

8. حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ

9. حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ

10. حضرت حنظلہ بن ربیع رضی اللہ عنہ

11. حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

12. حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

13. حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

14. حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ (مدارج النبوۃ جلد 2 ص 520 تا 540)

خصوصی مئوذنین

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مئوذنوں کی تعداد چار ہے۔

1. حضرت بلال رضی اللہ عنہ

2. حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ یہ دونوں مسجد نبوی کے امام تھے۔

3. حضرت سعد بن عائذ رضی اللہ عنہ جو سعد قرظ کے لقب سے مشہور ہیں۔ یہ مسجد قباء کے مئوذن تھے۔

4. حضرت ابو مخدورہ رضی اللہ عنہ یہ مکہ مکرمہ کی مسجد حرام میں اذان پڑھا کرتے تھے۔

(زرقانی جلد 3 ص/269 تا 271)

معجزات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چاند کے دو ٹکڑے ہونا

یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بہت ہی عظیم الشان معجزہ ہے کفار مکہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مطالبہ کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نبوت کی صداقت کیلئے کوئی معجزہ اور نشانی دکھایئے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شق القمر کا معجزہ دکھایا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو بخاری و مسلم وترمذی وغیرہ میں مذکور ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس موقع پر موجود تھے اور انہوں نے خود اسی معجزہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا ایک پہاڑ کے اوپر تھا اور ایک پہاڑ کے نیچے نظر آ رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کفار کو یہ منظر دکھا کر ارشاد فرمایا کہ گواہ ہو جاؤ گواہ ہو جاؤ۔

(بخاری جلد 2 ص 271،722 باب قولہ وانشق القمر)

قرآن مجید میں اس معجزہ کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا ہے جسکا ترجمہ یہ ہے۔ قیامت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا اور یہ کفار اگر کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو اس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ جادو تو ہمیشہ ہوتا چلا آ رہا ہے۔ (قمر)

واقعہ معراج

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات میں سے معراج شریف بہت اہم معجزہ ہے۔

معراج کی رات حضرت جبرائیل علیہ السلام چند فرشتوں کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر تشریف لائے وہاں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حرم کعبہ لے جایا گیا پھر براق پر سوار ہو کر بیت المقدس تشریف لائے

براق اتنا تیز رفتار تھا کہ اس کا قدم وہاں پڑتا جہاں اس کی نگاہ کی آخری حد تھی بیت المقدس پہنچ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو وہاں حاضر تھے دو رکعت نماز نفل جماعت سے پڑھائی۔

(تفسیر روح البیان جلد 5 ص 112)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب یہاں سے نکلے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دو پیالے پیش کیے ایک میں دودھ اور دوسرے میں شراب تھی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دودھ کا پیالہ اٹھالیا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فطرت کو پسند فرمایا ہے۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شراب کا پیالہ اٹھالیتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت گمراہ ہو جاتی پھر جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لیکر پہلے آسمان پر گئے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملاقات حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی دوسرے آسمان پر حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔

تیسرے آسمان پر حضرت یوسف علیہ السلام سے ملے۔

چوتھے آسمان پر حضرت ادریس علیہ السلام سے ملے۔

پانچویں آسمان پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملاقات حضرت ہارون علیہ السلام سے ہوئی۔

چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔

ساتویں آسمان پر حضرت ابراھیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنت کی سیر کرائی گئی۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے۔ اس جگہ حضرت جبرائیل علیہ السلام رک گئے اور کہا میں اس سے آگے نہیں جا سکتا۔ پھر حق جل جلالہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے پاس بلا کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو باریاب فرمایا اور خلوت میں راز و نیاز کی وہ باتیں کی جن کی لطافت ونزاکت الفاظ کے بوجھ کو برداشت نہیں کرسکتی۔ بارگاہ الٰہی میں بے شمار عطیات ملے تین انعامات بہت اہم ہیں

1. سورۃ البقرہ کی آخری آیتیں

2.آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کا ہر وہ شخص جس نے شرک نہ کیا ہو بخش دیا جائے گا۔

3.اُمت پر پانچ وقت کی نمازیں

(پہلے پچاس نمازیں فرض ہوئی جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو لیکر واپس آئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت پچاس نمازیں نہیں پڑھ سکے گی۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر بارگاہ الٰہی میں گئے اور اللہ تعالیٰ سے نمازوں کی تعداد کو کم کرنے کی گزارش کی پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی پھر بارگاہ الٰہی میں گئے حتیٰ کہ نمازوں کی تعداد پانچ رہ گئیں۔)

اس کے بعد عالم ملکوت کی سیر کی پھر آسمان سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین پر تشریف لائے۔اور بیت المقدس میں داخل ہوئے۔اور براق پر سوار ہو کر مکہ مکرمہ کے لیے روانہ ہوئے راستہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیت المقدس سے مکہ تک تمام منزلوں اور قریش کے قافلوں کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش سے جب ان واقعات کا ذکر کیا تو وہ سخت حیران ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوالوں کی بوچھاڑ شروع کر دی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام سوالوں کے ٹھیک ٹھیک جواب دیئے۔

خلاصہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ماخذ: کتب سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و کتب احادیث

حصہ ششم

تذکرۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم

تربیتی نصاب

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی جانثاری

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سفرِ ہجرت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پہاڑ کے دامن میں پہنچے جو ثور کے نام سے معروف ہے۔ یہ نہایت بلند، پُر پیچ اور مشکل چڑھائی والا پہاڑ ہے۔ یہاں پتھر بھی بکثرت ہیں اور کہا جاتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نشانِ قدم چھپانے کے لیے پنجوں کے بل چل رہے تھے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں زخمی ہو گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پہاڑ کے دامن میں پہنچ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اٹھا لیا اور دوڑتے ہوئے پہاڑ کی چوٹی پر ایک غار کے پاس جا پہنچے جو تاریخ میں غارِ ثور کے نام سے معروف ہے۔ غار کے پاس پہنچ کر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''خدا کے لیے ابھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں داخل نہ ہوں۔ پہلے میں داخل ہو کر دیکھ لیتا ہوں، اگر اس میں کوئی چیز ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بجائے مجھے اس سے سابقہ پیش آئے گا۔'' چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر گئے اور غار کو صاف کیا۔ ایک جانب چند سوراخ تھے۔ جنہیں اپنا تہ بند پھاڑ کر بند کیا لیکن دو سوراخ باقی بچ رہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں پر اپنے پاؤں رکھ دیے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ اندر تشریف لائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اندر تشریف لے گئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آغوش میں سر رکھ کر سو گئے۔ ادھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاؤں میں کسی چیز نے ڈس لیا مگر اِس ڈر سے ہلے بھی نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاگ نہ جائیں۔ لیکن ان کے آنسو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے پر ٹپک گئے (اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھ کھل گئی) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ابوبکر رضی اللہ عنہ، تمہیں کیا ہوا!؟'' عرض کی میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان! مجھے کسی چیز نے ڈس لیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر لعابِ دہن لگا دیا اور تکلیف جاتی رہی۔ یہ بات رزین نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ اس روایت میں یہ بھی ہے کہ پھر یہ زہر

پھوٹ پڑا یعنی موت کے وقت اس کا اثر پلٹ آیا اور یہی موت کا سبب بنا۔ (مشکوۃ ۲/۵۵۶ باب)

انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کا جذبہ ایثار

مہاجرین جب مدینہ تشریف لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ کرادیا۔ اس کے بعد حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے کہا: ''انصار میں مَیں سب سے زیادہ مال دار ہوں۔ آپ میرا مال دو حصوں میں بانٹ کر (آدھا لے لیں) اور میری دو بیویاں ہیں۔ آپ دیکھ لیں جو زیادہ پسند ہو مجھے بتادیں مَیں اُسے طلاق دے دوں اور عدت گذرنے کے بعد آپ اس سے شادی کرلیں۔'' حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا، اللہ آپ کے اہل اور مال میں برکت دے۔ آپ لوگوں کا بازار کہاں ہے؟ لوگوں نے انہیں بنوقینقاع کا بازار بتلادیا۔ وہ واپس آئے تو ان کے پاس کچھ فاضل پنیر اور گھی تھا۔ اس کے بعد وہ روزانہ جاتے رہے۔ پھر ایک دن آئے تو اُن پر زردی کا اثر تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا، یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا مَیں نے شادی کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، عورت کو مہر کتنا دیا ہے، بولے ایک نواۃ (گٹھلی) کے ہموزن (یعنی کوئی سوا تولہ) سونا۔ (زادالمعاد ۲/۵۶)

نوعمر صحابہ رضی اللہ عنہم کا جذبہ جہاد

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مَیں جنگ بدر کے روز صف کے اندر تھا کہ اچانک مُڑا تو کیا دیکھتا ہوں کہ دائیں بائیں دو نوعمر جوان ہیں۔ گویا ان کی موجودگی سے میں حیران ہوگیا کہ اتنے میں ایک نے اپنے ساتھی سے چھپا کر مجھ سے کہا: ''چچا جان! مجھے ابوجہل تو دکھلا دیجیے۔'' مَیں نے کہا بھتیجے تم اسے کیا کرو گے؟ اُس نے کہا: ''مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دیتا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر مَیں نے اس کو دیکھ لیا تو میرا وجود اس کے وجود سے الگ نہ ہوگا۔ یہاں تک کہ ہم میں جس کی موت پہلے لکھی ہے وہ مرجائے۔'' وہ کہتے ہیں کہ مجھے اس پر تعجب ہُوا۔ اتنے میں دوسرے شخص نے

مجھے اشارے سے متوجہ کر کے یہی بات کہی۔ ان کا بیان ہے کہ مَیں نے چند ہی لمحوں بعد دیکھا کہ ابو جہل لوگوں کے درمیان چکر کاٹ رہا ہے۔ مَیں نے کہا: ”ارے دیکھتے نہیں! یہ رہا تم دونوں کا شکار جس کے بارے میں تم پوچھ رہے تھے۔“ ان کا بیان ہے کہ یہ سُنتے ہی وہ دونوں اپنی تلواریں لیے جھپٹ پڑے اور اسے مار کر قتل کر دیا۔ پھر پلٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کس نے قتل کیا ہے؟ دونوں نے کہا: مَیں نے قتل کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اپنی اپنی تلواریں پُونچھ چکے ہو؟ بولے نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں کی تلواریں دیکھیں اور فرمایا: تم دونوں نے قتل کیا ہے۔ دونوں حملہ آوروں کا نام معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفراء ہے۔ (صحیح بخاری ۱/ ۴۴۴، ۲/ ۵۶۸ مشکوٰۃ ۲/ ۳۵۲)۔

بعض دوسری روایات میں دوسرا نام معوذ رضی اللہ عنہ بن عفراء بتایا گیا ہے۔ (ابن ہشام ۱/ ۶۳۵)

حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت

۴ھ کے ماہ صفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبیلہ عضل اور قارہ کے کہنے پر صحابہ کی ایک جماعت کو تبلیغ کے لیے بھیجا۔ جب یہ لوگ رابغ اور جدہ کے درمیان قبیلہ ہذیل کے رجیع نامی چشمے پر پہنچے تو ان پر عضل اور قارہ کے مذکورہ افراد نے قبیلہ ہذیل کی ایک شاخ بنولحیان کی مدد سے حملہ کر دیا اور دھوکے سے صحابہ کرام کو شہید کر دیا اور حضرت خبیب رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کو قریش کے ہاتھ بیچ دیا۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کچھ عرصہ اہل مکہ کی قید میں رہے، پھر مکے والوں نے ان کے قتل کا ارادہ کیا اور انہیں حرم سے باہر تنعیم لے گئے۔ جب سولی پر چڑھانا چاہا تو انہوں نے فرمایا: ”مجھے چھوڑ دو ذرا دو رکعت نماز پڑھ لوں۔“ مشرکین نے چھوڑ دیا اور آپ نے دو رکعت نماز پڑھی۔ جب سلام پھیر چکے تو فرمایا: ”بخدا اگر تم لوگ یہ نہ کہتے کہ میں جو کچھ کر رہا ہوں گھبراہٹ کی وجہ سے کر رہا ہوں تو میں کچھ اور طول دیتا۔“ اس کے بعد ابو سفیان نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا تمہیں یہ بات پسند آئے گی کہ (تمہارے بدلے) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس ہوتے ہم ان کی گردن مارتے اور تم اپنے اہل وعیال میں رہتے؟ انہوں

نے کہا: ''نہیں۔ واللہ مجھے تو یہ بھی گوارا نہیں کہ میں اپنے اہل وعیال میں رہوں اور (اس کے بدلے) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جہاں آپ ہیں وہیں رہتے ہُوئے، کانٹا چبھ جائے، اور وہ آپ کو تکلیف دے۔'' اس کے بعد مشرکین نے انہیں سولی پر لٹکا دیا اور ان کی لاش کی نگرانی کے لیے آدمی مقرر کر دیئے، لیکن حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور رات میں جھانسہ دے کر لاش اٹھا لے گئے اور اسے دفن کر دیا۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کا قاتل عقبہ بن حارث تھا۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے اس کے باپ حارث کو جنگِ بدر میں قتل کیا تھا۔ دوسرے صحابی جو اس واقعے میں گرفتار ہوئے تھے، یعنی حضرت زید رضی اللہ عنہ بن وشنہ، انہیں صفوان بن اُمیہ نے خرید کر اپنے باپ کے بدلے قتل کر دیا۔ (ابن ہشام، زاد المعاد، صحیح بخاری)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا جذبہ شہادت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں مسلمان شام کے علاقے فتح کرتے جا رہے تھے کہ ان کا ایک فوجی دستہ رومی فوج کے ہاتھوں قید ہو گیا۔ حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ اس دستہ کے سالار تھے۔ ان سے کہا گیا کہ تمہاری رہائی کی ایک ہی صورت ہے کہ تم عیسائی بن جاؤ۔ جواب ملا یہ ممکن نہیں۔ کہا گیا اگر یہ ممکن نہیں تو مرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ رومی جنرل نے ان کے ایک ساتھی کو بلایا، پوچھا تم عیسائی بننے کو تیار ہو جواب ملا نہیں۔ جنرل نے حکم دیا اسے اٹھاؤ اور گائے کے پیٹ میں ڈال دو۔ یہ گائے پیتل کی بنی ہوئی تھی اسکے پیٹ میں زیتون کا تیل تھا اور نیچے لکڑیوں کی آگ تھی۔ گائے آگ سے سرخ انگارہ بنی ہوئی تھی۔ ابن حذافہ رضی اللہ عنہ کے ساتھی تیل میں جل کر فوراً شہید ہو گئے۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر گائے کے پیٹ میں ڈالا جانے لگا تو آپ کے رخساروں پر آنسو بہنے لگے۔ رومی جنرل بولا آخر ہمت جواب دے گئی اور جان کی محبت نے رلا دیا۔ حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا تو کیا جانے میں کیوں رو رہا ہوں؟ مجھے تو یہ خیال ستا رہا ہے کہ بس ایک ہی بار اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے کا موقع ملے گا۔ کاش میرے ہر بال میں ایک جان ہوتی اور تم بار بار مجھے کھولتے ہوئے

تیل میں ڈالتے اور میں بار بار شہید ہونے کی سعادت حاصل کرتا۔ (ابن عساکر، بیہقی)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رفاقت

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بڑے پریشان تھے۔ پریشانی بڑھی تو اس کا اثر ظاہر ہونے لگا کمزور پڑ گئے رنگ پیلا ہو گیا اور آنکھوں کے گرد حلقے پڑ گئے۔ بات کرتے تو برابر بات نہ کی جاتی۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا حالت ہے؟ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک خیال دل میں آتا ہے تو طبیعت بگڑ جاتی ہے اور کچھ سمجھ نہیں آتی کہ اس کا کیا حل ہو گا۔ ارشاد ہوا کہ کیا خیال آتا ہے؟ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر نہیں ہوتا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دیدار سے مشرف نہیں ہوتا تو دل بیٹھ جاتا ہے۔ سوچتا ہوں مرنے کے بعد کیا ہو گا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مجھے جنت میں جگہ دے دی تو بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہاں اور میں کہاں۔ ارشاد ہوا اے ثوبان رضی اللہ عنہ تم جس سے محبت کرتے ہو اسی کے ساتھ رہو گے۔ (بخاری شریف)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک دوسرے کیلئے جذبہ قربانی

جنگ یرموک میں پچیس ہزار مسلمان دو لاکھ چالیس ہزار جنگ جوؤں کا مقابلہ کر رہے تھے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سپہ سالار تھے۔ حضرت عکرمہ ایک دستے کے سالار تھے۔ دیکھا دن گزرا شام ہو گئی اور لڑائی کا نتیجہ نکلتا معلوم نہیں ہوتا تو ایک جگہ کھڑے ہو کر پکار دی اے مجاہدو! دیکھو میری تلوار تمہارے آگے ہے تم میں سے کون ہے جو اس تلوار پر تلوار رکھ کر موت کے لیے بیعت کرتا ہے؟ حضرت حارث رضی اللہ عنہ پاس ہی کھڑے تھے چلا کر بولے عکرمہ مجھ سے بیعت لو، اتنے میں حضرت سہیل رضی اللہ عنہ للکارے عکرمہ میں بھی تمہارے ساتھ ہوں۔ دیکھتے ہی دیکھتے چار سو مسلمانوں نے بیعت کر لی۔ اللہ کی مدد سے ان مجاہدین نے جنگ کا پانسہ پلٹ دیا۔ جنگ ختم ہونے کے بعد زخمی میدان جنگ سے اٹھائے جا رہے تھے۔ حارث، عکرمہ اور سہیل

ایک دوسرے کے پاس ہی زخموں سے چور چور پڑے ہوئے تھے۔ایک مجاہد پانی کا پیالہ لے کر حضرت عکرمہ کی طرف بڑھا۔عکرمہ نے دیکھا کہ سہیل پانی کی طرف دیکھ رہے ہیں تو اشارہ کیا پہلے انہیں پانی پلاؤ۔ پانی سہیل کی طرف بڑھایا گیا تو انھوں نے اشارہ کیا کہ پہلے حارث کو پلاؤ۔زخمیوں کی دیکھ بھال کرنے والا پیالے میں پانی لیے ایک سے دوسرے کی طرف دوڑتا رہا مگر ان میں سے کوئی بھی پانی نہ پی سکا بس ہر ایک کو یہی خیال تھا کہ میری جان جاتی چلی جائے لیکن میرے ساتھی کی جان بچ جائے۔(طبری، ابن اثیر)

جذبہ انفاق فی سبیل اللہ

سورۃ حدید کی ایک آیت نازل ہوئی جس میں سوال کیا گیا کہ مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یُقۡرِضُ اللّٰہَ : ترجمہ: تم میں سے کون ہے جو اللہ کو قرض دیتا ہے؟ یہ قرض حسنہ ہوگا اس کا ثواب بھی ہوگا اور بدلے میں اللہ تعالیٰ اس سے کہیں زیادہ عطا بھی فرمائے گا۔رسول اللہ ﷺ کا طریقہ تھا کہ جب کوئی وحی نازل ہوتی تو صحابہ کرام کو سنا دیتے۔جب آپ ﷺ کی زبان مبارک سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ آیت سنی تو حضرت ابوالدحداح انصاری رضی اللہ عنہ جو وہاں موجود تھے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اپنا ہاتھ میری طرف بڑھایئے۔جب آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ ابو الدحداح انصاری رضی اللہ عنہ کی طرف بڑھایا تو انھوں نے دست مبارک تھام کر عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں نے اپنے رب کو اپنا باغ قرض دیا۔یہ باغ مدینہ کے بڑے باغات میں سے ایک تھا اس میں کھجور کے چھ سو درخت تھے اور اسی میں ان کا گھر بھی تھا۔رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں باغ نذر کرنے کے بعد یہ سیدھے گھر پہنچے تو پکار کر کہا دحداح کی ماں میں نے اپنا باغ اور گھر اللہ کو قرض دے دیا۔جواب میں انھوں نے کہا مبارک ہو تم نے نفع کا سودا کیا اور اپنا تھوڑا سا سامان ہاتھ میں لے کر بچوں کے ساتھ گھر سے نکل آئیں۔(ابن ابی حاتم)

عدل وانصاف

جمعہ کا دن تھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خطبے کے دوران ارشاد فرمایا کہ میں کل صدقے کے اونٹ تقسیم کروں گا لیکن آپ لوگوں میں سے کوئی اس موقع پر نہ آئے تا کہ کوئی تقسیم پر اثر انداز نہ ہو سکے۔ایک خاتون نے یہ سن کر اپنے شوہر کو نکیل دے کر بھیجا کہ کوشش کرنا ہمیں بھی ایک اونٹ مل جائے۔حضرت ابوبکر حساب کرتے اور فہرست بناتے پھر رہے تھے وہ ان کے پیچھے پیچھے گھومنے لگا۔آپ نے اسے چلے جانے کے لیے کہا لیکن وہ نہیں گیا ناچار آپ نے اس سے نکیل چھین لی اس طرح کہ نکیل کی ضرب بھی اسے پڑ گئی۔اونٹوں کی تقسیم ختم ہوئی تو آپ وہ نکیل ہاتھ میں لے کر اسے ڈھونڈ ھنے لگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے۔وہ شخص ملا تو آپ نے وہ نکیل اسے واپس دی اور کہا کہ اپنا بدلہ لے لو۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر درمیان میں آ گئے اور کہا کہ یہ کسی طرح مناسب نہیں کہ یہ شخص آپ کو مارے آپ ہمارے امیر ہیں۔ لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے اس شخص پر زیادتی کا کوئی حق نہیں تھا اور اقتدار کا یہ مطلب تھوڑا ہی ہے کہ میں لوگوں سے اس طرح سلوک کروں اور پھل دار درخت پر تو پتھر آتے ہی رہتے ہیں۔انصاف کا تقاضہ یہی ہے کہ اس کو بدلہ دیا جائے۔آخر یہ طے پایا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اس شخص کو راضی کریں گے۔ اس شخص کو صدقے کی تقسیم میں کوئی اونٹ نہ ملا تھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اسے اپنی ملکیت میں سے ایک اونٹنی، ایک کجاوہ، ایک دھاری دار کمبل اور پانچ دینار دے کر راضی کیا۔(بیہقی)

احتساب

حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے خطبہ دے رہے تھے کہ مسجد نبوی میں ایک طرف سے آواز بلند ہوئی یا امیر المومنین یہ آپ کی عبا ایک چادر میں کیسے بن گئی آپ تو اونچے قد کے آدمی ہیں۔اور یمن سے جو چادریں آئیں تھیں وہ ہر ایک کو ایک ایک ملی تھی۔سوال کرنے والا سوال کر کے بیٹھ

گیا تو آپ رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے کھڑے ہو کر جواب دیا کہ میں نے اپنے حصے کی چادر بھی اپنے باپ کو دے دی تھی۔

صدیق رضی اللہ عنہ کی بہادری

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد ایک ساتھ کئی فتنے اٹھ کھڑے ہوئے۔ جھوٹے نبیوں کا فتنہ، ارتداد کا فتنہ، منکرین زکوٰۃ کا فتنہ۔ زکوٰۃ نہ دینے والوں کا مسئلہ سب سے اہم تھا ان کا کہنا تھا کہ ہم نماز، روزہ، حج اور جہاد کو مانتے ہیں لیکن زکوٰۃ نہیں دیں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے صحابہ رضی اللہ عنہ سے مشاورت طلب کی۔ مشورے میں کہا گیا کہ اس وقت حالات ناسازگار ہیں ان سے چشم پوشی کرلی جائے تو بہتر ہے۔ اگر یہ ہم سے ٹوٹ گئے تو ہماری قوت گھٹ جائے گی بیرونی خطرہ بڑھ رہا ہے اس لیے انھیں چھوٹ دے دیں بعد میں نمٹ لیا جائے گا۔ یہی موقع تھا جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اپنی جگہ ڈٹ گئے اور کسی دباؤ کو قبول نہ کیا اور مجلس مشاورت کے سامنے تلوار میان سے نکال کر کہا اللہ کی قسم جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں اونٹ کی ایک رسی زکوٰۃ میں دیتا تھا میں اس سے وہ وصول کر کے رہوں گا چاہے سب میرا ساتھ چھوڑ جائیں اور میں اکیلا رہ جاؤں۔ (البدایہ والنہایہ)

صدقہ خیرات

غزوہ تبوک کے موقع پر مسلمانوں نے صدقہ و خیرات کرنے میں ایک دُوسرے سے آگے نکل جانے کی کوشش کی۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ملک شام کے لیے ایک قافلہ تیار کیا تھا جس میں پالان اور کجاوے سمیت دوسو اونٹ تھے اور دوسو اوقیہ (تقریباً ساڑھے انتیس کلو) چاندی تھی۔ آپ نے یہ سب صدقہ کر دیا۔ اس کے بعد پھر ایک سو اونٹ پالان اور کجاوے سمیت صدقہ کیا۔ اس کے بعد ایک ہزار دینار (تقریباً ساڑھے پانچ کلو سونے کے سکے) لے آئے اور انہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آغوش میں بکھیر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انہیں اُلٹتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے، آج کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ جو بھی کریں انہیں ضرر نہ ہوگا۔ اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پھر صدقہ کیا، اور صدقہ کیا، یہاں تک کہ ان کے صدقے کی مقدار نقدی کے علاوہ نوسو اونٹ اور ایک سو گھوڑے تک جا پہنچی۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ دوسو اوقیہ (تقریباً ساڑھے 29 کلو) چاندی لے آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا آدھا مال خیرات کیا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بہت سا مال لائے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ بھی کافی مال لائے۔ حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ نوے وسق (یعنی ساڑھے تیرہ ہزار کلو، 13½ ٹن) کھجور لے کر آئے۔ بقیہ صحابہ رضی اللہ عنہم بھی پے در پے اپنے تھوڑے زیادہ صدقات لے آئے۔ لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا سارا مال حاضر خدمت کر دیا حتیٰ کہ ایک سوئی تک گھر میں نہ رہنے دی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا اے ابوبکر رضی اللہ عنہ گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا تو عرض کیا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کچھ نہ چھوڑا۔ ان کے صدقے کی مقدار چار ہزار درہم تھی اور سب سے پہلے یہی اپنا صدقہ لے کر تشریف لائے تھے۔ (جامع ترمذی)

حضرت عائشہ کثرت سے خیرات کرتیں تھیں ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے ایک لاکھ اسی ہزار درہم خدمت میں بھیجے تو شام ہونے تک سب تقسیم کر دیے۔ اس دن روزہ سے تھیں۔ افطار کا وقت ہوا تو لونڈی سے فرمایا کہ کچھ لے آ کہ روزہ افطار کروں۔ اس نے سوکھی روٹی اور زیتون کا تیل لا کر سامنے رکھ دیا اور بولی کاش ہم ایک درہم کا گوشت منگوا لیتے تو افطار میں کچھ پیٹ بھر لیتے۔ ایک وقت کچھ پاس نہ رہا تو خیرات کرنے کے لیے اپنا رہنے کا گھر امیر معاویہؓ کے ہاتھ بیچ دیا۔ اس کثرت سے فیاضی کو دیکھ کر حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے کہا کاش خالہ تھوڑا ہاتھ روک کر خیرات کرتیں۔ یہ سن کر اس قدر ناراض ہوئیں ان کی حاضری موقوف کر دی حالانکہ اپنی بہن اسماء کے اس بیٹے کو انہوں نے گود لیا تھا اور ان کے نام پر ام عبداللہ کنیت کرتیں تھیں۔

(مستدرک حاکم، ابن سعد)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ

ایک یہودی اور ایک منافق اپنا جھگڑا لے کر فیصلے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقدمہ سن کر فیصلہ یہودی کے حق میں دے دیا۔ منافق اس فیصلے پر راضی نہ ہوا اور کہا کہ فیصلہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کرواتے ہیں لیکن انہوں نے بھی مقدمہ سن کر فیصلہ یہودی کے حق میں کر دیا۔ منافق اس پر بھی راضی نہ ہوا اور کہا کہ فیصلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کرواتے ہیں۔ جب دونوں فریقین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو آپ نے سارا ماجرا سن کر فرمایا کہ ٹھہرو میں آ کر فیصلہ کرتا ہوں اور گھر سے تلوار لا کر منافق کا سر قلم کر دیا اور فرمایا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلے پر راضی نہ ہو اس کے لیے عمر کا فیصلہ یہ ہے۔ (تاریخ طبرای)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مقام

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا شمار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان چند مقدس خواتین میں فرمایا ہے جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک برگزیدہ قرار پائی ہیں، جیسا کہ حدیث پاک میں آیا ہے: **تمہاری تقلید کے لئے تمام دنیا کی عورتوں میں مریم علیہ السلام، خدیجہ رضی اللہ عنہا، فاطمہ رضی اللہ عنہا اور آسیہ رضی اللہ عنہا کافی ہیں۔** (ترمذی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نہایت محبت کرتے تھے۔ معمول تھا کہ جب کبھی سفر فرماتے تو سب سے آخر میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاتے اور سفر سے واپس تشریف لاتے تو جو شخص سب سے پہلے باریاب خدمت ہوتا وہ بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہی ہوتیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں تشریف لاتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو جاتے، ان کی پیشانی چومتے اور اپنی نشست سے ہٹ کر اپنی جگہ پر بٹھاتے۔

آپ رضی اللہ عنہا حد درجہ حیادار تھیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ کسی کو صاف گو نہیں دیکھا البتہ آپ رضی اللہ عنہا کے والد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے مستثنیٰ ہیں۔ اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی گفتگو، لب و لہجہ اور نشست و برخاست کا طریقہ بالکل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ تھا اور رفتار بھی بالکل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفتار تھی۔ (ترمذی و بخاری)
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے جسم کا ایک حصہ ہے، جو اس کو ناراض کرے گا مجھ کو ناراض کرے گا۔ (بخاری)

اصلاح کا طریقہ

سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو وضو میں غلطیاں کرتے ہوئے دیکھا تو اسے سکھانے کے لیے فرمایا کہ میں وضو کرتا ہوں ذرا دیکھیے میں غلطی نہ کروں۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ وضو کرتے جاتے تھے اور وہ انھیں دیکھتا جاتا تھا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ نے وضو ختم کر لیا تو اس شخص نے کہا آپ رضی اللہ عنہ بالکل ٹھیک وضو کر رہے ہیں یوں اسے معلوم ہو گیا کہ وضو کا صحیح طریقہ کیا ہے اور اس کی سبکی بھی نہیں ہوئی۔

تقویٰ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک رات گشت کر رہے تھے کہ ایک گھر سے دو عورتوں کی باتیں کرنے کی آواز سنائی دی۔ ایک ماں بیٹی سے کہہ رہی تھی کہ بیٹی دودھ میں پانی ملا دے۔ لڑکی نے دودھ میں پانی ملانے کے مشورے پر ماں سے کہا آپ کو معلوم ہے کہ امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے منادی کرا دی ہے کہ کوئی دودھ میں پانی نہ ملائے۔ ماں نے کہا ٹھیک ہے لیکن یہاں کوئی امیر المومنین رضی اللہ عنہ دیکھ رہا ہے تم دودھ میں پانی ملا دو۔ لیکن اس نیک بیٹی نے ماں سے کہا کہ امیر المومنین رضی اللہ عنہ موجود ہوں کہ نہ ہوں اللہ تعالیٰ تو ہمیں دیکھ رہے ہیں۔ لڑکی کے اس تقویٰ کو دیکھ کر کچھ ہی دنوں بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنی بہو بنا لیا۔ (ابن عساکر)

صحابیہ رضی اللہ عنہا کا جذبہ جہاد

حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا غزوہ احد میں شریک تھیں مشک میں پانی بھر کر لوگوں کو پلاتی تھیں لیکن جب شکست ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچیں اور سینہ سپر ہو گئیں۔ کفار جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بڑھتے تھے تو تیر اور تلوار سے روکتی تھیں۔ خود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان ہے کہ میں احد کے دن ان کو

اپنے دائیں اور بائیں برابر لڑتا ہوا دیکھتا تھا۔ ابن قمیہ جب گھوڑا دراتا ہوا پاس آیا تو ام عمارہ نے بڑھ کر روکا آپ کے کندھے پر زخم آیا اور غار پڑھ گیا انہوں نے بھی جوابی وار کیا لیکن وہ دوہری زرہ کی وجہ سے بچ گیا۔ جنگ یمامہ میں بھی شرکت کی اور اس پامردی سے لڑیں کہ بارہ زخم آئے اور ایک ہاتھ کٹ گیا۔ (ابن ہشام)

صحابیہ رضی اللہ عنہا کا صبر

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہ نہایت صابر خاتون تھیں۔ ابو عُمر اُن کا بیٹا تھا۔ جب فوت ہوا تو نہایت صبر سے کام لیا اور گھر والوں کو منع کیا کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو خبر نہ کریں۔ رات کو ابوطلحہ آئے تو ان کو کھانا کھلایا اور نہایت اطمینان سے بستر پر لیٹے۔ کچھ رات گزرنے پر ام سلیم نے اس واقعہ کا تذکرہ کیا لیکن عجیب انداز سے کہ اگر تم کو کوئی شخص عاریتاً ایک چیز دے اور پھر اس کو واپس لینا چاہے تو کیا تم اس سے انکار کر دو گے؟ وہ بولے نہیں۔ کہا تو اب تم کو اپنے بیٹے کی طرف سے صبر کرنا چاہیئے۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ یہ سن کر غصہ ہوئے کہ پہلے سے کیوں نہیں بتایا۔ صبح اٹھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس گئے اور سارا واقعہ بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اللہ نے اس رات تم دونوں کو بڑی برکت دی۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے حد درجہ محبت کرتیں تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اکثر ان کے ہاں تشریف لے جاتے اور دوپہر کو آرام فرماتے تھے۔ جب بستر سے اٹھتے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پسینہ اور ٹوٹے ہوئے بال ایک شیشی میں جمع کر لیتیں تھیں۔ (بخاری شریف)

غزوہ احد میں بنو دینار کی ایک خاتون کے شوہر، بھائی، اور والد تینوں شہادت سے سرفراز ہو گئے۔ جب انہیں ان لوگوں کی شہادت کی خبر دی گئ تو کہنے لگیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کیا ہوا؟ لوگوں نے کہا: اُمِ فلاں! حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بخیر ہیں اور بحمد اللہ جیسا تم چاہتی ہو ویسے ہی ہیں خاتون نے کہا ذرا مجھے دکھلا دو۔ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھ لوں۔ لوگوں نے انہیں اشارے سے بتلایا۔ جب ان کی نظر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر پڑی تو بے ساختہ پکار اٹھیں:

"مُصِیْبَةٍ بَعْدَکَ جَلَلٌ" آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد ہر مصیبت ہیچ ہے۔" (ابن ہشام)

دعوتِ فکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد!

پیارے مسلمان بھائیو!

السلام علیکم!

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے، بحیثیت مسلمان اور خیر خواہی کے جذبے سے آپ سے مخاطب ہیں، ہم اپنی کمزوریوں، کوتاہیوں اور رسم ورواج کو ترجیح دینے کی وجہ سے قرآن و سنت کی تعلیمات کو نظر انداز کیے ہوئے ہیں، کفار کے منصوبے بھی ہماری قرآن وسنت سے بے اعتنائی کی وجہ سے فروغ پا رہے ہیں، ہم نفس کی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے دل وجان سے دنیا کمانے، سنوارنے اور معیار زندگی بڑھانے میں لگے ہوئے ہیں، جانتے بوجھتے شیطان کے دھوکے میں آکر عملی طور پر اسی زندگی کو اصل سمجھ بیٹھے ہیں اور یہ بھول گئے ہیں کہ ہم نے مر کر آخرت میں جواب بھی دینا ہے، ہماری اولین ترجیح دنیا کی زندگی ہی بن گئی ہے۔ آیئے! ہم یاد دہانی کر لیں کہ اللہ تعالیٰ کو کس طرح کی زندگی ہم سے مطلوب ہے، جس کی بنا پر ہم مرنے کے بعد کامیاب ہو سکتے ہیں، اور آخرت کی کامیابی ہی اصل کامیابی ہے۔

اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے، ہر چیز اسی کے حکم کی پابند ہے، ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کو مکمل طور پر تسلیم کریں اور اس کی ذات، صفات اور الوہیت میں کسی کو شریک نہ کریں، صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کریں اور اسی سے مدد مانگیں، اور ہر طرح کی امید اور خوف اللہ تعالیٰ سے ہی رکھیں۔ اور ہمیں چاہیے کہ دین ودنیا کے سبھی معاملات میں اللہ تعالیٰ کے آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی اپنا رہبر ورہنما سمجھیں اور ان کی رسالت میں کسی کو

شریک نہ کریں، کیونکہ کائنات میں ایسا کوئی شخص نہیں جس کی بات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات کے مقابلے میں ذرہ برابر بھی حیثیت رکھتی ہو، اور اللہ تعالی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمارا تعلق تمام دنیاوی تعلقات اور محبتوں سے بڑھ کر ہونا چاہے۔ ہمارا سر ایسا نہیں ہونا چاہے جو اللہ کے بعد کسی اور کے آگے جھکے اور نہ ہمارا دل ایسا ہونا چاہیے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی اور کی تمنا کرے، ہمیں چاہیے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہر چیز سے بڑھ کر محبت کریں کیونکہ حدیث مبارکہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے ہاں اس کی اولاد والدین اور تمام لوگوں سے زیادہ عزیز نہ ہوجاؤں۔

ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کے مقام و مرتبے کے بارے میں بحث نہیں کرنی چاہیے۔ بلکہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے افضل و اعلیٰ ہیں۔

ہمیں چاہیے کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیت کا از حد ادب و احترام کریں کیونکہ یہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھی اور جانثار تھے اور ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اسلام کی مدد کی قرآن کریم میں ارشاد ہے:

اللہ تعالیٰ کے ہاں دین اسلام ہی ہے۔ (ال عمران ۱۹)

اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رکھو اور فرقوں میں تقسیم نہ ہو جاؤ اور اللہ کی اس نعمت کو ہر وقت یاد کرتے رہا کرو جبکہ تم ایک دوسرے کے سخت دشمن اور مخالف تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں محبت پیدا کر دی جس کی وجہ سے تم آپس میں بھائی بھائی بن گئے اور تم تو آگ کے کنارے پر تھے، تو اسی ذات نے تمہیں اس سے بچالیا۔ اللہ نے اس لیے کھول کھول کر بیان کیا ہے تاکہ تم سیدھے رستے پر آجاؤ۔ (آل عمران ۱۰۳)

ہمیں چاہیے کہ دنیاوی رسم و رواج اور بدعات کے مقابلے میں کتاب اللہ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

سنت مبارکہ کو ترجیح دیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کو ہمارے لیے بہترین نمونہ قرار دیا ہے اور حکم دیا کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آگے مت بڑھو۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کو دیں وہ لے لو اور جس چیز سے روک دیں اس سے رک جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ: اور سب کے سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو۔ قرآن ہی اللہ کی رسی ہے۔ قرآن و سنت ہی صراط مستقیم ہے اور قرآن و سنت ہی ہمارے لیے حرف آخر ہونا چاہیئے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے آخری خطبہ حج کے موقع پر فرمایا کہ میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک ان کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے اس وقت تک گمراہ نہیں ہو گے، یعنی اللہ کی کتاب اور میری سنت۔ اور فرمایا کہ جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو کوئی تم میں سے میرے بعد زندہ رہے گا وہ عنقریب بہت سے اختلاف دیکھے گا۔ پس تم پر میرے اور میرے ہدایت یافتہ راست رو خلفاء کے طریقے کی پیروی لازم ہے۔ اس کے ساتھ چمٹ جاؤ اور اسے اپنے دانتوں سے مضبوطی سے پکڑے رہنا اور نئے نئے کاموں سے بچتے رہنا کیونکہ دین میں ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے تمام اختلاف چاہے وہ دینی، دنیاوی، فقہی ہوں یا مسلکی، قرآن و سنت کی طرف لوٹائیں جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے: پس اگر کسی چیز میں تمہارا تنازعہ ہو جائے تو تم اسے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف لوٹا دو۔ پھر جس بات کی تائید قرآن و سنت سے مل جائے وہ بات سچی ہے اور جس کی تائید قرآن و سنت سے نہ ہو وہ قابل عمل نہیں۔

مثال کے طور پر مسلمانوں میں نماز پڑھنے کے مختلف طریقے ہیں، ایک شخص ہاتھ سینے پر باندھتا ہے تو دوسرا ناف کے نیچے باندھتا ہے، ایک شخص امام کے پیچھے فاتحہ پڑھتا ہے دوسرا نہیں پڑھتا، ایک زور سے آمین کہتا ہے اور دوسرا آہستہ کہتا ہے، ان میں سے ہر شخص جس طریقے پر

چل رہا ہے یہ سمجھ کر چل رہا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ ہے اور اس کے لیے وہ اپنی سند پیش کرتا ہے، اس لیے نماز کی صورتیں مختلف ہونے کے باوجود دونوں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے پیرو ہیں، مگر جن ظالموں نے شریعت کے ان مسائل کو ہی پورا دین سمجھ رکھا ہے، انہوں نے محض انہی طریقوں کے اختلاف کو دین کا اختلاف سمجھ لیا، اپنی جماعتیں الگ کر لیں، اپنی مسجدیں الگ کر لیں، ایک نے دوسرے کو گالیاں دیں، مسجدوں سے مار مار کر نکال دیا، مقدمے بازیاں کیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا، اس سے بھی لڑنے اور لڑانے والوں کے دل ٹھنڈے نہ ہوئے تو چھوٹی چھوٹی باتوں پر ایک دوسرے کو کافر اور فاسق اور گمراہ کہنا شروع کر دیا، ایک شخص قرآن یا حدیث سے ایک بات اپنی سمجھ کے مطابق نکالتا ہے تو وہ اس کو کافی نہیں سمجھتا کہ جو کچھ اس نے سمجھا ہے اس پر عمل کرے بلکہ یہ بھی ضروری سمجھتا ہے کہ دوسرے سے بھی اپنی سمجھ تسلیم کرائے اور اگر وہ اسے تسلیم نہ کریں تو ان کو خدا کے دین سے خارج کر دے۔

آج وقت کا تقاضہ ہے کہ ہم وہابی، دیوبندی، بریلوی اور دیگر گروہ بندیاں ختم کر کے اللہ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو مضبوطی سے تھام لیں، اور دین کے دشمنوں کے ساتھی اور حلیف بننے کی بجائے تعلیماتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق زندگی گزاریں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں، اس آیت مبارکہ کے بعد ہمارے پاس ایک دوسرے سے دوری کا کوئی جواز نہیں ہے، مسلمان دنیا کے کسی بھی کونے میں ہو اس کا ایمانی رشتہ ہم سے اس طرح جڑا ہوا ہے جیسے جسم کے ساتھ دیگر اعضاء ہیں۔ قرآن میں مزید ارشاد ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو ورنہ تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ آج انہی فرقہ وارانہ اور سیاسی جھگڑوں نے ہمارا رعب کافروں کے دلوں سے نکال دیا ہے اور ہم دشمن کے

لیے تر نوالہ ثابت ہو رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت میں 73 فرقے ہوں گے اور صرف ایک جنت میں داخل ہوگا، پوچھا گیا وہ کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (مَا اَنَا عَلَیہِ وَاَصحَابِی) جس پر میں ہوں اور میرے اصحاب ہیں، سب کے سب اصحاب نے قرآن وسنت پر عمل کیا اور اسی کو پروان چڑھایا، اگر ہم نجات چاہتے ہیں تو ہمیں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کی پیروی کرنا ہوگی۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے جو اللہ کی جتنی زیادہ عبادت کرتا ہے وہ اتنا ہی اللہ کے قریب ہوجاتا ہے، کوئی کام چاہے کتنا ہی خوبصورت کیوں نہ ہو لیکن اس وقت تک قابل قبول نہیں ہوتا جب تک اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی مہر نہ ہو۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے ہمارے دین میں ایسی چیز شامل کی جو ہماری طرف سے نہ تھی وہ مردود اور ناقابل قبول ہے۔ لہذا ہمیں چاہیے کہ نماز، روزہ، حج، زکوۃ، دیگر عبادات اور روزمرہ امور کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے کے مطابق انجام دیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اس طرح بیان کیا ہے کہ (ترجمہ): یعنی اللہ کے عذاب کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ وہ تم کو مختلف فرقوں میں تقسیم کردے اور تم آپس میں ہی کٹ مرو۔ (الانعام ٦:٦٥)

قرآن مجید کی نظر میں فرقہ پرستی فرعون کی ایجاد ہے، فرعون عوام میں تفرقہ بازی اور گروہ بندی کا بڑا ماہر تھا اور اپنی جھوٹی خدائی کو بچانے کے لیے ہتھکنڈے استعمال کرتے ہوئے عوام کو ٹولیوں میں بانٹ کر رکھتا تھا۔ قرآن بتاتا ہے ''فرعون نے زمین میں سرکشی کی اور اس کے باشندوں کو گروہوں میں تقسیم کردیا (القصص)۔

حکم یہ ہے کہ جو شخص قرآن وسنت کے مطابق نماز پڑھ رہا ہے اس کی اقتداء میں نماز ادا کرو اور اپنا اتحاد برقرار رکھو، ممکن ہے پڑھانے والے کی نماز قبول نہ ہو اور تمہاری ہوجائے یا پڑھانے والے کی تو قبول ہوجائے اور تمہاری نہ ہو، صحابہ کرامؓ تو ظالم لوگوں کے پیچھے نماز پڑھ

لیتے تھے مقصد صرف یہ تھا کہ امت کا اتحاد پارہ پارہ نہ ہو۔ جب امام مظلوم حضرت عثمان غنیؓ باغیوں کے نرغے میں محصور تھے اور یہی باغی نمازوں کی امامت کراتے تھے تو امام مظلوم نے مسلمانوں کو ان کی اقتداء میں نماز پڑھنے کی ہدایت فرمائی اور عام ضابطہ یہ بتادیا کہ:

''اذاھم احسنوا فاحسن معھم وان ھم اسائوا فاجتنب اسائتھم۔''

یعنی جب وہ لوگ کوئی نیک کام کریں اس میں ان کے ساتھ تعاون کرو جب کوئی برا اور غلط کام کریں تو اجتناب کرو۔

آئمہ مجتہدین کے اقوال ابوحنیفہ اور مالک رحمہ اللہ عنہم کا مسلک تو یہ ہوا کہ جب صحابہ کرامؓ کے باہم کسی مسئلہ میں اختلاف ہو تو بعد کے فقہاء کو چاہیے کہ دلائل میں غور کر کے جس کا قول سنت سے زیادہ قریب سمجھیں اس کو اختیار کریں اور امام احمدؒ کے نزدیک تو اس کی بھی ضرورت نہیں دونوں طرف جب صحابہؓ ہوں تو جس کا قول چاہے اختیار کر سکتے ہیں۔

اسلام اور قرآن کا نام لینے والے مسلمان آج سارے جرائم اور بداخلاقیوں میں ڈوبے ہوئے ہیں، ہمارے بازار جھوٹ، فریب، سود، قمار سے بھرے ہوئے ہیں، ہمارے سرکاری محکمے رشوت، ظلم وجور، کام چوری، بے رحمی اور سخت دلی کی تربیت گاہیں بنے ہوئے ہیں اور ان کے کارفرما بھی کوئی غیر مسلم نہیں بلکہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام نہاد غلام ہیں، ہمارے عوام کی اکثریت جاہل، دین کے فرائض سے نابلد، بدعات اور مشرکانہ رسوم کی دلدادہ ہے۔

ان حالات میں کیا ہماری یہ ذمہ داری نہیں کہ ہم غور وفکر سے کام لیں اور سوچیں کہ اگر محشر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے سوال کر لیا کہ جب میری امت بدحال تھی میرے دین اور شریعت پر حملے ہو رہے تھے تو تم وراثت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دعویدار کہاں تھے؟ تو کیا ہمارا یہ جواب کافی ہوگا کہ ہم نے رفع یدین کے مسئلہ پر کتاب لکھی تھی یا اجتہادی مسائل پر بڑی دلچسپ تقاریر کی تھیں یا اپنے زور قلم اور فقرہ بازی سے دوسرے علماء فضلاء کو خوب ذلیل کیا تھا۔

ہماری دینی جماعتیں جو تعلیم دین، دعوت و تبلیغ اور اصلاح معاشرہ کے لیے اپنی اپنی جگہ خدمات سر انجام دے رہی ہیں ان میں بہت سے علماء، صلحاء اور مخلصین کام کر رہے ہیں اگر یہی متحد ہو کر تقسیم کار کے ذریعہ دین میں پیدا ہونے والے تمام رخنوں کے انسداد کی فکر اور امکانی حد تک باہم تعاون کرنے لگیں اور اقامت دین کے مشترک مقصد کی خاطر ہر جماعت دوسری جماعت کو اپنا دست و بازو سمجھے اور دوسروں کے کام کی ایسی ہی قدر کریں جیسی اپنے کام کی کرتے ہیں تو یہ مختلف جماعتیں اپنے اپنے نظام میں الگ رہتے ہوئے بھی اسلام کی ایک عظیم الشان طاقت بن سکتی ہیں۔

اس تفرقہ کے اسباب پر جب غور کیا جاتا ہے تو اس کا سبب اللہ اور آخرت سے غفلت، قرآن وسنت سے دوری، دوسری قوموں کی طرح مال و دولت اور عزت وجاہ کی ہوس میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش اور دینی و مذہبی نظریات کا تصادم ہمیں پارہ پارہ کر رہا ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"أَنَا زَعِيمٌ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بِبَيتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ"

"میں ضامن ہوں اس شخص کو وسط جنت میں مکان دلانے کا جس نے حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دیا۔"

پیارے بھائیو! ہماری ساری خرابیوں کی بنیاد قرآن وسنت کو چھوڑنا اور آپس میں لڑنا ہے اور یہ آپس کی لڑائی بھی در حقیقت قرآنی تعلیمات سے ناواقفیت یا غفلت ہی کا نتیجہ ہے مگر گروہی تعصّبات نے یہ حقائق نظروں سے اوجھل کر رکھے ہیں۔

اللہ پاک ہمیں اپنی بندگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اور غلامی میں جینے، مرنے اور اُمت کو جوڑنے کی توفیق عطا فرمائے اور روزِ محشر میں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب ملاقات ہو تو وہ ہم سے راضی ہوں۔ آمین

فکر اقبالؒ بھی ہمیں یہ کہہ رہی ہے کہ:

منفعت ایک ہے اس قوم کی نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دین بھی ایمان بھی
ایک حرم پاک بھی، اللہ بھی، قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک
فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

والسلام
خادم المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرکز

المصطفیٰ ﷺ مرکز کی دیگر مطبوعات